1508

عُلمائے سرحد کی تصنیفی خِدمات

ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن
ایم اے ، ایم او ایل ، پی ایچ ڈی
ایم اے عربی ، اردو ، فارسی ، اسلامیات

فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی
اردو بازار ، لاہور

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی

جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو
ہدیہ کیا گیا۔
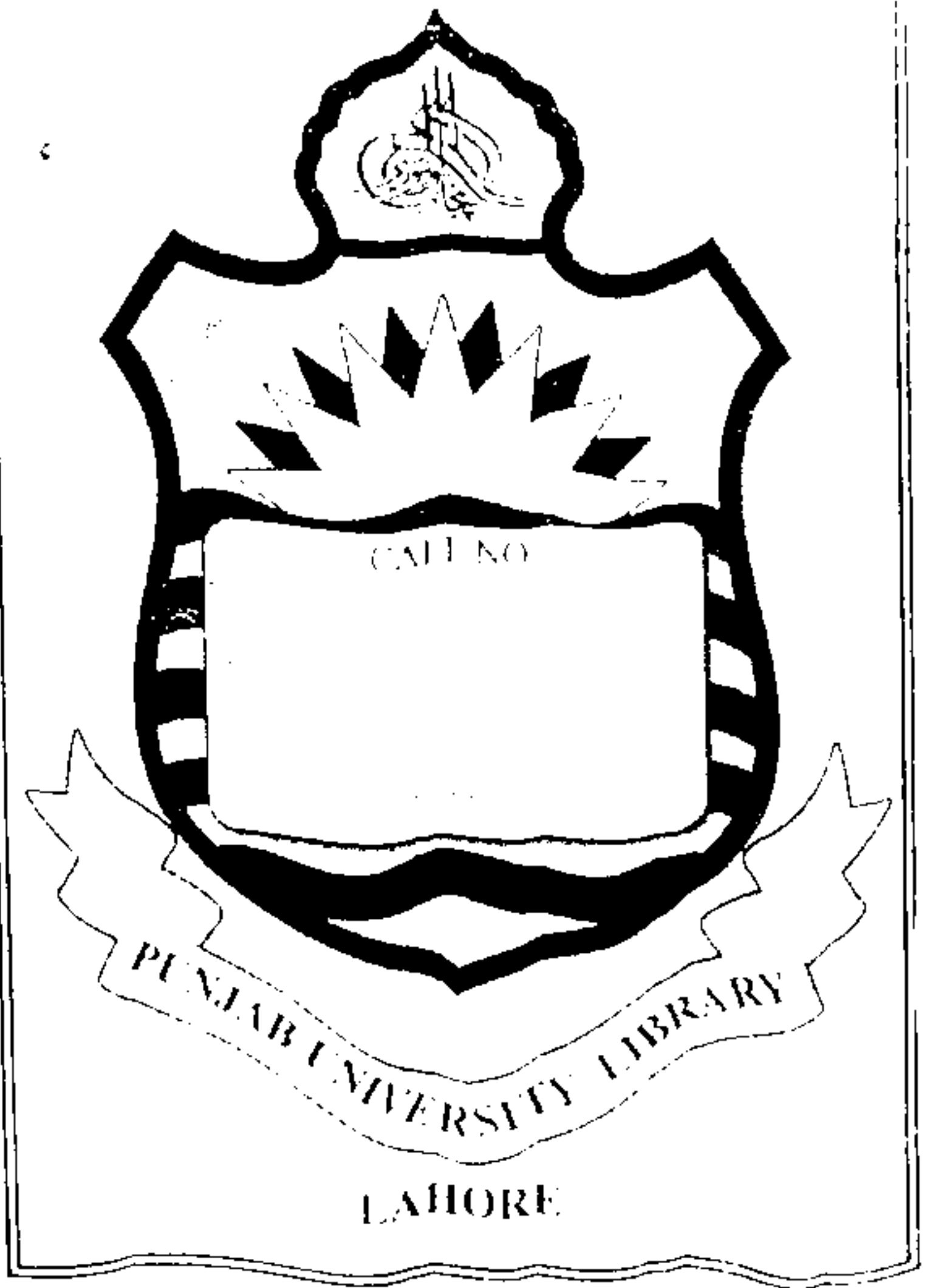
علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات

ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن

ایم اے، ایم او ایل ۔ پی ایچ ڈی

ایم اے عربی، اردو، فارسی، اسلامیات

فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی

اردو بازار، لاہور

نام مصنف ——— قاری ڈاکٹر فیوض الرحمٰن

بار اوّل ——— ایک ہزار

مطبع ——— حنیظ پریس ۱۰ ٹیپ روڈ لاہور

ناشر ——— فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی

قیمت ———

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب کے بارے میں

"علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات" الفبائی ترتیب کے ساتھ قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے، یہ میری کئی سالہ محنت کا نتیجہ ہے۔

صوبہ سرحد میں بڑی بڑی علمی شخصیتیں ہو گزری ہیں جنہوں نے انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں بھی، کارِ تدریس اور کارِ تصنیف کو آگے بڑھایا ہے۔ اور دن رات ایک کر کے قال اللہ وقال الرسول کا مبارک سلسلہ جاری رکھا ہے۔ اس طرح چراغوں سے چراغ جلتے رہے ہیں۔ ان شخصیات میں ایک ایک شخصیت بھی مستقل ایک ایک ادارہ تھی۔ وہ بیک وقت علم وعمل کے پیکر تھے۔ انہوں نے اپنے علم وعمل سے علم وعمل ہی کی دعوت دی۔ ان کی مبارک زندگیوں اور کام پر میری دوسری کتاب "مشاہیر علمائے سرحد" (۱۸۵۷ — ۱۹۷۷ء) آرہی ہے۔ جو جامعہ پنجاب میں دراصل میرا تحقیقی مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی تھا۔ جب تک کے لئے اس مختصر کتاب میں علمائے دین کی صرف "تصنیفی خدمات" کو ایک مختصر جائزہ کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ تحقیقی کام کرنے والے اپنے کام بتدریج آگے بڑھا سکیں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میرے اس تحقیقی کام سے میرے کئی عزیز دوستوں کو رہنمائی ملی اور انہوں نے پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں اس موضوع سے ملتے جلتے عنوانات پر اپنے تحقیقی مقالات پیش کر کے اپنی ڈاکٹریٹ مکمل کی اور کئی اب پیش

کرنے والے ہیں۔

مجھے اپنے بزرگوں سے یہ بات پہنچی ہے کہ عند ذکر الابرار تتنزل الرحمۃ نیکوں کے تذکرہ سے اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، یہ تذکرے جو اسی نیت سے لکھے گئے ہیں مجھے امید ہے کہ اسی نیت سے پڑھے جائیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علم اور اہل علم کی پوری قدردانی کی توفیق بخشے اور آخرت میں انہی کے زمرہ میں سے اٹھائے۔ آمین

د۔ فیوض الرحمٰن

کاتب

محمد افضل

لالہ پور۔ ضلع گوجرانوالہ

تقریظ (علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات)

وسط ایشیاء بھی اسلامی علوم کا مرکز رہا ہے۔ بخارا، بلخ، بدخشاں، سمرقند، اصفہان سے بلاشبہ بغداد، دمشق، مکہ اور مدینہ کی یونیورسٹیوں کے علوم کا انعکاس ہوتا رہا ہے۔ بڑے بڑے جید علماء اور فقہا نے وہاں جنم لیا اور ان ہی برکت سے برصغیر میں علم کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔ برصغیر میں جغرافیائی محل وقوع کی بدولت سب سے پہلے صوبہ سرحد ہی نے اکتساب نور کیا، جہاں بیشمار عالم اور دانشور پیدا ہو گئے اور انہوں نے علم و حکمت کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

ان علماء میں بہت تھوڑے ایسے ہیں جن کو عام آدمی جانتا ہے لیکن کئی ایسے جواہر آبدار بھی ہیں جو اگر چہ گمنام ہیں لیکن جن کی علمی خدمات ہر لحاظ سے لائق ستائش ہے۔ محترم جناب کرنل ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن لائق مبارکباد ہیں کہ آپ نے ان جواہرات کو اس کتاب میں سمیٹا ہے اور قاری کی نگاہوں کو چکاچوند کر دیا ہے، اس غرض کے لئے آپ نے بڑی تحقیق اور بہت جستجو کی ہے۔ اور نہ صرف ان علماء کو زندۂ جاوید کر دیا ہے بلکہ علمی اور دینی اثاثہ میں گراں قدر سرمایہ کا اضافہ بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور عالی کے حق کے نور بصیرت کو عام کرے!

سید [illegible] رضوی۔

فہرست (علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات)

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر	نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۱	مولانا، محمد ابراہیم سواتی	۹	۱۷	مولانا محمد ایوب، ایبٹ آبادی	۳۴
۲	مولانا، محمد اجمل، ہزاروی	۱۰	۱۸	مولانا بادشاہ گل	۳۵
۳	مولانا، احمد حسن، سواتی	۱۲	۱۹	مولانا سید محمد تقویم الحق کاکاخیل	۳۶
۴	مولانا محمد احمد، قاضی	۱۳	۲۰	مولانا حبیب الرحمٰن، مردانی	۳۷
۵	مولانا، محمد ادریس طوروی	۱۴	۲۱	مولانا حافظ محمد حسن جان مدنی پشاوری	۳۹
۶	مولانا محمد اسرائیل، افغانی، مردانی	۱۶	۲۲	مولانا حکمت شاہ، پشاوری	۴۱
۷	مولانا محمد اسرائیل، بالاکوٹی ہزاروی	۱۸	۲۳	مولانا حمد اللہ قریشی، مردانی	۴۲
۸	حکیم محمد اسحٰق	۱۹	۲۴	مولانا، حافظ، قاری محمد حمید الدین ہزاروی	۴۳
۹	مولانا محمد اسحٰق خطیب ہزارہ	۲۰	۲۵	مولانا حیدر زمان صدیقی	۴۵
۱۰	مولانا محمد اسحٰق، قاضی القضاۃ	۲۱	۲۶	مولانا خان زمان ہزاروی	۴۶
۱۱	مولانا محمد اشرف خاں	۲۴	۲۷	مولانا الحاج رحمان الدین پشاوری	۴۷
۱۲	مولانا سید انوار الحق کاکاخیل	۲۶	۲۸	مولانا سید محمد ذکریا بنوری	۴۹
۱۳	مولوی سید محمد امیر شاہ پشاوری	۲۸	۲۹	مولانا محمد زمان جدون	۵۲
۱۴	مولانا محمد آمین مردانی	۲۹	۳۰	مولانا سرفراز خاں صفدر	۵۳
۱۵	مولانا قاری محمد امین ہزاروی	۳۲	۳۱	مولانا سمیع الحق اکوڑوی	۵۵
۱۶	مولانا سید امین الحق مردانی	۳۲	۳۲	مولانا مفتی سیاح الدین پشاوری	۵۶

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر	نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۳۳	مولانا شریف اللہ خان، سواتی	۵۸	۵۳	مولانا قاضی عبد الحیٰ چمن پیر ہاشمی	۹۶
۳۴	مولانا محمد شعیب، مردانی	۵۹	۵۴	مولانا عبد الحیٰ، نوشہروی	۹۸
۳۵	مولانا محمد شفیق میاں، قاضی خیلی	۶۱	۵۵	مولانا محمد عبد الحیٰ، ہزاروی	۹۹
۳۶	مولانا سید شمس الحق افغانی	۶۳	۵۶	مولانا عبد الدیان کلیم	۱۰۰
۳۷	مولانا قاضی شمس الدین ہزاروی	۷۲	۵۷	مولانا قاضی عبد الرب پشاوری	۱۰۱
۳۸	مولانا شیر زمان، ہزاروی	۷۳	۵۸	مولانا عبد الرحمٰن مردانی	۱۰۲
۳۹	مولانا قاضی صدر الدین ہزاروی	۷۴	۵۹	مولانا سید عبد الرحمٰن ہزاروی	۱۰۳
۴۰	مولانا محمد صدیق ڈاگئی	۷۶	۶۰	مولانا عبد الرحمٰن ہزاروی	۱۰۵
۴۱	مولانا محمد طاسین ہزاروی	۷۷	۶۱	مولانا عبد الرزاق سکندر، ہزاروی	۱۰۶
۴۲	مولانا محمد طاہر پنج پیر، مردان	۷۸	۶۲	مولانا عبد الرؤف	۱۰۹
۴۳	مولانا، قاری محمد عارف، ہزاروی	۸۰	۶۳	مولانا صاحبزادہ عبد الرؤف	۱۰۹
۴۴	مولانا عبد اللہ بیٹھوار ہزاروی	۸۲	۶۴	مولانا ڈاکٹر عبد السبوح پشاوری	۱۱۱
۴۵	مولانا قاضی محمد عبد اللہ ہزاروی	۸۳	۶۵	مولانا قاضی عبد السلام نوشہروی	۱۱۳
۴۶	مولانا سید عبد اللہ قطب شاہ عباسی	۸۴	۶۶	مولانا قاضی عبد السلام سلیم	۱۱۴
۴۷	مولانا عبد الحق۔ اکوڑہ خٹک	۸۵	۶۷	مولانا عبد الشکور پشاوری	۱۱۵
۴۸	مولانا عبد الحق نافع، پشاوری	۹۱	۶۸	مولانا عبد الشکور طوردی	۱۱۶
۴۹	مولانا عبد الحق، ہزاروی	۹۲	۶۹	مولانا عبد العزیز ہزاروی	[illegible]
۵۰	مولانا عبد الحکیم مردانی	۹۳	۷۰	مولانا عبد الغفور ہزاروی ثم المدنی	۱۱۸
۵۱	مولانا حکیم صوفی عبد الحمید ہزاروی	۹۴	۷۱	مولانا عبد الغنی قریشی کوہاٹی	۱۱۹
۵۲	مولانا عبد الحمید اورشہ ڈیری	۹۵	۷۲	مولانا عبد القادر جامی ہزاروی	[illegible]

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
٧٣	مولانا عبدالکریم کلاچوی	١٢١
٧٤	مولانا عبدالکریم، ہزاروی	١٢٣
٧٥	مولانا عبدالمتین ہزاروی	١٢٤
٧٦	مولانا قاضی عبدالمعز جیلانی	١٢٥
٧٧	مولانا حافظ عبدالواحد علوی ہزاروی	١٢٦
٧٨	مولانا عبدالودود قریشی پشاوری	١٢٧
٧٩	خواجہ محمد عزیز ہزاروی	١٢٩
٨٠	مولانا عزیزالرحمٰن ہزاروی	١٣٠
٨١	مولانا عزیزالرحمٰن ہزاروی	١٣٢
٨٢	مولانا عزیزالرحمٰن المعروف صاحبزادہ محمد امیر خورد	١٣٣
٨٣	اہلیہ مولانا عزیز گل	١٣٥
٨٤	مولانا غلام ربانی لودھی	١٣٦
٨٥	مولانا قاضی غلام سرور ہزاروی	١٣٨
٨٦	مولانا غلام غوث ہزاروی	١٣٩
٨٧	مولانا قاضی سید غلام قادر سواتی	١٤٠
٨٨	مولانا غلام نبی فاروقی، مردانی	١٤٢
٨٩	مولانا قاضی غلام نبی، ہزاروی	١٤٣
٩٠	مولانا مفتی محمد فرید، مردان	١٤٤
٩١	مولانا فضل الحق ہزاروی	١٤٥
٩٢	مولانا لطافت الرحمٰن سواتی	١٤٦

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
٩٣	مولانا، قاری محمود مفتی، محدث جلیل	١٤٧
٩٤	مولانا مفتی محمود حسن ہزاروی	١٥٧
٩٥	مولانا خطیب سید محمود شاہ	١٥٨
٩٦	مولانا مفتی مختار احمد کوہاٹی	١٥٩
٩٧	مولانا مدرار اللہ مدرار نقشبندی مردان	١٦٠
٩٨	مولانا سید معروف شاہ شیرازی	١٦١
٩٩	مولانا مفتاح الدین محدث سواتی	١٦٣
١٠٠	مولانا قاضی مقدارالدین شاکر پشاوری	١٦٤
١٠١	مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی	١٦٧
١٠٢	قاضی میر احمد شاہ شمس العلماء رضوانی پشاوری	١٦٥
١٠٣	مولانا قاضی میر احمد ہزاروی	١٧١
١٠٤	مولانا محمد نذیر صاحب حق سواتی	١٧٢
١٠٥	مولانا نقیب احمد اوچوی	١٧٣
١٠٦	مولانا نقیب احمد دیردی	١٧٤
١٠٧	مولانا محمد ہلال ہزاروی	١٧٥
١٠٨	مولانا قاضی یوسف حسین صابر	١٧٧
١٠٩	علامہ سید محمد یوسف بنوری	١٨١
	ضمیمہ	
١١٠	مولانا، قاضی عبدالاحد خانپوری	١٨٢
١١١	مولانا ہیبت شاہ	١٨٣
١١٢	مولانا غلام النصیر چیلاسی بابا	١٨٤

مولانا محمد ابراھیم سواتی

آپ "بازارگئی" بونیر ضلع سوات میں مولانا عبدالمجید بن سید احمد کے گھر پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم والد صاحب اور دیگر درسگاہوں میں حاصل کی۔ ۱۵ سال کی عمر میں موقوف علیہ کی تکمیل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی میں داخلہ لیا اور دورۂ حدیث کے امتحان میں اوّل آئے۔ مزید تعلیم کے لئے اجمیر گئے، وہاں مولانا عبداللہ قندھاری سے افق المبین، شرح اشارات، شرح مطالعہ ریاضی کا درس لیا۔ پھر اسی مدرسہ میں بطور مدرس آپ کا تقرر ہوا۔ اور ساتھ ہی جامع مسجد کے خطیب بھی مقرر ہو گئے۔ وہاں تدریس و خطابت کی اعلیٰ خدمات انجام دیں۔ والی ریاست بادشاہ صاحب نے آپ کو بلا لیا۔ چند سال دارالعلوم سیدو شریف سوات میں تدریس کی، پھر بادشاہ صاحب نے آپ کو بلا لیا، تاکہ ان کے فرزند شہزادہ سلطان روم کو علم دین پڑھائیں۔ وہاں بادشاہ صاحب خود اور ان کے فرزند آپ سے پڑھتے رہے۔ اچانک ٹی۔بی کا شکار ہو گئے۔ بادشاہ صاحب نے بھی علاج میں کسر نہ چھوڑی، مگر بے سود ۱۳۷۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ اپنے آبائی قبرستان "بازارگئی" میں دفن کئے گئے۔

تصانیف (۱) خیرالکلام فی تتبع صیام۔ اردو۔ مطبوعہ۔ اجمیر شریف کے قیام کے دوران لکھی۔ (۲) علم الصرف میں "کتاب الصرف فی کتاب العرف" جو مدرسہ چار باغ سوات میں داخل نصاب ہے (۳) علم ریاضی میں "اشکالِ ریاضی" مطبوعہ ۱۳۶۲ھ خطبہ جمعہ، فتاوی دو دو جلد اوّل و دوم مطبوعہ۔ آپ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ افسوس کہ بہت تھوڑی عمر لے کر آئے اور جلد چلے گئے۔

مولانا محمد اجمل ہزاروی

خطیب جامع رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

آپ جنوری ۱۹۲۲ء کو جناب مولانا غلام ربانی صاحب کے گھر "کالنجر" تحصیل ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم رحمانیہ، ہری پور کے صدر مدرس استاذ العلماء حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند سے تکمیل کی۔ پھر اسی مدرسہ میں تین سال تدریس کی۔

۱۹۵۲ء میں "مولوی فاضل" کا امتحان دینے لاہور جانا ہوا۔ کامیابی کے بعد مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور میں بطور ثالث مدرس تین سال تک پڑھاتے رہے۔ پھر مغل پورہ ہائی سکول میں بطور عربک ٹیچر ۸ سال تک پڑھاتے رہے۔ عبدالکریم روڈ جہاں آج مسجد کی سہ منزلہ عمارت کھڑی ہے۔ یہاں قدآدم گڑھے تھے، درس قرآن کی برکت سے یہ عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی۔ اس میں مدرسہ بھی ہے۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ کے ساتھ کئی تقریریں کیں۔ آپ کا انداز تکلم بڑا پیارا، موثر اور دلچسپ ہوتا ہے۔ اچھی تقریر کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اچھی تحریر کا بھی ملکہ عطا فرما رکھا ہے۔ (بیعت کا تعلق مرشدی مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ سے ہے۔

تصانیف!

۱۔ آداب القرآن — موضوع نام سے ظاہر ہے۔ مکتبہ اشاعۃ الاسلام، اردو بازار، لاہور، نومبر ۱۹۶۸ء بار اوّل، صفحات ۱۹۶، کتابی سائز مجلد، بڑی اور پیاری کتاب ہے۔

۲۔ تدریس القرآن، لاہور۔ مئی ۱۹۷۳ء، ۱۸×۲۲ سائز کے صفحات۔

۳۔ تدریس القرآن حصہ اوّل بے شمار اضافوں کے ساتھ ۱۹۷۴ء بڑے کے ۱۴۴ صفحات۔

۴۔ آداب دُعا! ۱۸×۲۲ کے سائز کے ۱۰۴ صفحات — مسودے تیار ہیں

۵۔ قربانی — ۶۔ لغات القرآن (عربی) — بعض زیر طبع ہیں

۷۔ آداب المساجد زیر طبع — ۸۔ شراب خانہ خراب ۱۸×۲۲ صفحات کے ۳۲ صفحات مطبوعہ۔

ان میں لغات القرآن (عربی) آپ کی ایک عظیم علمی خدمت ہے۔

۸۔ مسائل صدقہ فطر

۹۔ امام ابوحنیفہؒ

مولانا احمد حسن سواتی

(م ۱۹۷۵ء)

... باغ کے نزدیک ایک گاؤں تیلیگرام سوات میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم مساجد میں پائی، پھر دہلی کے مدرسہ امینیہ میں داخلہ لیا۔ اور مفتی کفایت اللہ دہلوی سے تکمیل کی۔

فراغت کے بعد وہیں چرخی وال دہلی میں ایک مدرسہ قائم کیا۔ جس میں مولوی فاضل، منشی فاضل اور ادیب فاضل کی کلاسوں کو پڑھاتے رہے۔ اپنے ادارے کے سربراہ تھے ۱۹۴۷ء میں سب کچھ چھوڑ کر سوات واپس آئے۔ ایک دن گدھے پر پتھر اٹھائے ہوئے اپنے گاؤں میں والئ سوات سے ملے۔ والئ سوات نے ان سے پوچھا کہ آپ تو یہاں کے رہنے والے معلوم نہیں ہوتے۔ مولوی صاحب نے اپنی سرگزشت سنائی۔ دراسی دن سے فارسی، اردو کے مدرس ودودیہ ہائی سکول سیدو شریف میں مقرر کر دیئے گئے۔ آخری دنوں میں دارالعلوم سیدو شریف میں اردو فارسی پڑھانے کے لئے مولوی صاحب کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ اور آخری عمر تک پڑھاتے رہے۔

عربی ادب اور تفسیر میں مہارت تھی۔ ۱۹۷۵ء میں وصال ہوا۔

اولاد: فضل اللہ ایم۔ اے (اردو) لیکچرار، عبید اللہ، اسد اللہ اور دو بچیاں ہیں۔

تصنیف و تراجم: چہار مقالہ نظامی عروضی کا دیباچہ اور اردو ترجمہ۔ نظیری کے چند قصائد شامل نصاب کا ترجمہ و تشریح، متنبی پر بھی لکھا ہے۔ قیام دہلی کے دوران عربی کے شامل نصاب قصائد ایم اے منشی فاضل کا ترجمہ و تشریح کی۔

ل ڈاکٹر سید قیوم پرنسپل گورنمنٹ کالج حویلیاں سے حالات لئے گئے۔ ۲۰، ۱۱، ۱۰، ۱۹۷۰ء

مولانا قاضی محمد احمد صاحب ایم۔ اے

پروفیسر گورنمنٹ کالج مانسہرہ (سابقاً) کہیال۔ ایبٹ آباد

آپ ۱۹۰۰ء کو مولانا قاضی غلام سرور صاحب خاک کے گھر خاکی تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی و متوسط تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ پھر رامپور اور دیوبند میں تکمیل کی۔ فراغت کے بعد لاہور آنا ہوا۔ وہاں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل، منشی فاضل کے امتحانات پاس کر کے سکول میں تدریس پہ مامور ہوئے۔ ساتھ ہی پرائیویٹ طور پہ امتحانات دیتے رہے۔ سی یونیورسٹی سے ایم۔ اے عربی کا امتحان پاس کیا۔ پھر کالج سروس میں آگئے۔ گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں عربی پڑھاتے رہے۔ پھر مانسہرہ کالج میں تبدیلی ہوگئی اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ آجکل کہیال، ایبٹ آباد میں رہائش پذیر ہیں۔

تصانیف!

۱۔ "جواہر البحور" کا اردو ترجمہ کیا جو تین بار بشیر اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا

۲۔ قواعد عربی، شیخ غلام علی نے شائع کی۔ اسی طرح دیگر کئی کتب کے ترجمے کئے جو شائع ہوئے۔

مولانا حافظ محمد ادریس طوروی

۱۹۱۵ء — ۱۹۶۵ء

آپ حافظ احمد شاہ صاحب کے گھر " طورو " ضلع مردان میں پیدا ہوئے ۔ قرآن مجید اپنے والد صاحب سے حفظ کیا، درسِ نظامی کی کتابیں اپنے نانا مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سے پڑھیں تکمیل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں کی ۔

۱۹۳۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے " مولوی فاضل کا امتحان پاس کرکے ۳۰۰ روپے نقد اور ایک تمغہ حاصل کیا ۔

۱۹۳۵ء میں " منشی فاضل " اور ۱۹۴۰ء میں " ادیب فاضل " کے امتحانات پاس کئے ۔

۱۹۳۹ء میں ایم ۔ اے ۔ او کالج امرتسر میں دینیات اور عربی کے لیکچرر مقرر ہوئے ۔

۱۹۴۲-۴۳ء میں اسلامیہ کالج پشاور میں اردو اور اسلامیہ کالجیٹ میں پشتو کی تدریس کی ۔

۱۹۴۰ء میں میٹرک، ۱۹۴۲ء میں انٹر، ۱۹۴۴ء میں بی ۔ اے ؛ ۱۹۴۶ء میں ایم ۔ اے فارسی، ۱۹۴۷ء میں ایم ۔ اے عربی کے امتحانات پاس کئے ۔ ایم اے عربی میں تمغہ حاصل کیا ۔

پنجاب یونیورسٹی کے وظیفے پر بہاولپور کالج میں ریسرچ سکالر مقرر ہوئے ۱۹۴۷ء میں محکمہ اطلاعات صوبہ سرحد میں ملازم ہوئے ۔ ۱۹۵۲ء میں وہاں

سے محکمہ تعلیم میں آ گئے، پہلے گورنمنٹ کالج مردان، پھر ایبٹ آباد میں زبانِ عربی کے لیکچرر رہے۔ ۱۹۶۲ء میں شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی کے لئے لبطور صدر شعبہ آپ کی خدمات مستعار لے لی گئیں۔

۱۹۶۵ میں جامعہ پشاور کی طرف سے لبطور ریسرچ سکالر تین ماہ کے لئے قاہرہ روانہ ہوئے۔

۲۰ مئی ۱۹۶۵ کو لوئنگ طیارہ جب قاہرہ کے ہوائی اڈہ کے قریب پہنچا تو اس میں اچانک ایک دھماکہ ہوا۔ جس سے جہاز کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، اس میں آپ کے علاوہ ملک کے ادیب اور صحافی بھی واصل بحق ہوئے اور قاہرہ کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

تصانیف! (۱) الکشّاف القرآن، تفسیرِ قرآن (بزبان پشتو مکمل)

(۲) دراستہ القرآن (۳) معجزاتِ رسولؐ (۴) خطبات نبوی کا ترجمہ۔

(۵) النحو الواضح للطارم مصری کے پہلے تین حصوں کا اردو ترجمہ (۶) میرالڈکین، ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری کی کتاب کا اردو ترجمہ (۷) تعلیمی قصے (۸) اسلامی قصے (۹) جمال الدین افغانی۔

(۱۰) پشتو گرائمر صفحات ۱۶۰، (۱۱) عربی ہمارے مدارس میں صفحات ۶۲ (۱۲) چہل حدیث کا ترجمہ پشتو میں (۱۳) ذی سے فیصلے (۱۴) خوبزے لطیفے (۱۵) پکری نادیدہ۔

(۱۶) ازھار الادب برائے جماعت نہم دہم (۱۷) تعلیم الدین: حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب ۳۲۰ صفحات کا بزبان پشتو ترجمہ۔ یہ سب مطبوعہ ہیں آپ جناب ولی اللہ صاحب لیکچرر گورنمنٹ کالج مردان کے والد محترم تھے مفصل تذکرہ "سرحد کے علمائے دین" میں ہے۔

مولانا محمد اسرائیل افغانی، مردانی

مولانا محمد اسرائیل بن مولوی عبدالمجید بن محمد حسن بن شیخ المشائخ حسام الدینؒ افغانی ۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء کو "جھنڈا" تحصیل صوابی ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت اتوار اور پیر کی درمیانی رات میں ہوئی جو عیدالفطر کی رات تھی۔ آپ کا نام دادی صاحبہ کا تجویز کردہ ہے۔

آپ کے جدّ امجد حضرت حسام الدین محمد شعیبؒ کے خلیفہ اوّل تھے۔

جھنڈا کے پرائمری سکول سے پرائمری پاس کی۔ پھر علاقہ کے علماء سے پڑھتے رہے۔ پھر مدرسہ عالیہ فتحپوری میں داخلہ لیا اور تعلیم حاصل کی۔ یہاں حضرت مولانا محمود حسن کے شاگرد حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب ٹونکی (جو دراصل علاقہ الائی (ہزارہ) کے مردم خیز گاؤں 'بیاری' کے باشندے تھے) سے خوب خوب استفادہ کیا، ۱۹۲۷ء میں علامہ حکیم برکات احمد کی خدمت میں ٹونک پہنچے، ان سے بھی استفادہ کیا، پھر علامہ عبدالجلیل کے مشورہ سے علامہ معین الدین اجمیریؒ کے ہاں تکمیل کی۔ وطن واپس آئے، دیخ پختون انجمن کے سیکریٹری رہے۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی، پھر ۱۹۴۳ء میں دہلی کے اجلاس میں شرکت کی۔

گاؤں کے سکول میں بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری قبول کی، آخر میں پشتو اکیڈیمی پشاور یونیورسٹی سے متعلق رہے، ۱۹۵۵ء میں ٹریننگ سکول ہری پور سے تربیت حاصل کی، ۱۹۵۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ پھر السنہ شرقیہ کے دوسرے امتحان بھی پاس کر لیے۔

یکم ستمبر ۱۹۵۶ء میں پشتو اکیڈیمی پشاور یونیورسٹی کے شعبہ السنۂ شرقیہ کے مترجم

مقرر ہوئے ، اور کئی مفید کتابوں کے پشتو ترجمے کر ڈالے ، ان میں ارسطو کی "پوئیٹکس" علامہ شبلی اور سید سلیمان ندوی کی سیرت النبی (۱-۶) ، علامہ سید سلیمان ندویؒ کی "رحمت عالم" ، سیرت الصحابہ (۱ - ۲) مخارج الحروف لابن سینا وغیرہ کے تراجم خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔

ان کے علاوہ چہل حدیث اردو ، افق المبین کا عربی حاشیہ ، اور موطا امام محمدؒ کا عربی حاشیہ جو دراصل آپ کے استاد علامہ عبد الجلیل کے افادات کا مجموعہ ہے ۔ یہ سب غیر مطبوعہ ہیں ، تواریخ حافظ رحمت خاں کا اردو ترجمہ پشتو اکیڈمی سے شائع ہو چکا ہے ۔

آجکل ایگریکلچر کالج کے مقابل مکان تعمیر کیا ہے اور وہیں رہائش پذیر ہیں

اولاد :-

اولاد میں تین فرزند نذیر احمد ، شبیر احمد ، اور سراج احمد اور چار بچیاں ہیں

مولانا محمد اسرائیل صاحب بالاکوٹی ہزاروی

آپ ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۶ء کو بالاکوٹ، تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں قاضی محمد اسماعیل صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ دورۂ حدیث مدرسہ امینیہ دہلی میں حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب سے پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

۱۹۲۴ء تا ۱۹۳۰ء مدرسہ رحمانیہ اہل حدیث میں پڑھاتے رہے۔ اسی دوران آپ نے علم طب کی تحصیل کی۔ پھر مدرسہ "ضیاء الاسلام" گڑھی حبیب اللہ، مانسہرہ، ہزارہ میں پڑھاتے رہے۔ ۱۸ ر اکتوبر ۱۹۵۱ء سے "دارالعلوم محمدیہ" بالاکوٹ میں جو شہدائے بالاکوٹ کی یاد میں قائم کیا گیا ہے، تدریس پہ مامور ہیں۔ علاقہ کے اکثر علماء آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

تصانیف!

علم و ادب کی شہرہ آفاق کتاب "دیوان متنبی" اور "نور الانوار" پر آپ نے حواشی لکھے۔ جو شیخ محمد نذیر تاجر کتب مانسہرہ نے شائع کروائے ہیں۔

نام محمد اسحاق ولد مولوی عبداللطیف مرحوم ساکن جھنگڑہ ہزارہ۔

سن پیدائش ۱۹۱۲ء۔

تعلیم: مڈل علاوہ ازیں ابتدائی درسی کتب اپنے چچا مولانا عبدالغنی مرحوم سے پڑھیں اس کے بعد مدرسہ غزنویہ امرتسر سے تکمیل علوم کی۔

اساتذہ: مولانا عبدالغفور غزنوی مرحوم مولانا نیک محمد مرحوم (شیخ الحدیث) مولانا محمد حسین ہزاروی مرحوم دینی تعلیم سے فراغت کے بعد لاہور میں ایک پرائیویٹ ادارے میں طبی تعلیم حاصل کی۔

حکیم عزیز الاسلام مستند تکمیل الطب لکھنؤ کے مطب میں دو سال عملی تجربہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حکیم نذیر حسین ساکن واربرٹن ضلع شیخوپورہ کے مطب میں ایک سال تک عملی تجربہ کی تکمیل کی۔ ذریعہ معاش مطب کو بنایا۔

تقسیم ہند سے قبل منگلور اور مدراس میں مطب جاری تھا۔ اس کے بعد اپنے قصبہ کے قریب شہر حویلیاں میں ۱۹۵۰ء سے اب تک پریکٹس جاری ہے۔

تصنیف و تالیف میں مشہور تصنیف علاج عالم۔ دعوت حق وغیرہ ہیں۔

مولانا محمد اسحٰق خطیب ہزارہ ۱۸۹۰ء / ۱۹۷۱ء

آپ "لسان" علاقہ اپر تناول، ہزارہ میں مولوی احمد گل لودھی کے گھر پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پہ حاصل کی، پھر حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سے چند کتب کا درس لے کر دارالعلوم دیوبند پہنچے اور ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء کو علامہ انور شاہ کشمیری، علامہ اصغر حسین، علامہ محمد رسول خاں ہزاروی سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔

فراغت کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ اسلامیہ گلاوٹی ضلع بلند شہر اور مدرسہ نعمانیہ لاہور میں تدریس کی۔

۱۹۲۲ء کو جامع صدر ایبٹ آباد کے خطیب مقرر ہوئے اور ۳۱ اگست ۱۹۷۱ء بروز منگل بوقت عصر وصال ہوا۔ "لورنج پیر" ایبٹ آباد میں دفن کئے گئے۔ نشتر ہزاروی مرحوم نے تاریخ وصال لکھی۔

زمانے کی ہر چیز ہے بے ثبات

ہے باقی و قائم خدا ہی کی ذات

سرِ حادثہ چھوڑ کر لکھو نشترؔ

خطیب ہزارہ نے پائی وفات

آپ کی تصانیف میں مخزن العلوم شرح سلّم العلوم، شرح میر قطبی، شرح تصریح، السیف الفاروق اور پردہ ہیں۔ ان میں سے صرف پردہ ہی مطبوعہ ہے۔

آپ مولانا خلیل الرحمٰن شیخ الحدیث احمد المدارس، سکندر پور، ہری پور، ہزارہ کے استاذ تھے ... غیر مطبوعہ کتب، آپ کے فرزند، جناب محمد الیاس لودھی اسسٹنٹ سیکرٹری اسلام آباد کے پاس محفوظ ہیں۔

مولانا محمد اسحٰق صاحب

۱۸۹۰ ——— ۱۹۶۲ء

آپ ۱۸۹۰ء کو جناب قاضی محمد علی کے گھر شیر گڑھ، اوگی، تحصیل مانسہرہ ہزارہ میں پیدا ہوئے، درسیات کی تعلیم اوّل تا آخر اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔

دورۂ حدیث جناب مولانا حافظ رمضان صاحب پشاوری اور مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی سے پڑھ کر سند حاصل کی۔ فراغت کے بعد واپس اپنے وطن میں سلسلۂ تدریس کو ۱۵ سال تک جاری رکھا۔

پھر نواب خانی زمان خان والیٔ ریاست امب نے ریاست کے قاضی القضاۃ کے منصب پر آپ کا تقرر کیا۔ پہلے چند سال تو منصب قضاء کی ذمہ داریوں کو پورا کرنا شروع کر دیا۔

۱۳۴۰ھ میں محکمہ افتاء قائم ہؤا۔ اس کے تحت جو استفتاء بھی علاقہ سے یا باہر سے آتے آپ اس کا جواب لکھتے۔

روحانی تعلیم و تربیت پیر صاحب موہڑہ شریف سے بتوسط پیر نذیر احمد شاہ صاحب حاصل کی۔ ۱۹۲۵ء کو باقاعدہ پیر صاحب آف موہڑہ شریف کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے انہوں نے خلافت سے نوازا[۱] ۲۹ ستمبر ۱۹۶۲ء کو آپ کا وصال

---

[۱] آپ کا سوانحی تذکرہ پروفیسر عبید اللہ فضلی حلیم صاحب سے لیا گیا۔

[۲] تذکرہ الحقائق" از مولانا محمد اسحاق صاحب کے صفحہ ۲۲ پر اس کا تذکرہ موجود ہے

ہوا اور شیر گڑھ میں دفن ہو گئے۔

اولادیں قاضی فضل الرحمٰن، قاضی عبدالرحمٰن، قاضی حبیب الرحمٰن اور قاضی عبدالواحد ہیں۔ اوّل الذکر باپ کی جگہ دینی خدمات میں مشغول ہیں۔

آپ کی تصانیف میں بلاغامتہ الحجۃ علی من انکر عن الافطار لعبد اتمام العدۃ ا یہ سولہ صفحات پر مشتمل ایک مطبوعہ عربی رسالہ ہے جو ایک استفتاء کا جواب ہے بشانتی سٹیم پریس راولپنڈی سے ۱۳۴۲ھ کو شائع ہوا۔

۲۔ تذکرہ حقائق:۔ یہ ایک مطبوعہ کتاب ہے۔ در اصل ریاست امب میں فتنۂ مرزائیت کی فتنہ انگیزیوں، ان کے انسداد میں آپ کی علمی کوششوں اور علمی مباحث کا تذکرہ ہے۔ صفحات ۷۲، گیلانی پریس لاہور سے ۱۹۴۲ء میں یہ کتاب شائع ہوئی۔

۳۔ قلمی رسالہ جو مولانا قاضی عبدالسبحان کھلابٹی، مولانا صدرالدین صاحب ہری پور اور مولانا سکندر علی شاہ محمد کے ساتھ صلوٰۃ جمعہ کے ثبوت میں قلمی مباحثہ ہے۔ عربی زبان میں ہے اور مذکورہ بالا علماء کی عبارات میں صرفی، نحوی اور تحریری غلطیوں پر سخت گرفت بھی کی گئی ہے۔

اور تین چار جلدوں میں "استفتاء" کے جوابات کا ریکارڈ (قلمی) آپ کی اولاد کے پاس محفوظ ہے۔

آپ عربی اور فارسی کے شاعر بھی تھے، حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کی خدمت میں ایک عربی قصیدہ لکھ کر بھیجا جس کے اشعار ۱۲ ہیں جس کے جواب میں حضرتؒ نے آپ کو شکریے کا خط لکھ کر بلایا۔ اس مکتوب کی نقل ازراہِ تبرک آپ نے "تذکرہ حقائق" میں دی ہے۔ جس کی تاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۴ء ہے۔

پیر صاحب موہڑہ شریف کی خدمت میں بھی ۲۴ اشعار پر مشتمل ایک عربی قصیدہ لکھ کر بھیجا۔

نواب امب کی خدمت میں بھی مدحیہ قصیدہ بزبان فارسی لکھا، اس کے ۲۲ اشعار ہیں۔

مولانا محمد اشرف خاں صاحب

صدر شعبہ عربی، اسلامیہ کالج پشاور۔

آپ ۶ رمئی ۱۹۲۵ء کو محلہ مقرب خاں شہر پشاور میں محمد اکبر خاں صاحب کے گھر پیدا ہوئے آپ قبائل افاغنہ کی مہمند اکبر خیل شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔

۱۹۴۰ء اسلامیہ ہائی سکول پشاور سے میٹرک کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کیا۔ ۱۹۴۱ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۴۵ء میں اسی یونیورسٹی سے بی۔ اے کیا۔ پھر سیاست میں آ گئے اور مسلم لیگ پشاور کے جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۲ میں حضرت مولانا سید سلیمان ندوی کے ایماء پر سیاست کو خیر باد کہہ کر دوبارہ حصول تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اور ۱۹۵۲ء میں شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی میں ایم۔ اے کا داخلہ لیا اور ۱۹۵۴ء میں درجہ اوّل میں ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا، پھر پرائیویٹ ایم۔ اے فارسی کا امتحان بھی پاس کر لیا۔

دینی تعلیم آپ نے قاضی مولانا نور اعظم باجوڑی سے حاصل کی، صحاح ستہ (الا ابن ماجہ) انہی سے حرفاً حرفاً پڑھیں۔ آپ کی دینی تعلیم زیادہ تر انہی کا فیض ہے بعد میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نے بھی آپ کو سند حدیث عطا فرمائی۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور مولانا فقیر محمد صاحب کی طرف سے آپ مجاز بیعت بھی ہیں۔

تصنیفی کام

۱۱ سال کی عمر میں آپ کی ایک تقریر "ہمارا نبی" نامی کتاب میں سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور کے عبدالحمید قریشی نے اخوتہ

مساوات کے نام سے شائع کی، مضامین لکھنے کا سلسلہ اس وقت سے اب تک جاری ہے۔

۱۹۵۷ء میں آپ کو تبلیغی جماعت کے ساتھ جرمنی جانا ہوا تھا تو "جادۂ حبیب" کے نام سے ایک سفرنامہ لکھا، جو بالاقساط "الفرقان" لکھنؤ میں شائع ہوتا رہا۔ اب یہ سفرنامہ مکمل شائع ہونے والا ہے۔

۲۔ پیام رسالِ امّت : ۸۰ صفحات

۳۔ سلوکِ سلیمانی : ۱۷۶ صفحات

۴۔ اسلام کا نظریہ عدل وسزا (اس کا عربی اور بنگالی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے)

۵۔ ایک انگریزی کتاب

بڑے سائز کے ۱۰۸ صفحات پر ٹائپ شدہ

۶۔ شاہراہ معرفت ! بڑے سائز کے ۱۱ سو صفحات پر مشتمل ہے

۷۔ "نظامِ حیات" اس کا مسوّدہ بھی ۶ سو صفحات میں ہے۔

۸۔ "مکتوباتِ سلیمانی" سید سلیمان ندوی کے ۵۰ غیر مطبوعہ مکتوبات کا مجموعہ

۹۔ رومی کا پیغام عصرِ حاضر کے نام !

۱۰۔ رسول اکرم کا معاشی نظام

۱۱۔ حدیثِ ناگفتنی۔

۱۲۔ شاہراہ معرفت دو جلدوں میں مطبوعہ

مولانا سید انوار الحق کاکاخیل

۱۹۲۰ء — ۱۹۶۸ء

آپ عیاص بابا جدّ خاندان سرشتہ میاں گان کی اولاد سے ہیں ۔ اور آگے شجرہ حضرت رحمکارؒ سے جاملتا ہے ۔

ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی ، تکمیل ، دارالعلوم دیو بند میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سے کی ،

فراغت کے بعد کچھ عرصہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے ساتھ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں تدریس کی ، ازاں بعد اسلامیہ کالجیٹ سکول جامعہ پشاور میں کچھ مدت پڑھاتے رہے[1] ۔ پھر بطور لیکچرار اسلامیات آپ کا تقرر ہوا ، اور ایک عرصے تک تدریس کرنے کے بعد دوران ملازمت دسمبر ۱۹۶۸ء کو پشاور میں وصال ہوا ۔

تصانیف

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے عرصہ تدریس میں تصنیف کا آغاز ہوا ، جو آخر تک جاری رہا ۔

(۱) انوار القرآن ، تفسیر قرآن بزبان پشتو دو ترجموں والی [2]

---

[1] مولانا سیاح الدین لکھتے ہیں کہ عیاص بابا کے دو صاحبزادے تھے ..... ان کی اولاد سرشتہ میاں گان کے نام سے مشہور ہے ..... ہمارے محترم دوست مولانا انوار الحق صاحب صابر فاضل دیوبند ، مولوی فاضل ، منشی فاضل ۔ ۔ مدرس دینیات اسلامیہ کالجیٹ ہائی سکول پشاور کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے (تذکرہ شیخ رحمکارؒ ص۵۱)

[2] فدا محمد ، ایم ۔ اے ، سکواڈرن لیڈر ، مفہوم القرآن : پشاور یونیورسٹی بک ایجنسی ص۷ ۔

(۲) انوار النظر علی شرح نخبۃ الفکر۔

(۳) انوار العلوم شرح سلّم العلوم اردو۔

(۴) رد بدعات، صفحات ۱۹۲، مطبوعہ پشاور ۱۳۶۶ھ۔

(۵) چہل حدیث معہ ترجمہ وتشریح۔

(۶) اسلامیات برائے بی۔ اے، آپشنل۔

(۷) اسلامیات برائے انٹر۔

(۸) انوار الاسلام (مڈل جماعتوں کے لئے)

(۹) انمول موتی (چہل حدیث کا مجموعہ)۔

ان کے علاوہ چند رسائل، گفتۂ نیکاں، ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، رفقائے محسن اعظم، نماز کی سورتیں، امت کی مائیں، حج زکواۃ اور ان کے مسئلے۔ اسلامی عقیدے اور افتتاح تعلیماتِ قرآن۔ ۔ ۔ یادگار چھوڑے ہیں۔ [۱]

(اولاد میں چار فرزند، افتخار علی شاہ، وقار علی شاہ، نجم الحسن اور ذوالفقار علی شاہ ہیں۔)

---

[۱] محمد مدنی عباسی: پشتو زبان اور ادب کی تاریخ: لاہور، مرکزی اردو بورڈ: ۱۹۶۹ء بار اوّل ص ۱۱۷

مولوی سید محمد امیر شاہ پشاوری[1]

آپ یکہ توت پشاور میں پیدا ہوئے۔ ولادت مارچ ۱۹۲۰ء میں ہوئی۔ والد صاحب کا نام سید محمد زمان شاہ صاحب ہے۔

ابتدائی تعلیم اپنے محلہ کی مسجد غازی میں مولانا شیر محمد المعروف بہ ناظم مولانا صاحب (م ۱۹۷۱ء) سے حاصل کی۔ ۱۹۳۷ء میں اسلامیہ ہائی سکول پشاور سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔

مدرسہ رفیع الاسلام بھانہ ماڑی پشاور شہر کے مولانا محمد علیم سواتی (م ۱۹۶۶ء) سے بھی پڑھتے رہے، پھر مولانا حافظ علی احمد سے کتب صحاح پڑھیں۔

مولانا عبدالرحیم پوپلزئی فاضل دیوبند (تلمیذ خاص شیخ الہند مولانا محمود حسن) سے علم ادب نفحۃ الیمن، مقاماتِ حریری، السبع المعلقات، باکورۃ الادب، مشارق الانوار، اور ترجمہ قرآن مجید بھی انہی سے پڑھا۔

حضرت مولانا حافظ گل فقیر احمد صاحب (خلیفہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی) سے کتبِ صحاح پڑھیں۔ ۱۹۳۹ء میں دیوبند جانا ہوا، تین ماہ وہاں قیام رہا، پھر دہلی میں مدرسہ قاسمیہ مولانا محمد شفیق احمد کابلی کے ہاں کچھ عرصہ قیام کیا اور چند فنون کی کتابیں پڑھیں جامعہ مسجد مہربانیہ سبزی منڈی میں خطیب ہیں۔

تصانیف (۱) نماز مقبول ۱۲۸ صفحات (۲) تذکرہ علماء و مشائخ سرحد (۱، ۲) (۳) تذکرہ حفاظِ پشاور ۲۰۰ صفحات (۴) ذکر الٰہی (۵) حیات النبیؐ (ترجمہ) (۶) درج الدرر فی اصول حدیث خیر البشر اردو ترجمہ (۷) شرح شمائل ترمذی (قلمی) (۷) تذکرہ مشائخ قادریہ حسینیہ حصہ اول (قلمی)

۱۹۵۵ء میں الحسن کے نام سے ماہنامہ جاری کیا، آپ اس کے ایڈیٹر تھے۔

---

[1] سوانحی تذکرہ کا مواد براہ راست شاہ صاحب سے پشاور جا کر لیا تھا۔

مولانا محمد امین صاحب مردانی

شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ شیر گڑھ ۔ مردان

آپ ۱۹۰۹ء کو "کھوئی برمول" ضلع مردان میں جناب شاہ جی گل صاحب علوی کے گھر پیدا ہوئے ۔ سلسلہ نسب محمد بن علی (محمد ابن حنیفہ) کی وساطت سے قریشی ہاشمی علوی سادات تک جا پہنچتا ہے ۔ آپ کی والدہ محترمہ ثابت بابا کی دختر نیک اختر تھیں جو شیخ کبیر عنایت بابا المعروف "بہ شیخنات بابا" کی اولاد میں سے تھے ۔ اور اپنے وقت کے بہت بڑے ولی اور بزرگ تھے ۔ ان کا مزار تھانہ مالاکنڈ ایجنسی میں واقع ہے اور مرجع خاص و عام ہے ۔ والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت عبداللہ بن عمرؓ تک جا پہنچتا ہے ۔ اس لحاظ سے آپ فاروقی قریشی بھی ہیں ۔

ابتدائی تعلیم

چھ سال کی عمر میں اپنے والد ماجد صاحب سے قرآن پاک پڑھا ۔ ابتدائی کتب علاقہ کے علماء سے پڑھیں ۔ مقامی سکول سے پرائمری پاس کر کے ہمہ تن درس نظامی کی طرف متوجہ ہوئے ۔

مولانا عبدالحنان خلف مولانا عبدالحکیم صاحب سے "شرح الیاس" اور مولانا عبدالرحمٰن فاروقی ساکن سنگاہو (مردان) سے صرف، منطق اور ہدایۃ النحو وغیرہ کتب پڑھیں ۔

اعلیٰ تعلیم

۱۹۲۵ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے "مظاہر العلوم" سہارنپور میں داخلہ لیا اور "مسجد عیدی شاہ" میں مقیم ہوئے ۔ آپ کے رفیق درس مولانا غلام نبی فاروقی مردانی بھی ہمراہ تھے ۔ چند دن بعد مکمل داخلہ لے لیا

اور ۱۹۲۷ء تک مظاہر العلوم" کے فاضل اساتذہ سے پڑھتے رہے۔ پھر "مظاہر العلوم" مدرسہ "نعمانیہ" فراش خانہ دہلی میں داخلہ لیا۔ اور حضرت مولانا عبدالحنان ساکن چھچھ سے مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔

۱۹۳۰ء میں مدرسہ "حسین بخش" دہلی میں دورۂ حدیث پڑھنے کے لئے داخلہ لیا اور حضرت مولانا نورالحسن دیوبندی تلمیذ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔ دورۂ حدیث کے امتحان میں اوّل رہے۔ اساتذہ کرام نے آپ کو اپنی معیّت میں تدریس کی دعوت دی، مگر گھریلو مجبوریوں کے باعث آپ کو واپس آنا پڑا۔

تدریسی خدمات اپنے محلہ بالامیاں گان"، کھوئی پرمول، مردان میں تدریس کا آغاز کیا۔ جس میں دُور دُور سے طلبہ آکر تحصیل علم کرتے رہے۔ آپ نے مختلف علوم وفنون کی کتابوں کے علاوہ ایک سال یہاں دورۂ حدیث بھی پڑھایا۔

احمد آباد میں: پھر احمد آباد (انڈیا) میں دو سال کے قریب تدریس کی۔ اسی دوران ملک تقسیم ہوا اور آپ احمد آباد سے واپس وطن آگئے۔

کوہاٹ میں: ۲۵ر دسمبر ۱۹۵۹ء کو دارالعلوم عربیہ اسلامیہ ٹل ضلع کوہاٹ میں بحیثیت صدر مدرس و شیخ الحدیث آپ کا تقرر ہوا۔ آپ نے دس سال تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۶۹ء میں حج بیت اللہ کی سعادت ملی پھر دارالعلوم عربیہ سے استعفیٰ دے کر واپس گھر آگئے۔

یکم جنوری ۱۹۷۰ء جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک پشاور میں بحیثیت استاذ حدیث اور مفتی کے منصب پر فائز ہوئے۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گذرا تھا۔ کہ ارباب جمعیۃ کے شدید اصرار پر جمعیۃ علمائے اسلام کی طرف سے انتخاب میں حصّہ لیا۔ جامعہ اسلامیہ

سے مستعفی ہو کر میدانِ انتخاب میں نکل آئے۔ آپ صرف چند ووٹوں سے رہ گئے۔

مردان میں! مولانا محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم اسلامیہ عربیہ، تنیہ گڑھ مردان کے اصرار پہ ان کے مدرسہ میں بحیثیت صدر مدرس وشیخ الحدیث تقرّر ہوا۔ ۱۹۷۲ء سے اسی مدرسہ میں تدریس حدیث میں مشغول ہیں۔

صوفیانہ مسلک پہلی بیعت مجاہد کبیر حضرت حاجی فضل واحد صاحب المعروف بہ "حاجی ترنگزئی" کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ میں ہوئی پھر حضرت مولانا عبدالغفور مدنی نقشبندی سے رجوع کیا اور پھر انہی کے ہو رہے۔

سیاسی مسلک پہلے جمعیتہ علماء ہند سے منسلک رہے۔ مئی ۱۹۴۵ء کو سہارنپور کے اجتماع میں علماء ہند کے مرکزی ممبر کی حیثیت سے شرکت کی۔ قیام پاکستان کے بعد علماء اسلام سے وابستہ ہیں۔

اولاد اولاد میں آپ کے دو فرزند مولوی روح الامین صاحب اور پروفیسر محمد امین گورنمنٹ کالج مردان ہیں۔

تصانیف (۱) نیکلے رسول (دو حصے)۔ مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندیؒ کی "لامیتہ المعجزات" کی جو شرح مولانا اعزاز علی صاحبؒ نے بنیات ... کے نام سے کی تھی، اس کا پشتو میں آپ نے ترجمہ کیا۔ اور مزید شرح بھی لکھی۔ جلد دوم ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی تھی۔

۲۔ سیرۃ الرسول دلپشتو، پشتو ہائی پرافیشنسی کے نصاب میں داخل ہے۔

۳۔ شاہ ولی اللہ اپشتو۔ غیر مطبوعہ۔

۴۔ ایمن الاسلام فیما یتعلق بہ من الحلال والحرام (اردو) غیر مطبوعہ اور

۵۔ تاریخ تدوینِ فقہ ۔ غیر مطبوعہ۔

مولانا قاری محمد امین صاحب ہزاروی

ضلعی خطیب شیخوپورہ

آپ یکم جمادی الاخریٰ ۱۳۴۶ھ / اکتوبر ۱۹۲۷ء کو مولانا عبدالرحیم صاحب کے گھر سری کوٹ، ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ رحمانیہ ہری پور میں خلیل الرحمٰن صاحب، مولانا عبداللہ اور مولانا سکندر علی صاحب سے حاصل کی۔

۱۳۶۰ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۶۳ھ میں حضرت سید حسین احمد مدنیؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ انعام میں کتابیں ملیں۔
فراغت کے بعد جامع شیخوپورہ میں خطیب مقرر ہوئے۔ خطابت کے ساتھ تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ ۱۹۷۰ء میں مسجد محکمہ اوقاف کی تحویل میں چلی گئی۔ آپ ضلعی خطیب ہے۔

تصانیف!

(۱) میلاد النبیؐ (۲) مسلمان اور شہری دفاع۔ (۳) جہاد (شائع ہوچکی ہے)۔

مولانا سید امین الحق صاحب مردانی

آپ ۱۹۰۴ء کو "طورو" ضلع مردان میں محمد اسحاق کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم گھر پہ حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ اور ۱۳۴۰ھ میں امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا اصغر حسین، مولانا محمد رسول خان صاحب ہزاروی و دیگر اہم حضرات سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

فراغت کے بعد مختلف مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ جامع مسجد شیخوپورہ کے خطیب مولانا احمد علیؒ کے ہاتھ پہ بیعت ہوئے اور تکمیلِ اسباق کے بعد ۱۹۶۱ء میں خلافت سے سرفراز کئے گئے۔

تفصیلی حالات کے لئے راقم کی مرتبہ "شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی اور ان کے خلفاء" کا مطالعہ فرمائیے۔

تصانیف! (۱) "البصائر السنیۃ" دو حصوں میں ۷۰۰ کے قریب صفحات حجیتِ حدیث کے موضوع پر ہے

(۲) "السہم الحدید فی نحر العنید" نتائج التقلید کے جواب میں

(۳) "تنبیہ الاغبیاء علی حیوۃ الانبیاء" مولوی محمد اسماعیل گوجرانوالہ کے جواب میں۔

(۴) عجالہ نافعہ (۵) بائبل اور قرآن — عیسائی مبلغ ایس ایم پال کے رسالہ قرآن کے جواب میں (۶) صحابہ معیار حق ہیں۔ (۷) تذکرۃ الرسول (۸) زمینداری کا شرعی نظام (۹) اسلام کا معاشی نظام (۱۰) اسلام اور قربانی

مولانا محمد ایوب ایبٹ آبادی

آپ مولانا عبدالغنی صاحب کے فرزند ہیں۔ ۱۹۲۴ء کو دھمتوڑ ایبٹ آباد میں پیدا ہوئے ابتدائی کتابیں والد صاحب سے پڑھیں۔ مقامی سکول سے پرائمری کے امتحان میں وظیفہ حاصل کیا، پھر مدرسہ رحمانیہ ہری پور میں اپنے پھوپھی زاد / ماموں زاد بھائی حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب سے پانچ سال تک مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں، پھر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور تیسرے سال ۱۳۶۳ھ میں دورہ حدیث مولانا فخرالدین اور دیگر اساتذہ سے پڑھ کر فراغت حاصل کی۔

فراغت کے بعد لاہور اور مالیر کوٹلہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

۱۹۴۷ء میں آپ کا تقرر بطور معلّم دینیات "گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ ایبٹ آباد میں ہوا، اور سکول میں تدریس کے ساتھ، مسجد میں بھی درس وتدریس اور خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ دھمتوڑہ میں عید گاہ اور مسجد کی تعمیر اور ۱۹۵۱ء میں مدرسہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۵۴ء میں جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ حضرت مولانا عبدالمالک نقشبندی کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔

آپ کی تصانیف میں اب تک پانچ کتابیں منظر عام پر آئی ہیں۔ پہلی شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری "رجالِ حق" ہے۔ پہلی کتاب نقوش پریس لاہور سے ۲۴۴ صفحات میں اور دوسری کتاب رحیل پریس لاہور سے ۲۰۰ صفحات میں شائع ہوئی ہے۔ تیسری کتاب ساقی کوثر، چوتھی شانِ صحابہ اور پانچویں معراجِ مومن ہیں۔ پانچوں بڑی پیاری کتابیں ہیں۔

جناب مولانا بادشاہ گل صاحب

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک پشاور

آپ بروز جمعہ ماہ صفر ۱۳۳۳ھ/ دسمبر ۱۹۱۴ء کو جناب سید مہربان علی شاہ بن سید حبیب شاہ بخاری کے گھر اکوڑہ خٹک تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی، پھر "ملوگی" مضافات پشاور کے "کوہستان ملا" سے صرف ونحو کی کتابیں پڑھیں۔ پھر مولانا محمد اسماعیل صاحب آف رشید و نزد اکوڑہ سے شرح جامی، منطق اور اصول کی کتب پڑھیں۔ زاں بعد مسجد طرق البائع پشاور کے مدرسہ تعلیم القرآن میں مولانا عبدالمنان صاحب فاضل دیوبند سے فنون کی تمام کتابیں پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۳۵۶ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ اور ۱۳۵۷ھ میں بخاری و ترمذی حضرت مدنیؒ سے، مسلم مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی سے، ابوداؤد مولانا اصغر حسین صاحب سے، موطا امام مالک مفتی محمد شفیع صاحب سے اور طحاوی مولانا شمس الحق صاحب افغانی سے پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

تدریسی خدمات:۔ فراغت کے بعد اکوڑہ خٹک واپس آکر مدرسہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی، اولاً مسجد باباجی صاحب میں تدریس شروع کی، پھر بر لب سڑک اپنی زمین میں عظیم الشان عمارت میں تدریس کا کام شروع کیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے استاذ مولانا عبدالمنان صاحب بھی تدریس پر فائز رہے

بیعت کا تعلق اپنے والد صاحب سے ہے، انہوں نے آپ کو سلسلہ قادریہ اور نقشبندیہ میں خلافت دی۔ ازاں بعد آپ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے اور انہوں نے بھی آپ کو خوب نوازا اور بہت سے عملیات کی بھی اجازت دے دی۔

تصنیفی خدمات

(۱) "فیوضات حسینیہ" پر حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی تقریظ ثبت ہے

(۲) "دعوت الحق" چار سوالوں کا مدلل اور مفصل جواب (سماع، زیارۃ القبور و تدوین حدیث۔

(۳) "زیارۃ القبور" دو تین سو صفحات کی کتاب ہے۔

(۴) "کتاب الوسیلہ" تین سو صفحات

(۵) "نور و بشر" ۷۰ صفحات

(۶) اعفاء اللحی من سنن النبی المصطفٰے المعروف بہ مسنون داڑھی صفحات ۴۰ (مطبوعہ)

ان کے علاوہ "حمد المتعالی علی تراجم صحیح البخاری! (عربی) جلد اوّل کا مسودہ تیار ہو چکا ہے۔

"شرح ترمذی" (عربی) کے بھی تین سو کے قریب صفحات ہو چکے ہیں۔ شرح الیساغوجی، ہدایۃ النحو (پشتو میں) شرح "وضاحۃ النحو" ۵۰۰ کے قریب، زاد الذاکرین، ارشاد السالک الی کلام المالک، کافیہ کی مکمل ترکیب چار پانچ سو صفحات۔ یہ سب غیر مطبوعہ ہیں۔

اولاد میں چھ فرزند ..... سید محمد قاسم، محمد طاہر علی شاہ، سید اطہر علی شاہ، اظہر علی شاہ، سید حسین احمد، طیب علی شاہ ثانی اور دو بچیاں ہیں۔

مولانا سیّد محمد تقویم الحق کاکاخیل

آپ ۱۵ اگست ۱۹۲۶ء کو زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم مدرسہ نصرۃ الاسلام زیارت کاکا صاحبؒ میں حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۹۴۶ء میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

۱۹۴۵ء میں "مولوی فاضل" اور ۱۹۴۷ء میں منشی فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۵۰ء میں میٹرک (صرف انگریزی) ۱۹۵۱ء میں انٹر (صرف انگریزی) ۱۹۵۲ء میں بی۔ اے (صرف انگریزی) کے امتحانات پاس کئے۔

۱۹۶۱ء میں ایم۔ اے عربی کا امتحان جامعہ پشاور سے اول آکر پاس کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔

۱۹۵۲ء میں بطور لیکچرر ملازمت کا آغاز کیا۔ آپ اس وقت پشتو کے پروفیسر اور گورنمنٹ کالج کوہاٹ کے پرنسپل ہیں۔ اور شاہین ٹاؤن سٹریٹ نمبر ۲ پشاور یونیورسٹی میں رہائش پذیر ہیں۔

تصانیف: (۱) تاریخ ادبیات پشتو (۲) پشتو قواعد (۳) مقدمہ دیوان علی خان پشتو۔ (۴) مقدمہ مخزن الپشتو (۵) ترجمہ زبور عجم (منظوم پشتو) وغیرہ آپ کی تصانیف ہیں۔

اولاد: اولاد میں چار فرزند اور تین دختران ہیں۔ ابنا: ارشد۔ تبسم، امجد، احسن۔ ترنم۔

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مردانی

دارالتصنیف رستم، مردان

آپ مولانا محمود الحسن صاحب کے گھر جولائی ۱۹۰۵ء کو تریان باندہ شیر بہادر خان علاقہ سدھوم میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد محمود الحسن صاحب فاضل مظاہر العلوم سہارنپور سے حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۹۱۶ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ اور مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھ کر ۱۹۲۲ء میں علامہ سید محمد انور شاہ رح سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔

۱۹۲۷ء میں "منشی فاضل" کا امتحان پاس کر کے مردان کے ایک قومی سکول میں مدرس ہو گئے۔ ۱۹۳۳ء میں "مولوی فاضل" کا امتحان پاس کیا۔ اور گورنمنٹ ہائی سکول میں مدرس عربی کے طور پر تدریس کرتے رہے۔ ساتھ ہی جمعہ کی تقریر اور درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

۱۹۴۱ء میں صوبہ سرحد کے مدرسین کے صدر منتخب ہوئے۔

۱۹۴۳ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو گئے۔ قیام پاکستان کی تحریک میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو تھانہ رستم پر

پاکستانی جھنڈا آپ کے ہاتھوں سے گاڑا گیا۔

۱۹۴۴ء میں بستی نظام الدین جانا ہوا۔ وہاں سے تبلیغی جماعت کے ساتھ تعلق قائم ہوا۔ اور ۱۹۵۸ء میں چھ ماہ کے لئے عرب گئے۔ اور تبلیغی کام کرتے رہے۔

تصانیف!

۱۔ تفسیر حبیبی مکمل (پشتو) دراصل تفسیر "منار" (عربی) کا ترجمہ ہے۔ (الگ الگ پاروں میں) مطبوعہ۔

۲۔ تشریح بخاری (پشتو) ۔ مطبوعہ۔

۳۔ تبلیغی نصاب (پشتو) مکمل۔

۴۔ تحفہ حج ۔

ان کے علاوہ سیر صحابہ، بنات الرسولؐ، امہات المومنین، مہاجرین، انصار وغیرہ زیر طبع ہیں۔

مولانا حافظ محمد حسن جان مدنی پشاوری

آپ مولانا علی اکبر جان صاحب قریشی کے گھر یکم ذوالقعدہ ۱۳۵۷ھ/۶ جنوری ۱۹۳۸ء بروز پیر "پڑانگ" محلہ میاں کلے، تحصیل چارسدہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم اپنے گھر اور علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ لیا اور ۱۳۷۶ھ میں حضرت مولانا محمد رسول خاں ہزاروی اور مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلوی رح سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک سے فاضل دینیات کا امتحان پاس کیا۔ پشاور یونیورسٹی سے مولوی عالم اور فاضل کے امتحانات تمام امیدواروں میں اوّل آکر اور منشی فاضل کا دوم آکر پاس کئے۔

۷ محرم ۱۳۸۲ھ/۱۱ جون ۱۹۶۲ء کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ میں سعودی حکومت کے وظیفہ پر "قسم عالی" میں داخلہ لیا۔ جامعہ کے ہر امتحان میں دوم آتے رہے اور چوتھے سال کے آخری امتحان — اختبار الشہادۃ النہائیۃ العالیۃ، میں ۴۰۰ نمبر میں سے ۳۹۱ نمبر حاصل کر کے پوری یونیورسٹی میں اوّل آئے اور آخری ڈگری "اللیسانس، الامتیاز بمرتبۃ الشرف الاولیٰ" حاصل کی۔ مدینہ منوّرہ کے عرصہ قیام میں الشیخ عبدالفتاح القاری اور شیخ محمود البخاری سے ۱۳۸۵ھ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ اگست ۱۹۶۶ء کو واپس آئے

دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی چارسدہ پشاور میں بطورِ صدر مدرس آپ کا تقرر ہوا۔ اور ۱۳۹۳ھ تک پڑھاتے رہے۔

۱۳۹۴ھ میں دارالعلوم عربیہ ٹل کوہاٹ میں شیخ الحدیث ہو کر چلے۔

گئے، اب بھی وہیں ہیں۔ دورانِ تدریس پرائیویٹ طور پر ۱۹۷۱ء میں ایم۔اے اسلامیات کا امتحان پشاور یونیورسٹی سے دیا اور ۸۰۰ میں سے ۶۶۱ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں اوّل آئے۔ طلائی تمغہ کے ساتھ صدارتی انعام بھی حاصل کیا۔

آپ کے کئی مقالات "المجتمع" لبنانی رسالے میں شائع ہوئے۔

تصانیف!

۱۔ "النظم الاقتصادیۃ فی الدولۃ الاسلامیۃ"

۲۔ "احسن الخبر فی مبادی علم الاثر"

۳۔ "مقدمۃ فی علوم القرآن"

(زیور طباعت سے آراستہ ہونے والی ہیں)

مولانا حکمت شاہ پشاوری

آپ زاہد گل بن محمد غیاث بن شعیب کے فرزند تھے۔ رمضان ۱۳۲۳ھ کو زیارت کا کا صاحب تحصیل نوشہرہ، پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، پھر "رفیع الاسلام" پشاور میں پڑھنے کے بعد ۴ شوال ۱۳۴۷ھ کو دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ اور مختلف اساتذہ سے پڑھتے رہے۔ ۱۳۵۲ھ میں مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا محمد رسول خان ہزاروی، مولانا محمد اعزاز علی، مولانا سید اصغر حسین، مولانا محمد ابراہیم اور مولانا عبدالحق نافع سے حدیث پڑھ کر فراغت پائی۔ جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ نومبر ۱۹۴۶ء میں محکمہ تعلیم سے متعلق ہوئے۔ اور پھر حکومتی سکولوں میں ایک عرصہ تک تدریس کرتے رہے۔

۱۳۹۲ھ میں حج کی سعادت حاصل کی۔

تصانیف میں معارف الحقائق (عربی) ۴۳۶ صفحات میں پشاور سے شائع ہوئی ہے۔ المراۃ لکشف معانی المقامات، مطبوعہ پشاور۔ فوائد الاعلام اور فوائد الحکمت غیر مطبوعہ ہیں۔

آپ زیارت کا کا صاحب میں دینی خدمات میں مشغول ہیں۔

مولانا حمد اللہ قریشی مردانی

آپ ۱۹۲۱ء کو ڈاگئی ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا عبدالحکیم مولانا محمد صدیق کے بھائی اور دارالعلوم دیوبند کے ممتاز فاضل تھے۔

ابتدائی تعلیم اپنے ماموں قاضی امان اللہ سے حاصل کی، پھر "زروبی" کے مشہور مدرس عالم مولانا حبیب اللہ صاحب سے مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری، حضرت مولانا محمد زکریا، مولانا سعد اللہ اور مولانا منظور احمد سے ۱۳۶۵ھ میں دورۂ حدیث پڑھ کر سندالفراغ حاصل کی۔

تدریس وطن واپس آکر تدریس کا آغاز کیا، پھر ۱۹۶۶ء میں باقاعدہ مدرسہ "مظہر العلوم" کی بنیاد رکھی، جس میں تدریس کے ساتھ اہتمام کی ذمہ داریاں بھی انجام دے رہے ہیں، آپ کے علاوہ اس مدرسہ میں پانچ استاذ بھی تدریس پہ ہیں۔

تصانیف

۱. السیف المبیر۔

۲. البصائر لمنکری التوسل باھل المقابر (عربی)۔

حج ۱۹۷۵ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ اسی دوران شیخ محمود ترکستانی طراز مدرس مسجد حرام نے آپ کو سندالاجازۃ عطا فرمائی۔

اولاد آپ کے چار فرزند ہیں ، بڑے لڑکے سکول میں پڑھ رہے ہیں، باقی چھوٹے ہیں ۔

آپ فنِ تحریر و تقریر میں مہارت رکھتے ہیں ۔ علمِ حدیث کے ساتھ زیادہ مناسبت ہے

مولانا حافظ قاری محمد حمید الدین ہزاروی

۱۸۵۴ ——— ۱۹۵۴ء

آپ حکیم عبد الرحمٰن کے فرزند ہیں ۔ ۱۸۵۴ء میں کوٹ نجیب اللہ ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے ۔

ابتدائی تعلیم والد صاحب سے اور کوٹ نجیب اللہ میں حاصل کی ۔

اعلیٰ تعلیم کیلئے آپ علامہ احمد فاضل دیوبند محدث سکندر پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے تکمیل کی ۔

پھر لاہور جا کر مولانا عبد اللہ ٹونکی سے استفادہ کیا اور کتابت کا فن سیکھا ۔

آپ نے عقدۃ اللآلی بمعروف قانونچہ کھیوالی صرف ونحو پر پنجابی زبان میں ایک کتاب لکھی جو ۱۳۱۵ھ میں شیخ الٰہی بخش تاجر کتب لاہور نے شائع کی درود مستغاث کی شرح اور سیر دنیا آپ کی تصانیف ہیں ۔

آپ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب کے خلیفہ اوّل تھے ۔

قرآن مجید بھی حفظ کرواتے ، فن تجوید وقراءت میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا ۔

۲۸ جنوری ۱۹۵۴ء کو آپ کا وصال ہوا ۔

سوانحی تذکرہ کے مواد کے سلسلہ میں تذکرہ علماء ومشائخ سے مدد لی گئی ہے ۔

مولانا حیدر زمان صدیقی ہزاروی ۱۹۰۷ء / ۱۹۵۲ء

آپ ۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء کو احمد دین صاحب کے گھر "برتھال" متصل ریحانہ، ہری پور، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، دورۂ حدیث کی تکمیل ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۰ء میں دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے کی۔

۱۹۳۰ء میں مسجد قاضیاں پٹھان کوٹ میں خطیب رہے۔ ۲۲ جنوری ۱۹۵۲ء کو ہری پور میں آپ کا انتقال ہوا۔

تصانیف:- (۱) اسلامی نظریہ اجتماع مطبوعہ نفیس اکیڈمی حیدر آباد۔ دکن

(۲) اسلامی نظریہ سیاست: پہلی بار پٹھان کوٹ مکتبہ دین و دانش اور دوبارہ شیخ غلام علی لاہور نے۔

(۳) اسلام کا معاشیاتی نظام، مطبوعہ ۱۹۴۹ء شیخ غلام علی۔

(۴) اسلام کا نظریہ جہاد، بار اوّل ۱۹۴۹ء - صفحات ۱۹۲۔

(۵) تعمیری انقلاب و قرآنی اصول و حکمت ۱۹۵۰ء، صفحات ۲۲۴۔

(۶) جہاد استقلال ملّی - یہ رسالہ تحریک پاکستان کے دوران شائع ہوا۔

مولانا محمد خان زمان ہزاروی

۱۸۸۴ء ـــــــــ ۱۹۶۰ء

آپ ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء کو منڈہار ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے ۔ والد صاحب کا نام محمد الیاس ہے ۔

علاقہ کے ممتاز علماء سے پڑھنے کے بعد ۴ شوال ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء کو دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۲۶ھ تک وہاں پڑھنے کے بعد امروہہ حضرت مولانا سید احمد حسن محدث کی خدمت میں پہنچے اور ۱۳۲۸ھ میں ان سے دورۂ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی ۔

فراغت کے بعد ۱۳۲۸ھ میں جامع العلوم کانپور میں تدریس کا آغاز کیا اور پھر بطور صدر المدرسین آخرِ وقت تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں ۔

تصانیف میں (۱) حل العویص فی شرح التلخیص حصہ اوّل بڑے سائز کے ۱۱۴ صفحات پر ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳ء میں کانپور سے طبع ہوا اور حصہ دوم بڑے سائز کے ۱۲۰ صفحات میں ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۰ء میں ۔

(۲) تہذیب الصرف (۳) تہذیب النحو مطبوعہ ۱۳۳۹ھ کانپور

(۴) شرح اردو کافیہ

۱۹۶۰ء میں آپ کا کانپور ہی میں وصال ہوا ۔

مولانا الحاج رحمان الدین پشاوری

آپ ۱۸۹۷ء کو مولانا حافظ الحاج جمال الدین صاحب کے گھر "پڑانگ" محلہ "میاں کلے" تحصیل چارسدہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ گورنمنٹ پرائمری سکول پڑانگ میں پرائمری میں وظیفہ حاصل کیا۔ ۱۹۱۲ء میں گورنمنٹ مڈل سکول چارسدہ سے مڈل کا امتحان پاس کیا اور ایک سال تک پرائمری سکول پڑانگ میں بحیثیت نائب مدرس پڑھاتے رہے

۱۹۱۳ء میں اپنے والد اور چچا مولانا فضل دین کی خواہش پر باقاعدہ مذہبی تعلیم شروع کی۔ صرف و نحو، فقہ، اصول اور میراث کی کتابیں مولانا عبدالحق ساکن پڑانگ سے پڑھیں۔ جو حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسنؒ کے شاگرد تھے۔ باقی کتابیں مولانا فیض الحکم ساکن پڑانگ فاضل دیوبند سے پڑھیں۔ پھر ابراہیم زئی کے مولانا مہمند سور نشکی کے مولانا سید علی جان مرحوم اور قاضی آباد کے قاضی صاحب سے بھی پڑھتے رہے۔

موضع پڑانگ کے مولانا علی احمد صاحب سے بھی استفادہ کیا۔ نوشہرہ کے مدرسہ بابو میں مولانا سید حسن معروف بہ ڈیری میاں صاحب سے بھی بعض کتابیں پڑھیں۔

پشاور میں دارالعلوم گنج کے مولانا حکیم میاں کاکاخیل، مولانا حکیم عبدالعزیز نوشہروی، مولانا مفتی عبدالرحیم پوپلزئی اور مولانا محمد شاہ ساکن کوٹہ تحصیل صوابی (مردان) سے علم دینیہ و علم طب کی تحصیل کی۔ پھر دارالعلوم گنج پشاور ہی میں مولانا فضل ربانی متھروی پشاوری (م ۱۳۸۸ھ) سے دورہ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ ۱۳۴۰ھ میں دارالعلوم گنج میں دستار بندی ہوئی۔

صوفیانہ مسلک: آپ حضرت مولانا عبدالرحمٰن نقشبندی ساکن بہادر کلی

تحصیل پشاور (م۰ ۱۳۶۰ھ) کے ہاتھ پر شوال ۱۳۵۱ھ بعد از نماز جمعہ بیعت ہوئے اور روحانی اسباق کی تکمیل کے بعد ان کی طرف سے مجاز ہوئے۔

حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی کی طرف سے بھی بائی سلسلوں میں اجازت حاصل ہے۔

تدریس :-

فراغت کے بعد اب تک درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں لگے ہوئے ہیں۔ کافی علماء نے آپ سے تکمیل کی۔ مریدین کی تعداد بھی خاصی ہے۔ کئی مجاز بھی ہیں۔

تصنیفی خدمات :-

۱۔ الدین النصیحۃ مطبوعہ ۲۔ سراج الاحسان لقاری القرآن

۳۔ امراد المشحد الصارم علی حلقوم متخف العالم

۴۔ القاء الحق فی رد نعرۃ الحق ۵۔ تحقیق مسئلہ الدعاء۔

۶۔ انکار الجماعۃ الثانیہ فی مسجد المحلۃ دائماً۔

۷۔ حل مشکلات التصوف ۸۔ حکم امامۃ الفاسق والحاق۔

(۹) تحقیق بعض عبارات الصوفیۃ الکرام ۱۰۔ المیلاد الکبیر۔

(۱۱) جمع المواعظ الحسنۃ ۱۲۔ ہدایۃ الطب۔

۱۳۔ ازالۃ فساد الظاہر یہ عن کلمات اللہ الصادیہ۔

۱۴۔ جمع المجربات فی المعالجات القویہ۔

نمبرا کے علاوہ سب غیر مطبوعہ ہیں۔

مولانا سید محمد زکریا بنوری

۱۲۹۵ھ — ۱۳۹۵ھ

آپ ۱۲۹۵ھ کے لگ بھگ پشاور میں مولانا سید مزمل شاہ بنوری کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی وانتہائی تعلیم کے اساتذہ کا علم نہیں ہوسکا اور نہ سالِ فراغت معلوم ہوسکا ہے۔ ذریعہ معاش تجارت رہا، آخرِ عمر کے تیس سال یادِ خدا میں گزارے۔

علمی مقام آپ کے بارے میں مولانا سید محمد یوسف بنوری تحریر فرماتے ہیں کہ "ایک دفعہ ۱۳۴۶ھ میں حضرت امام العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی زیارت کی غرض سے تشریف لائے۔ ان دنوں حضرت شیخ مجھے اپنی کتاب "ضرب الخاتم علی حدوث العالم" پڑھاتے تھے۔ درس میں بیٹھ گئے اور تقریر سنتے رہے۔ اس وقت اتفاق سے علم کلام کا مسئلہ "خلق افعال عباد" جو مشکل ترین مسئلہ ہے، زیرِ بحث آیا۔ شیخ نے تقریر فرمائی اور مشکلات سلجھاتے رہے۔ درمیان میں حضرت والد صاحب سوالات کرتے۔ حضرت شیخ جوابات دیتے رہے۔ فراغتِ درس کے بعد حضرت شیخ نے دریافت فرمایا حضرۃ! علمی مشغلہ کب سے متروک ہے؟ فرمایا پچیس برس ہوئے، حضرت شیخ نے تعجب سے سنا اور پھر مختلف مجالس میں بارہا فرمایا کہ ان کے والد کا علمی مشغلہ پچیس سال سے متروک ہے، لیکن معلومات عمدہ اور تازہ۔ امام العصر جیسے علمی سمندر کی داد کتنی وزنی ہے۔

تصنیفی خدمات

عربی، فارسی، اردو تینوں زبانوں میں عمدہ مصنف تھے۔ "مطالع الانوار فی اہل بیت النبیؐ المختار"۔ عربی میں اور ایضاح المشکلات اردو میں جس میں وحدت الوجود، وحدۃ الشہود وغیرہ مشکلات تصوف اور مشکلاتِ کلام پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں۔ دو جلدوں میں تحریر فرمائی ہیں۔ اپنے خوابوں کو جمع کیا ہے۔ "المبشرات" نام رکھا ہے اور تعلیقات میں ان کی تعبیر "عبیر المسرات" کے نام سے لکھی ہیں۔ مسئلہ روح ونفس کا مقالہ مجلس علمی (کراچی) نے طبع کرادیا ہے۔

تین چیزوں سے محبت! فرماتے تھے کہ مجھے تین چیزوں سے محبت ہے! اللہ تعالےٰ سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی خوابوں سے۔ ۱۶ سال کی عمر سے بیس سال کی عمر تک ۱۰۰ مرتبہ سے زیادہ رسول پاکؐ کی خواب میں زیارت بابرکت سے شرف یابی ہوئی اور آخر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

وصال

۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ / ۵ جون ۱۹۷۵ء دن کے پونے دس بجے بروز جمعرات آپ کا کراچی میں وصال ہوا۔ اور وہیں تدفین ہوئی۔

مولانا سید محمد یوسف بنوری "بصائر و عبر" میں لکھتے ہیں کہ "والدِ مکرم کی وفات حسرت آیات صرف ایک والد کی مرثیہ خوانی نہیں، بلکہ علم و عرفان کا مرثیہ ہے۔ ایک صاحب کرامات وخوارق عارف باللہ کا ماتم ہے۔ ایک محققِ روزگار کا نوحہ ہے۔ ایک فیلسوف عصر کا غم ہے۔ ایک اولوالعزم وجود کی جدائی پر اظہارِ حزن ہے۔ مجاہدات وریاضیات میں مصروف رہنے والی عظیم شخصیت کا درد والم ہے۔ ایک صاحب کمال مُعمّر کا نوحہ ہے۔ ایک باخدا صاحب مکارم اخلاق جودوسخا، ہمت وشجاعت کا نالہ وشیون ہے۔ ایک لو شہ اتقین صوفی صاحب صدق وصفا کی جدائی وفراق کا درد وغم ہے۔ ایک عاشق رسولؐ کا درد واضطراب

ہے۔ حقائق ومعارف کے عالم کی مرثیہ خوانی۔ شریعت اسلامیہ کے یگانۂ روزگار فاضل کے لئے نالہ وفریاد ہے۔ طریقت وحقیقت کے واقفِ رموز کا حزن وغم ہے۔ والد ماجد کیا تھے۔ ایک گمنام ہستی جس نے ایک عالم اپنے اندر سمیٹ رکھا تھا۔ [1]

تاریخہائے وصال مولانا محمد احمد تھانوی نے چند تاریخہائے وصال لکھی ہیں، جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔ تاریخہائے وصال مولوی حاجی زکریا بنوری

۱۹۷۵ء

۲۔ ماہرِ علوم عقلیہ ونقلیہ مولانا محمد زکریا بنوری رحمتہ اللہ جل مجدہ لابد۔

۱۹۷۵ء

۳۔

وقاھم اللّٰہ شر ذالک الیوم [2]

۱۹۷۵ء

---

[1] مولانا محمد یوسف بنوری: "بصائر وعبر" بینات کراچی رجب ۱۳۹۵ھ ص ۲ تا ۱۱

[2] مولانا محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر: تاریخہائے وصال۔ بینات کراچی۔ شعبان ۱۳۹۵ھ۔ ص ۱۲

مولانا محمد زمان جدون (۱۸۹۶ء - ۱۹۷۹ء)

آپ ۱۸۹۶ء کو "ڈھیری کہیال" تحصیل ایبٹ آباد، ہزارہ میں جناب فیض اللہ خاں صاحب کے گھر پیدا ہوئے، پیدائشی نام کرم خاں ہے، مگر محمد زمان کے نام سے شہرت پائی۔ نسباً پٹھان (جدون) ہیں

دورۂ حدیث حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سے مظاہر علوم سہارنپور میں پڑھا۔

علم طب کی تحصیل و تکمیل مولانا حکیم عطاء اللہ دہلوی (ملتان) سے کی۔

بیعت کا تعلق حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی شریف سے ہے۔

ایک عرصہ تک جامع ٹوبہ ٹیک سنگھ (لائلپور) اور جامع لورالائی بلوچستان میں خطیب رہے۔

تصانیف!

۱۔ گلدستہ وعظ (کافی ضخیم اور معلوماتی مسودہ ہے)

۲۔ "کتاب روحانی عملیات"۔

۳۔ "طبی مجربات" آپ کی قلمی تصانیف ہیں۔

مولانا سرفراز خاں صفدر صاحب

شیخ الحدیث نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

آپ ۱۹۱۴ء کو جناب نور احمد خان بن گل احمد خاں کے گھر "ڈھکی چیڑاں" داخلی کڑمنگ بالا، علاقہ کونش تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ قومیت کے لحاظ سے سواتی (پٹھان) ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی، پھر سیالکوٹ اور ملتان کے علماء سے استفادہ کیا۔ ازاں بعد انوار العلوم گوجرانوالہ کے صدر مدرس مولانا عبد القدیر صاحب سے پڑھتے رہے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے اپنے چھوٹے بھائی مولانا صوفی عبد الحمید صاحب کے ہمراہ دار العلوم دیوبند پہنچے اور ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۱ء میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سے دورہ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔

فراغت کے بعد چودھری فخر الدین اور ماسٹر کرم دین کی دعوت پر گکھڑ (گوجرانوالہ) تشریف لائے اور جامع کی خطابت کے ساتھ تدریس کا آغاز کیا۔ اس دوران ہمیشہ بیس پچیس طلبہ آپ سے پڑھتے رہے۔ ۱۳۷۰ھ کو نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں آپ کا تقرر ہوا۔ اور اب کئی سال سے دورۂ حدیث پڑھا رہے ہیں۔ ۱۹۴۳ء سے آپ گورنمنٹ ٹریننگ سکول گکھڑ میں ..... درس قرآن دیتے ہیں۔
۱۹۶۹ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حج کی سعادت بخشی۔

تبلیغی خدمات! جامع گکھڑ کے علاوہ ملک کی اہم تبلیغی کانفرنسوں

میں آپ کے عالمانہ خطاب ہوتے ہیں۔

تصنیفی خدمات !!

تدریس کے ساتھ اللہ نے آپ کو لکھنے کی اعلیٰ صلاحیتیں عطاء فرمائی ہیں۔

آپ کی تصانیف ہیں۔

(۱) احسن الکلام حصہ اوّل و دوم (۲) راہ سنت

(۳) علم غیب (۴) صرف ایک اسلام چراغ کی روشنی،

گلدستہ توحید، راہ ہدایت، آنکھوں کی ٹھنڈک، مسئلہ قربانی،

آئینۂ محمدی، مقام حضرت امام ابوحنیفہؒ، باب جنت، دل کا سرور،

تبلیغ اسلام، انکارِ حدیث کے نتائج، عیسائیت کا پس منظر، طائفہ

منصورہ، ...... بانی دارالعلوم دیوبند، تحقیق الدعاء بعد از نماز جنازہ، چالیس دعائیں

...... مرزائی کا جنازہ اور مسلمان، درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ،

نماز مسنون مع اذکار و ادعیہ، الکلام الحاوی علی الطحاوی، شوقِ حدیث،

مسئلہ طلاق ثلاثہ، حکم الذکر بالجہر، مسئلہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبارات

اکابر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

لڑکوں میں سب سے بڑے مولانا زاہد الراشدی ہیں۔ جنہوں نے احسن الکلام

کا خلاصہ " اطیب الکلام " کے نام سے کیا ہے۔

مولانا سمیع الحق

آپ دارالعلوم حقانیہ کے اولین طالب علموں میں سے ہیں۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۷ء تک یہیں پڑھتے رہے۔

۱۹۵۷ء ہی میں فراغت حاصل کی اسی سال شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی سے تفسیر پڑھ کر سند حاصل کی۔

۱۹۵۸ء سے دارالعلوم حقانیہ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

۱۹۶۴ء میں پہلی بار حج کی سعادت نصیب ہوئی اور اس دوران میں بہت سے اکابر سے استفادہ کرتے رہے اور کئی بزرگوں سے حدیث کی اجازت بھی حاصل کی۔

ستمبر ۶۵ء سے آپ ماہنامہ "الحق" کے مدیر چلے آرہے ہیں۔

۱۹۶۸ء میں ڈھاکہ میں "قرآن اور تعمیر اخلاق" کے موضوع پر ایک فاضلانہ مقالہ پڑھا جو بعد میں شائع ہوا۔ اس کے علاوہ "اسلام اور عصر حاضر" آپ کے علمی مقالات کا مجموعہ ہے۔ نیز "کاروانِ آخرت" آپ کے ماہنامہ الحق" میں شائع ہونے والے تعزیتی اداریوں کا ایک عمدہ مجموعہ ہے۔ آپ اردو اور عربی میں بے تکلف لکھتے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالحق شیخ الحدیث کے وصال کے بعد دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم بھی آپ ہی ہیں۔

مولانا مفتی سیّاح الدین پشاوری

آپ سرحد افغانستان کے مشہور بزرگ حضرت شیخ رحمکار کاکا صاحب (م ۱۰۶۳ھ) کی اولاد میں سے ہیں۔ مولانا حکیم حافظ سعد گل کے فرزند ہیں۔ ۸ شوال ۱۳۳۴ھ / ۸ اگست ۱۹۱۶ء قصبہ زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم مدرسہ نصرۃ الاسلام اور پھر سرکاری لوئر مڈل سکول میں حاصل کی، ۱۹۳۰ء میں یہاں سے فارغ ہو کر جامع مسجد زیارت کاکا صاحب کے امام و خطیب مولانا قاضی عبد السلام صاحب (خلیفہ مولانا اشرف علی تھانوی) سے صرف، نحو، ادب، اور منطق کی کتابیں پڑھیں، کچھ کتابوں کا درس مولانا عبد الحق نافع گل سے بھی لیا۔ پھر مولانا سعد اللہ کاکاخیل فاضل دیوبند سے ۱۹۳۳ء تک پڑھتے رہے۔ پھر ۱۳۵۲ھ میں مولانا عبد الحق نافع کے ہمراہ دارالعلوم دیوبند پہنچے اور باقی تمام علوم و فنون کی کتابیں دارالعلوم کے اساتذہ سے پڑھیں۔ شعبان ۱۳۵۶ھ/اکتوبر ۱۹۳۷ء میں بخاری و ترمذی مولانا سید حسین احمد مدنی سے، ابو داؤد مولانا اصغر حسین اور کچھ حصہ مولانا مفتی محمد شفیع سے، شمائل اور ترمذی اور ترمذی جلد ثانی مولانا اعزاز علی سے۔ مسلم مولانا محمد ابراہیم بلیاوی سے موطا امام مالک مولانا مفتی محمد شفیع سے، موطا امام محمد مولانا عبد الحق کاکاخیل سے نسائی مولانا مفتی ریاض الدین سے، ابن ماجہ مولانا قاری محمد طیب سے اور طحاوی شریف مولانا سید شمس الحق افغانی سے پڑھ کر دورہ حدیث کا امتحان دیا اور ۸۵ طلبہ میں اول آئے اور انعامات حاصل کئے۔ پھر کوہاٹ اور اس کے بعد مدرسہ عزیزیہ بھیرہ ضلع سرگودھا میں تدریس کی۔ پھر ۱۹۴۲ء میں دارالعلوم دیوبند میں برائے تدریس تشریف لے گئے، کچھ عرصہ کے بعد پھر مدرسہ عزیزیہ واپس آ کر تدریس اور افتاء کے ساتھ

ہفتہ وار ضیاء الاسلام میں لکھنا شروع کیا، یکم دسمبر ۱۹۴۶ء کو لائلپور مدرسہ اشاعۃ العلوم میں تدریس کا آغاز کیا اور اب تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔

آپ نے علمی موضوعات پر بیشمار علمی مقالات سپرد قلم کئے ہیں۔ ان کے علاوہ تذکرہ حضرت شیخ رحمکار رح آپ کی مستقل تصنیف ہے۔ آپ ایک مضبوط مدرس عالم ہیں۔ اور پورے ملک میں اپنی خدمات کے لئے مشہور ہیں۔

وصال!

۱۹۸۷ء میں آپ کا وصال ہوا۔

محمد شریف اللہ خاں سواتی

۱۸۹۹ء — ۱۹۷۹ء

آپ مولانا مفتی فقیہہ اللہ خاں کے فرزند ہیں۔ عالی گرامہ دنیک بچیل سوات میں پیدا ہوئے،
میاں یوسف زئی پٹھان تھے، بچپن ہی میں والدین کے سایۂ شفقت سے محروم ہو گئے۔ آپ کی پرورش
آپ کے ماموں مولانا حنیف اللہ خاں (قاضی ریاست دیر) نے کی اور درس نظامی کی کتابیں بھی پڑھائیں۔

۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں مدرسہ عالیہ رامپور میں داخلہ لیا اور نو سال زیر تعلیم رہ کر مولانا فضل حق سے سند الفراغ
حاصل کی۔ پھر دارالعلوم دیوبند میں بخاری شریف تبرکاً مولانا محمود حسن سے پڑھی۔

آپ نے ارشاد العلوم رامپور، مدرسہ رکنیہ لاہرپور لکھنؤ، مدرسہ عالیہ فتح پوری میں تدریسی خدمات
ادیں۔ فتح پوری میں پہلے نائب صدر مدرس اور پھر صدر مدرس ہو گئے۔ ساتھ ہی مدرسہ رحمانیہ دہلی
میں پڑھاتے رہے۔ اس دوران آپ سے سینکڑوں طلبہ نے استفادہ کیا۔ ان میں مشہور اہلحدیث عالم محمد
گوندلوی اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی جیسے افراد شامل ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد آپ لاہور میں مقیم ہوئے اور مدرسہ غزنویہ، جامعہ سلفیہ (فیصل آباد)
مدرسہ اشرفیہ (لاہور) مدرسہ نصرۃ الحق (لاہور) اور جامعہ مدنیہ (لاہور) میں اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔
آپ نے ایف اے اور بی اے کے فارسی نصاب پر امدادی کتب لکھی ہیں۔ ان کے علاوہ عربی زبان میں بھی ان
کا کلام موجود ہے۔

۳۱ اگست ۱۹۷۹ء بروز جمعہ آپ کا انتقال ہوا اور میانی شریف میں تدفین ہوئی۔

مولانا محمد شعیب مردانی

آپ مولانا میر حسین کے فرزند ہیں۔ یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے والد کے
علاوہ مولانا عبدالکریم اور مولانا شائستہ گل سے تعلیم حاصل کی۔ حدیث کی سند ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۵
میں مولانا نصیر الدین غور غشتوی سے حاصل کی۔ آپ نے تحریک پاکستان میں قائدانہ کردار ادا کیا
اور اس سلسلہ میں بڑی بڑی تکلیفیں بھی برداشت کیں۔ آپ کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۲۹ء سے
ہوتا ہے۔ ۱۹۲۶ء تک کانگریس کے پلیٹ فارم سے کام کرتے رہے۔ اس دوران میں
آپ جمیعتہ علماء سرحد کے ناظم اعلیٰ بھی رہے

۹ مارچ ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے، اور سرحد مسلم لیگ کے صدر رہے۔
پلیٹ فارم سے آپ کی خدمات کو قائد اعظم محمد علی جناح نے بھی ایک خط میں سراہا۔ ۲۳ مارچ
۱۹۳۸ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں کلکتہ میں شرکت کی، اور یہاں بھی قائد سے
کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ کلکتہ کے سٹیشن ہوڑہ سے قائد اعظم کو ایک عظیم الشان جلوس میں لے
جایا گیا اور مولانا جلوس کی گاڑی میں ان کے ہمراہ تھے۔

آپ نے علامہ شبیر عثمانی کی قیادت میں اس علاقہ میں تحریک پاکستان کے لیے
بہت کام کیا۔

۵ مارچ ۱۹۵۰ء کو مولانا کا ایک رسالہ "اعصابی جنگ اور اسلام" شائع ہو کر
آزاد قبائل میں تقسیم ہوا۔ اس کے علاوہ بھی کئی مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

۱۳ مئی ۱۹۵۰ء کو آپ کو مردان کا ضلعی خطیب مقرر کیا گیا۔ آپ کوئی تیس چالیس
سال سے دینی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں۔

۱۷ ارفروری ۱۹۵۵ء کو آپ نے ہفت روزہ " قیادت " نکالا ۔ جواب تک
جاری ہے ۔

ستمبر ۱۹۶۲ء میں آپ نے اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ میں تربیتی کورس مکمل کیا
اور علامہ سید شمس الحق افغانی سے بہت استفادہ کیا ۔ اور ان سے سندالاجازۃ بھی
حاصل کی ۔

آپ نے ۱۹۶۰ء میں مردان میں " عیدگاہ " بھی بنوائی ۔

۸ ار اگست ۱۹۶۲ء کو مولانا عبدالمالک نقشبندی کے ہاتھ پہ بیعت کی اور ۶ ستمبر
۱۹۶۲ء کو بمقام کراچی ان سے خلافت حاصل کی ۔

مولانا میاں محمد شفیق قاضی خیلی

آپ ۳۰ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۲ء کو قاضی خیل چارسدہ ضلع پشاور میں جناب الحاج میاں شاہ شرف صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم کا آغاز مولانا عماد الدین صاحب سے ہوا۔ پھر آزاد اسلامیہ ہائی سکول اتمان زئی میں آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ پھر ایک سال مدرسہ عربیہ رنڑ میں تعلیم حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۷ شوال ۱۳۵۶/۲۱ دسمبر ۱۹۳۷ء دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور نو سال کے عرصہ میں دارالعلوم دیوبند سے سند الفراغ حاصل کی، درس نظامی کی سند کا نمبر ۱۵۷ ہے۔ شعبہ تجوید کی سند کا نمبر ۳۱۵۲ ہے، وہیں علم قرأت کی تحصیل کی۔ شعبہ طب کی سند کا نمبر ۱۶۳۳ ہے، اور جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سے بھی سند حاصل کی۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو یہ تمام سندات لے کر وطن آئے۔

اپریل ۱۹۵۱ء میں جامع چارسدہ کے خطیب مقرر ہوئے۔

۲۴ شوال ۱۳۷۰ھ/۲۹ جولائی ۱۹۵۱ء کو دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ رجسٹرڈ قائم کیا اور دوسرے سال سے ہی مشکوٰۃ شریف تک کی کتب زیر درس رہیں۔ ۱۲ ... تک یہاں تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۲۷ شوال ۱۳۸۳ھ/۱۱ مارچ ۱۹۶۴ء کو چارسدہ سے چھ میل دور بمقام "سرڈھیری" میں دارالعلوم دینیہ" قائم کیا جس میں موقوف علیہ تک کی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔

دو سال لائلپور میں تدریس کی۔

انگریزی سکولوں کی طرح دینی طرز پر ایک ادارہ "جامعہ عالمیہ اسلامیہ" کی ۱۰ شوال ۱۳۹۱ھ/۲۸ نومبر ۱۹۷۱ء کو "فضل آباد منگاہ" میں بنیاد رکھی، جو اد

بھی چل رہا ہے، آپ علاقہ کے بی۔ڈی ممبر، میلاد کمیٹی چارسدہ کے صدر رہ چکے ہیں۔
شفائی دواخانہ چارسدہ کے تحت ۱۶ سال تک کامیاب مطلب کر چکے ہیں۔
مذکورہ بالا تین مدارس کا اہتمام آپ کے پاس ہے۔
تبلیغی جماعت کے ساتھ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی حیات سے لیکر اب تک گہرا تعلق قائم ہے۔
اولاد میں مولوی محمد حسین، (رشید احمد، شبیر احمد دونوں جڑواں تھے فوت ہو گئے) محمد صدیق اور محمد الیاس ہیں۔ دونوں حفظ کر رہے ہیں۔
بیعت کا تعلق کئی بزرگوں سے ہے جن میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی اور حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔
اکابر میں سے اپنے علاقے کے معروف بزرگ مولانا فضل واحد المعروف بہ حاجی ترنگ زئی صاحب سے غازی آباد میں آپ کی ملاقات ہوئی انہوں نے آپکے عالم باعمل ہونے کی دعا فرمائی تھی۔
ادارہ تبلیغ اسلام چارسدہ کی طرف سے آپ نے چالیس سبق نامی کتاب پشتو میں شائع کی، کئی اور مسودے بھی تیار ہو رہے ہیں۔

مولانا سیّد شمس الحق صاحب افغانی

آپ قصبہ ترنگزئی، تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے ایک علمی خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل عالم ہیں۔ آپ پاکستان کے چوٹی کے صاحب سواد اور استعداد علماء میں سے ہیں. گیارہ سال تک ریاست ہائے متحدہ بلوچستان، قلات، فاران، مکران اور لس بیلہ کے وزیر معارف شرعیہ (وزیر تعلیم) رہ چکے ہیں۔ بیسیوں مدرسوں میں اعلیٰ تدریسی فرائض انجام دے چکے ہیں۔ صاحب نسبت بزرگ ہیں۔ تین سلسلوں میں مجاز بیعت ہیں۔ جیّد عالم اور بہترین مصنف ہیں۔ آپ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں، اس کا حق ادا کر دیتے ہیں۔

اکابر علمائے دیوبند کی یادگار ہیں۔ اس پیرانہ سالی اور مصروفیت کے باوجود درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مصروف ہیں۔ ہم آئندہ سطور میں ان کی زندگی کی ایک جھلک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اور اللہ رب العزّت سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک انہیں تا دیر سلامت رکھیں اور مزید علمی خدمات کی توفیق بخشیں اور ہم مسلمانوں کو ان کی برکات سے محروم نہ فرمائیں (آمین ثم آمین)

قمری سن کے مطابق آپ ۷/ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ اور سکول کے ریکارڈ کے مطابق آپ ۵ ستمبر ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے۔

نام و نسب نام شمس الحق رکھا گیا۔ آپ سیّد جلال الدین حیدرؒ کی اولاد سے ہیں جن کا سلسلہ "حسینی" مولانا اعجاز الحق صاحب قدوسی کی کتاب "صوفیائے پنجاب" کے صفحہ ۵۱۵ پر درج ہے۔ مختصر سلسلہ نسب یہ ہے شمس الحق ابن مولانا غلام حیدرؒ ابن مولانا خان عالم ابن مولانا سعد اللہؒ آپ کے والد مولانا غلام حیدرؒ مولانا عبد الحلیم لکھنوی کے شاگرد

تھے۔ علوم دینیہ میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ پشتو اور فارسی زبان کے بلند پایہ
اور صاحب طرز شاعر تھے۔ ان کے کلام میں عالمانہ شان اور صوفیانہ رنگ جھلکتا ہے۔
آپ کے پر دادا مولوی سعد اللہ صاحب مجاہد کبیر حضرت مولانا سید احمد شہید بریلوی
کے خلیفہ تھے۔ ان ہی کی امارت میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا تھا۔
مشہور سوانح نگار جناب غلام رسول مہر نے اپنی کتاب "سیرت احمد شہید" میں
خلفاء کی فہرست میں چوتھے نمبر پہ ان کا نام نامی تحریر فرمایا ہے۔ ابتدائی تعلیم
اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ ۲۸ جولائی ۱۹۰۹ء کو پرائمری سکول میں داخلہ لیا۔ اور
۱۹۱۳ء میں فارغ ہوئے۔ بعد ازاں سرحد و افغانستان کے مختلف مشاہیر علماء سے
تمام فنون کی تکمیل کر کے، تکمیل حدیث کے لئے امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور
شاہ کشمیریؒ کی خدمت میں پہنچے۔ ۱۹۲۰ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور
۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں سند فراغ حاصل کی۔ حدیث کے علاوہ دارالعلوم
دیوبند میں "علم طب" کی بھی تکمیل کی۔

تبلیغی خدمات

جون ۱۹۲۲ء میں حج بیت اللہ و زیارت حرمین شریفین سے
مشرف ہو کر واپس ہندوستان تشریف لے آئے۔ اس
مبارک سفر سے واپس آئے تو ہندوستان میں "شدھی تحریک" زوروں پہ تھی۔
دارالعلوم دیوبند نے "شردھانند" کے فتنۂ ارتداد اور شدھی تحریک کی روک تھام
کیلئے جو پچاس مبلغین راجپوتانہ بھیجے۔ ان کی قیادت و سرپرستی آپ کے سپرد کی گئی۔
تبلیغ کا مرکز آریہ سماج کے خلاف شہر آگرہ محلہ ڈھولی کھار میں قائم کیا گیا۔ یہ تبلیغی
کوششیں اس قدر کامیاب ہوئیں کہ راجپوتانہ کے ہزاروں برائے نام مسلمانوں
کو پختہ مسلمان بنا کر ارتداد سے بچا لیا۔ آپ کی مخلصانہ اور موثرانہ تبلیغی مساعی کی
وجہ سے ہزاروں ہندو حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ انہوں نے چوٹی کٹوائی۔ یہ سیروں

بال بطور یادگار دارالعلوم دیوبند بھیجے گئے۔ آریوں کے مختلف مشہور مناظرین کو عام جلسوں میں عبرت ناک شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ پنڈت رام چندر، دلیپ سنگھ، اور خود شردھانند میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جب فتنہ ارتداد کے خاتمہ پر کامیابی کے ساتھ واپسی ہوئی تو دارالعلوم دیوبند کی طرف سے ایک جلسہ منعقد ہوا، جس میں علامہ انور شاہ کشمیری اور علامہ شبیر احمد عثمانی تشریف فرما تھے۔ ان کے ارشاد پر آپ نے تبلیغی حالات و کوائف پر ایسی جامع تقریر فرمائی کہ ان بزرگوں نے دل کھول کر دعائیں دیں۔

کم و بیش ایک سال تک دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں نادر کتب کے مطالعہ میں مصروف رہے۔ اسی طرح حج کے موقع پر آپ کا قیام حجاز میں تقریباً نو یا دس ماہ رہا۔ اس دوران میں بھی آپ نے سلطان عبدالحمید خاں کے "مکتبہ حمیدیہ" میں اپنا وقت قیمتی اور نادر کتب کے مطالعہ میں صرف فرمایا۔

تدریسی خدمات

آپ کی علمی اور تدریسی زندگی کا مختصر سا خاکہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس سے آپ کی علمی عظمت دشان کے سمجھنے میں مدد ملے گی۔

- صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم، کھڈہ کراچی ۱۳۴۱ھ۔
- صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ، لاہور ۱۳۴۶ھ۔
- صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد جھنڈہ سندھ۔
- وزیر معارف ریاست قلات ۱۹۴۹ء
- دوبارہ وزیر معارف قلات ۱۹۴۷
- صدر شعبہ تفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور ۱۹۶۳ء
- صدر مدرس مدرسہ ارشاد العلوم قنبر علی خاں لاڑکانہ سندھ ۱۳۴۲ھ۔

- صدر مدرس دارالفیوض ہاشمیہ سجاول سندھ ۱۳۵۰ھ۔
- مدرس اعلیٰ و شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند ۱۹۴۵ء
- صدر مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ۱۹۴۴ء۔
- شیخ التفسیر والحدیث اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ ۱۹۶۲ء۔

وزارت تعلیم ۱۹۳۹ء میں آپ کو ریاست ہائے متحدہ بلوچستان قلات کے والی کی طرف سے وزارت تعلیم کی پیشکش کی گئی؛ چنانچہ اکابر دیوبند کے مشورہ پر آپ نے یہ پیشکش قبول فرمائی اور اسی سال آپ نے قلمدان وزارت سنبھالا۔ آپ کے وزارت میں آنے سے ریاست کے شعبہ ہائے قضا میں جان پڑ گئی۔ تمام تنازعات کا فیصلہ حدود از بعد قرآن و سنت کی روشنی میں کیا جانے لگا۔ ریاست کے عوام کو خوشی و اطمینان کی زندگی ملی۔ اس ذمہ دارانہ منصب پر آپ ۱۹۳۹ء اور تہ پاکستان ۱۹۴۷ء۔ ۱۹۵۵ء تک پورے گیارہ سال فائز رہے۔ ان سالوں میں آپ نے قوم و ملت کی جی بھر کر خدمت کی۔ اسی دوران میں آپ نے قضا اور افتاء کے متعلق فقہ اسلامی سے چیدہ چیدہ اصول منتخب کر کے ایک کتاب معین القضاۃ والمفتین عربی زبان میں لکھی اور اہل علم سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اس میں اسلامی قوانین کو بحوالہ کتب جدید طرز پر بشکل دفعات مرتب کیا ہے اس کتاب پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے جمعیۃ العلماء ہند نے قرارداد کے ذریعہ مبارکباد بھیجی جو اخبار الجمعیۃ اور رسالہ الصدیق میں چھپی۔ یہ کتاب افغانستان، ترکی، عراق، مصر، لبنان، اور شام والوں نے طلب کی اور بغداد تا رتیشن میں اس کی ایجنسی قائم ہوئی۔

وزارت تعلیم سے استعفیٰ ۱۹۵۵ء میں ون یونٹ بن جانے کے بعد بظاہر مشاہرہ اور منصب بدستور قائم تھا، لیکن وزارت

کا عہدہ قانوناً ممکن نہ تھا۔ اور شرعی فیصلہ پر ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں اپیل کی گنجائش باقی رہ سکتی تھی اور جس کے ارکان شرعی قانون کی پوری واقفیت نہ رکھتے تھے، اس لئے آپ نے استعفیٰ دے دیا، حالانکہ استعفیٰ نہ دینے کی صورت میں بڑی تنخواہ اور بڑی پنشن سے آپ مستفید ہو سکتے تھے۔ لیکن آپ نے غیر عالم دین کو عالم دین کے فیصلہ پر حق اپیل دینے کو شان و وقارِ شریعت کے خلاف سمجھ کر مالی فائدہ کو نظر انداز فرما دیا، بقول شاعر ے

اس کے سوا جہاد کے معنی ہیں اور کیا۔
اسلام کا وقار بڑھاتے ہوئے چلو

تصنیفی خدمات

(۱) آپ کی ایک عربی کتاب "معین القضاۃ والمفتین" کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

(۲) شرعی ضابطہ دیوانی :- یہ اردو زبان میں ہے۔ اس میں اسلامی فقہ کے تمام دیوانی قوانین دفعات کی صورت میں جمع کئے گئے ہیں۔ ملک کے ممتاز قانون دان اے کے بروہی نے اسے بے حد پسند کیا اور طلب فرمائی۔ مذکورہ بالا دونوں کتابیں مکتبہ صدیقیہ ملتان سے مل سکتی ہیں۔

(۳) علوم القرآن :- اردو زبان میں ہے۔ مہتمم مدرسہ فاروقیہ بہاول پور نے اسے شائع کیا۔ یہ کتاب پشاور یونیورسٹی ایم اے اسلامیات کے نصاب میں داخل ہے۔

(۴) "ترقی اور اسلام" :- یہ کتاب پشاور اور لاہور میں شائع ہو چکی ہے اور اس کا بنگالی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

(۵) سوشلزم اور اسلام! :- جامعہ اسلامیہ بہاول پور اور مفتی عبدالغنی صاحب بہاول پور نے چھاپی ہے۔

(۶)۔ "سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کا موازنہ اسلام سے": مولانا عبدالرحمٰن صدیقی صاحب نوشہرہ صدر پشاور والوں نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ لاہور سے طبع کروائی ہے۔

۷۔ اسلام دین فطرت ہے! } یہ دونوں کتابیں مجلس تحفظ ختم نبوت
۸۔ اسلام عالمگیر مذہب ہے! } احمدپور شرقیہ نے شائع کروائی ہے۔

۹۔ "عالمی مشکلات اور اس کا قرآنی حل" ناشر جامعہ اسلامیہ بہاولپور۔

۱۰۔ "مدارس کا معاشرہ پر اثر": ناشر جامعہ اسلامیہ بہاولپور۔

۱۱۔ "معدن السرور فی فتوی بہاولپور" } مولوی معدن چارسدہ پشاور
۱۲۔ "متنازعہ مسائل کا حقیقی حل" }

۱۳۔ "آئینہ آریہ": مطبوعہ لاہور ۱۹۳۵ء اس میں مضبوط دلائل سے آریہ سماج کی تردید کی گئی ہے۔ یہ کتاب نایاب ہے۔

۱۴۔ تصوف اور تعمیر کردار:۔ شائع کردہ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان لاہور

۱۵۔ "اسلامی جہاد":

۱۶۔ کمیونزم اور اسلام" (اردو) اس کا بنگالی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

۱۷۔ "احکام القرآن": } یہ کتابیں زیر طبع ہیں۔
۱۸۔ "مفردات القرآن": }

۱۹۔ "مشکلات القرآن": }
۲۰۔ "حقیقت زمان و مکان" } یہ کتابیں زیر طبع ہیں
۲۱۔ "التنقیح الشذی علی جامع الترمذی" }

ان کتابوں کے علاوہ آپ کے علمی اور تحقیقی مضامین پاکستان کے جرائد و مجلات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ زیادہ تر "انوار مدینہ" اور "الحق" میں لکھتے ہیں۔

موتمر عالم اسلامی کوالمپور میں شرکت

حضرت مولانا نے کئی ایک بین الا[قوامی]
کانفرنسوں میں شرکت کر کے
پاکستان کا وقار دنیائے اسلام میں بلند کر دیا ہے ۔ موتمر عالم اسلامی کوالالمپو[ر]
ملائشیاء میں بحیثیتِ پاکستانی وفد کے ایک رکن کے شرکت فرمائی اور "تعدد
ازواج" کے مسئلہ پر ایسی عالمانہ بحث فرمائی کہ آپ کے علمی دلائل کو عالم اسلا[می]
کے علمائے تسلیم کیا اور رمضان و عید کے ثبوت کے لئے رویت پر مدار رکھنا اور حسا[ب]
پر نہ رکھنے کے بارے میں بھی آپ کے دلائل کی روشنی میں فیصلہ ہوا کہ "تعدد ازواج"
درست ہے اور رمضانیت ، وعیدیت کا مدار رویت پر ہے نہ کہ حساب پر ، اسی
طرح موتمر عالم اسلامی اسلام آباد میں آپ نے سود ، بیمہ ، انشورنس کی کمیٹی کے
سامنے جب ..... مضبوط دلائل پیش فرمائے ، تو عالم اسلام کے علماء عش عش کر اٹھے
آپ نے دلائل مضرت کچھ ایسے انداز سے بیان فرمائے کہ عالمی علماء نے ان کے حرام
ہونے کا فیصلہ آپ کے دلائل کے مطابق دے دیا ۔ ان کانفرنسوں میں آپ
کی نمائندگی کا عالمی ریکارڈ موجود ہے ۔

صوفیانہ مسلک

سلسلہ قادریہ میں آپ اپنے والد مولانا غلام حیدر مرحو[م]
سے بیعت ہوئے ۔ پھر حضرت مولانا غلام مح[مد]
صاحب دین پوری رح سے اس کی تکمیل کر کے خلافت حاصل کی ۔

سلسلہ نقشبندیہ میں مجاز بیعت

سلسلہ نقشبندیہ سرزمین حجاز
میں شیخ عثمانی جامع الطریقتہ
النقشبندیہ والقادریہ علاؤالدین عراقی ، بیارہ ضلع سلیمانیہ سے حاصل کیا
چونکہ یہ صحبت تقریباً آٹھ ماہ تک رہی ، اس لئے حضرت نے اجازت بیعت
بھی مرحمت فرمادی جو آپ کے پاس مہر شدہ محفوظ ہے ۔

سلسلہ چشتیہ صابریہ کی بیعت حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے، اور اجازت حضرت مفتی محمد حسنؒ سے حاصل ہوئی۔ یہ سب "سلاسل سلسلۂ علماء ربانی" مطبوعہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں موجود ہیں، من شاء فلیراجع

آپ کے چند مشاہیر تلامذہ

آپ کے تلامذہ کا سلسلہ بہت وسیع ہے اور دور دراز تک پھیلا ہوا ہے۔ ان چند مشاہیر تلامذہ کا ذکر کیا جاتا ہے جو اب بھی دین محمدی کی اشاعت میں شب و روز مصروف عمل ہیں۔

۱۔ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی۔ کراچی۔
۲۔ مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب استاذ الحدیث خیر المدارس ملتان
۳۔ مولانا محمد شریف صاحب استاذ اعلیٰ خیر المدارس ملتان
۴۔ مولانا نور محمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ ہاشمیہ سجاول۔ کراچی
۵۔ مولانا فضل احمد صاحب شیخ الحدیث مظہر العلوم کھڈہ کراچی
۶۔ مولانا عبدالکریم صاحب شیخ الحدیث نجم المدارس کلاچی۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔
۷۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب شیخ الحدیث تعلیم القرآن، راولپنڈی۔
۸۔ مولانا عبدالرؤف صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
۹۔ مولانا مجاہد الحسینی صاحب خطیب جامع مسجد کلاں۔ فیصل آباد
۱۰۔ حضرت مولانا قاضی عبدالحئی چن پیر صاحب ہاشمی سابق استاذ جامعہ اسلامیہ بہاول پور، خطیب مرکزی جامع مسجد حویلیاں۔ ہزارہ
۱۱۔ مولانا لطافت الرحمٰن صاحب سواتی استاذ جامعہ اسلامیہ بہاولپور۔
۱۲۔ مولانا حافظ محمد الیاس صاحب خطیب مسجد شوالیاں لوہاری منڈی لاہور۔
۱۳۔ مولانا علی اصغر صاحب عرفانی خطیب نیلا گنبد لاہور

یہ حضرت مولانا کی زندگی کی ایک جھلک ہیں ویسے مولانا کی شخصیت اس سے کہیں بلند ہے۔ عربی شاعر نے بجا کہا ہے۔

وانّی وان اکثرت فیہ مدائحی
فاکثر مما قلت ما انا تارک

ماخذ و مصادر (۱) ماہنامہ الحق (۲) اسلام اور سوشلزم کا مقدمہ (۳) سیرت سیّد احمد شہید از مولانا غلام رسول مہر (۴) حضرت موصوف کا ارسال کردہ مواد (۵) مقدمہ بخاری از مولانا لطافت الرحمٰن صاحب (۶) سلاسل سلسلہ علمائے ربّانی (۷) اسلامی تعلیمات، حضرت مولانا عبدالحئی چن پیر صاحب اور مولانا کی تصانیف، مشاہیر علماء دیوبند ج ۱

۲۱ جون ۱۹۷۳ء کو جامعہ اسلامیہ سے سبکدوش ہو کر آبائی وطن آ گئے ہیں۔

مولانا قاضی شمس الدین ہزاروی

آپ ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء کو کوٹ نجیب اللہ، ہری پور، ہزارہ میں مولانا فیروز الدین صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی مولانا صدر الدین اور علاقہ کے علماء سے حاصل کی، اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ امینیہ دہلی میں داخلہ لیا اور ۱۳۵۵ھ میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ فراغت کے بعد ۴ سال تک "درویش" ہری پور ہزارہ میں تدریس کی۔

۱۳۶۰ھ میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف ضلع میانوالی کے ہاتھ بیعت ہوئے اور مجاز طریقت قرار پائے۔

تصانیف!!

۱۔ داڑھی کی اسلامی حیثیت، صفحات ۸۶ اردو، عربی ترجمہ غیر مطبوعہ۔
۲۔ سیرۃ خلفائے اسلام ۱۰۶ صفحات مطبوعہ، مکتبہ احرار اسلام ملتان۔
۳۔ مسئلہ رویت ہلال۔
۴۔ بے باک محاسبہ
۵۔ مصنوعی آواز کی کہانی۔
۶۔ عیسائی تبلیغ کے خفیہ گوشے، شائع ہو چکی ہے

مولانا شیر زمان ہزاروی

۱۸۹۱ء — ۱۹۷۲ء

آپ لقہ، تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں جناب لطف اللہ خاں سواتی کے گھر پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم کے حصول کیلئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے کر اوّل سے آخر تک تمام کتب پڑھیں، ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء کو شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ سے دورہ حدیث پڑھ کر سندِ فراغت حاصل کی۔ پھر مختلف مدارس میں تدریس کرتے رہے۔ ۱۹/دسمبر ۱۹۲۱ء کو مدرسہ عالیہ سلہٹ میں تدریس پہ مامور ہوئے اور ۲۶ سال تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں، آخر میں ۹ ماہ تک وہاں کے مدیر بھی رہے، ۱۹۴۷ء کو وہاں سے واپس وطن آئے۔ ۱۱/ستمبر ۱۹۷۲ء کو لقہ میں انتقال ہوا۔ بیعت کا تعلق حضرت شیخ الہند سے تھا۔

تصانیف!

(۱) انتباہ الرقود فی حل سنن ابی داؤد (صرف کتاب الصلوٰۃ صفحات ۲۴۰) قلمی

(۲) فرحت القاری علیٰ صحیح البخاری صفحات ۱۶۸ (قلمی)

آپ عزیز الرحمٰن، سعید الاسلام، امین الاسلام، اور ولی اللہ خاں صاحبان کے والد محترم تھے۔

مولانا قاضی صدر الدین ہزاروی

۱۹۰۱ء ——— ۱۹۷۸ء

آپ مولانا فیروزالدین صاحب کے فرزند تھے۔ ۱۹۰۱ء کو "درویش" ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی، پھر شاہ محمد کے مولانا سکندر علی فاضل مظاہر العلوم اور مولانا حمید الدین مانسہروی فاضل دیوبند سے پڑھنے کے بعد غور غشتی میں مولانا قطب الدین تلمیذ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے پڑھتے رہے، مدرسہ عالیہ رامپور میں مولانا فضل حق سے منطق، فلسفہ، اور علم تفسیر کی تکمیل کی حدیث کے لئے بھوپال کا سفر کیا۔ اور وہاں مولانا محمد قاسم نانوتوی کے شاگرد مولانا بشیر احمد سے تکمیل کی۔

چار سال تک حیدر آباد دکن میں تدریس کی، پھر اپنے وطن "درویش" میں علمی خدمات انجام دیں۔ اور آخر میں ریلوے اسٹیشن ہری پور کے متصل مسجد و خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ کی بنیاد رکھی۔ اور آٹھ کنال کے قطعہ زمین پر مسجد، مدرسہ، اور مہمان خانہ کی عمارتیں تعمیر ہوئیں۔

سلوک کی تکمیل حضرت مولانا احمد خان صاحب سے کی۔ اس سلسلہ کو آگے چلایا اور اس طرح آپ کے کئی خلفاء ہیں۔

آپ کی تصانیف میں عقائد اسلام (طبع دوم)، اور مکتوبات صدریہ [illegible]

خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔

اولاد میں آپ کے ایک ہی فرزند مولانا قاضی محمد عبدالدائم آپ کے بعد دینی کاموں میں مشغول ہیں ۔ اور انہوں نے بھی اپنے والدگرامی کا سوانحی تذکرہ "حیاتِ صدریہ" کے نام سے ۲۲×۱۸/۸ سائز کے ۲۶۴ صفحات میں سپردِ قلم کیا ہے ۔ جو ۱۹۸۲ء میں لاہور سے چھپا ہے ۔

قاضی عبدالدائم عربی ، اردو کے شاعر بھی ہیں ۔

مولانا محمد صدیق ڈاگئی مردان

۱۲۵۴/۱۳۳۷ھ ۱۸۳۸/ ۱۹۱۹ء

آپ ۱۲۵۴/۱۸۳۸ء کے قریب مولوی رحمت اللہ صاحب کے گھر "ڈاگئی" مردان میں پیدا ہوئے

ابتدائی تعلیم گھر پر اور علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے رامپور سے ہوتے ہوئے دارالعلوم دیوبند پہنچے اور دورۂ حدیث حضرت مولانا محمود حسن شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھ کر سند حاصل کی،

فراغت کے بعد وطن واپس آئے۔ اور ۴۰ سال تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دے کر ۸۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

آپ نے "شرح ہدایۃ الحکمۃ" کی شرح بنام "صدیقیہ" لکھی ہے۔ جو مطبوعہ ہے۔

مولانا محمد طاسین صاحب ہزاروی

ناظم مجلس علمی، کراچی۔

آپ ۱۹۲۳ء "درگڑی"، تحصیل ہری پور ہزارہ میں جناب عبدالرحمٰن صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے حسن پور ضلع مرادآباد میں مولانا ولی احمد صاحب برہانوی کیمبلپوری سے درس لیا۔ ۱۹۴۳ء میں تکمیل جامعہ اسلامیہ امروہہ میں حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب تلمیذ علامہ مولانا محمد قاسم نانوتوی سے کی، انہی سے بیعت کا تعلق بھی ہے۔ فراغت کے بعد اسی مدرسہ میں ۵ سال تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۹ء میں رباط العلوم الاسلامی، کراچی کے ناظم رہے، پھر دارالعلوم کراچی میں ایک سال تدریس کی، ۱۹۵۱ء میں مجلس علمی کراچی سے منسلک ہو گئے۔

تصانیف!

۱۔ خطباتِ ماثورہ ۔ مجلس علمی مع اردو ترجمہ۔

۲۔ اسلامی معاشیات

۳۔ اسلامی نظام حیات پر مسودے تیار ہیں

آپ کے علمی مقالات اکثر علمی رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

۴۔ اسلام اور زراعت

مولانا محمد طاہر صاحب، پنج پیر، مردان شیخ الحدیث والتفسیر

دارالقرآن، پنج پیر، تحصیل صوابی، ضلع مردان

آپ ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۷ء کو پنج پیر تحصیل صوابی، ضلع مردان میں جناب غلام نبی
ن آصف خاں کے گھر پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی،
اں بعد حضرت مولانا حسین علی صاحب سے تفسیر اور حدیث کا درس لیا، پھر ان ہی
لے ارشاد پر حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی کیمبلپوری سے دورہ حدیث
ڑھا۔ پھر مولانا حسین علی صاحب سے صحاح ستہ کے بعض مقامات کا درس لیا۔
ر وحانی اسباق اور روحانی ذکر اذکار کا طریقہ سیکھا۔ فلسفہ حکمت کی کتب کا درس
لانا غلام رسول ساکن انہی ضلع گجرات سے لیا۔ علمی پیاس بجھانے کے لئے دارالعلوم
دیوبند پہنچے اور وہاں کے اساتذہ سے خوب خوب استفادہ کیا۔ ۱۹۳۲ء میں دارالعلوم
دیوبند سے فراغت پائی۔ مولانا اعزاز علی صاحب کے ارشاد پر مدرسہ منبع العلوم
اؤدی ضلع بلند شہر میں ایک سال تدریس کی۔ ۱۹۳۸ء کو حج کے لئے جانا ہوا، وہاں
مولانا عبید اللہ سندھی رح سے قرآن مجید، حجۃ اللہ البالغہ اور طبقات کا درس لیا۔

۱۳۵۷ھ سے پنج پیر میں اپنے اساتذہ کے ارشاد پر تفسیر و حدیث کا درس
دینے میں مشغول ہیں۔ قاطع بدعات ہیں۔

تصانیف

۱۔ ضیاء النور! صفحات ۳۰۸ مطبوعہ منظور عام پریس پشاور
۲۔ البصائر للمتوسلین بالمقابر۔ صفحات ۱۹۶
۳۔ نیل السائرین فی طبقات المفسرین صفحات ۳۶۸

۴ ۔ سمط الدرر فی الآیات والسور صفحات ۴۵۲ بار چہارم مکتبہ علمیہ لاہور

۵۔ الانتصار لسنتہ سید الابرار

۶۔ النشاط من حیلۃ الاسقاط۔ بار دوم حمیدیہ پریس پشاور صفحات ۶۶

۷۔ اصول السنتہ لردّ البدعۃ (عربی) حمیدیہ پریس پشاور 〃 ۱۳۲

۸۔ الرسالۃ البیضاء فی مسئلۃ الدعاء 〃 〃 〃

۹۔ الرسالہ فی الترديد المصافحۃ لعید العیدین 〃 〃 〃

۱۱۔ حقیقۃ مودودی

۱۲۔ الحواشی علی البخاری

۱۳۔ مرشد الحیران الی فہم القرآن

۱۴۔ العرفان فی اصول القرآن ۲۰۰ صفحات

۱۵۔ تیسر القرآن الکریم وترجمتہ بالافغانیۃ۔

۱۶۔ البرہان فی اصولِ القرآن

مولانا قاری محمد عارف ہزاروی

ایم۔اے ایم۔او ایل خطیب مسجد ہاسٹل گنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

آپ ۱۹۳۷ء کو ڈھیری کہیال، تحصیل ایبٹ آباد، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ قومیت کے لحاظ سے پٹھان ہیں۔ "رجوعیہ" سے لوئر مڈل کا امتحان پاس کر کے مدرسہ "احیاء العلوم" جامع دوڑ حویلیاں ہزارہ میں داخلہ لیا اور اس کے صدر مدرس حضرت مولانا قاضی عبدالحی چن پیر صاحب سے عربی صرف ونحو اور منطق کی کتابیں پڑھیں پھر جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور میں مولانا سید غذی شاہ صاحب فاضل دیوبند سے پڑھتے رہے۔ اسی دوران جامعہ پنجاب سے "مولوی عالم میٹرک اور فاضل عربی" کے امتحانات پاس کئے۔ فاضل عربی اورینٹل کالج سے کیا، جب یہاں سے حضرۃ مولانا محمد رسول خاں صاحب ہزاروی جامعہ اشرفیہ کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کیا۔

فراغت کے بعد جامعہ فتحیہ اچھرہ میں پانچ سال تک مختلف علوم وفنون کی کتابیں زیر درس رہیں۔ اسی دوران انٹر اور بی۔ اے کے امتحانات پاس کئے۔

۱۹۶۴ء میں گنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں بطور امام وخطیب آپ کا تقرر ہوا۔ ہاسٹل کی اس مسجد میں درس قرآن کا آغاز کیا جو اب تک جاری ہے

اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی میں باقاعدہ داخلہ لے کر ایم۔ اے ۔ ۔ ۔ امتحان ۱۹۶۶ء میں ایم۔اے اسلامیات ۱۹۶۷ء میں ایم۔اے اردو ۱۹۶۹ء میں ایم۔اے فارسی ۱۹۷۰ء میں پاس کئے ۱۹۷۲ء میں یونیورسٹی نے ایم۔او۔ ایل کی ڈگری عطا کی۔ روایت حفص کا نصاب قاری محمد شاکر انور، قاری سلطان اللہ

اور قاری عبدالرحمٰن ڈیروی صاحبان سے مکمل کیا۔ اور پھر قاری عطاء اللہ صاحب سے قرأتِ سبعہ کی تکمیل کی۔

اولاً علم طب کی تحصیل حضرت مولانا حکیم عبدالحکیم صاحب فاضل دیوبند سے کی۔ پھر باقاعدہ طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا، اور "فاضل الطب والجراحۃ" کے آخری سال میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

آپ ایک اچھے خطیب اور اچھے مصنف ہیں۔ راقم کے بڑے بھائی ہیں۔

تصانیف

۱۔ الہمزیۃ النبویۃ ــــ مصر کے قومی شاعر احمد شوقی کے نعتیہ قصیدہ کا اردو ترجمہ وتشریح میں راقم کے ساتھ ان کا تعاون رہا ہے۔

۲۔ قصائدِ حسانؓ! شاعرِ رسولؐ حضرت حسانؓ کی زندگی اور شاعری، ان پانچ قصیدوں کا اردو ترجمہ وتشریح جو ایم۔ اے عربی پنجاب یونیورسٹی کے نصاب میں داخل ہیں۔

۳۔ اربعین نووی! ترجمہ وتشریح مع مقدمہ تدوین حدیث وحجیت حدیث ۱۲۸ صفحات مجلد

۴۔ جواہر الحدیث! برائے اثر ــــ ۴۰ حدیثوں کا اردو ترجمہ وتشریح۔ پاکستان بک سنٹر اردو بازار لاہور

۵۔ فلسفہ اسلامی عقائد وعبادات۔! بڑی عجیب کتاب ہے۔ مطبوعہ۔

۶۔ قدوری (کتاب الصلوٰۃ) ترجمہ وتشریح۔

۷۔ سورۃ البقرہ ترجمہ وتشریح زیرِ طبع۔

۸۔ جواہر الحدیث حصہ دوم۔

مولانا عبداللہ بیٹھوار ہزاروی

۱۸۶۷ء — ۱۹۴۰ء

آپ "صہار" نزد دھمتوڑ، ایبٹ آباد، ہزارہ میں پیدا ہوئے درسیات کی تکمیل مولانا سکندر علی فاضل مظاہر العلوم سہارنپور سے کی، چند سال ہری پور سکول میں عربی کے استاذ رہے۔ پھر مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں چھ سال اور "علی خان" میں آخری وقت تک تدریس کرتے رہے۔ آپ کی صرف ایک تصنیف " قرع اللبیب علی سمع الخطیب " ہی کا علم ہوا ہے، جو مولوی فضل الرحمٰن خطیب جامع مسجد اہلحدیث ہری پور کے رد میں لکھی گئی، مطبوعہ ہے۔ مولوی عبدالقادر جامی کی کتاب تفریح الجنان فی تفسیر ام القرآن پر آپ کی تقریظ بزبان عربی و اردو شائع ہوئی ہے۔

مولانا قاضی محمد عبداللہ ہزاروی

۱۸۸۸ء ——— ۱۹۷۹ء

آپ خانپور کے مشہور علمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ۔ آپ مولانا قاضی محمد بن
غلام حسن کے فرزند ہیں ۔ ۵ ستمبر ۱۸۸۸ء کو پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم گھر پہ حاصل کی ۔ پھر
حافظ محمد رمضان پشاوری سے سند الفراغ حاصل کی ۔ اسلامیہ ہائی سکول پشاور سے ۱۹۰۷ء میں
میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کر کے وظیفہ حاصل کیا ۔ ایڈورڈ کالج پشاور سے ۱۹۰۹ء
میں ایف ۔ اے کیا، ۱۱-۱۹۱۰ء میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے جے ۔ اے ۔ وی کے امتحان
میں اوّل آکر تمغہ حاصل کیا ۔ دو سال بعد ایس ۔ اے ۔ وی پاس کر کے ۱۵ سال تک محکمہ تعلیم
میں پشاور، کوہاٹ، بنوں، مردان اور ایبٹ آباد میں تدریس کی، اسی دوران ۱۹۲۱ء میں پنجاب
یونیورسٹی سے بی ۔ اے کرنے کے بعد ۱۹۲۲ء میں اسی یونیورسٹی سے ایم ۔ اے (عربی) کیا ۔ علیگڑھ
مسلم یونیورسٹی سے ۱۹۲۴ء میں ایل ۔ ایل ۔ بی کی ڈگری درجہ اوّل میں حاصل کی ۔ پھر مانسہرہ
میں قانونی ورزش کرتے رہے ۔ آخر ۱۹۷۳ء میں پریکٹس چھوڑ کر خانہ نشین ہو گئے ۔ عیدین
کی نمازیں خانپور پڑھایا کرتے تھے ۔

راقم الحروف کے ساتھ بہت ہی شفقت سے پیش آیا کرتے تھے ۔ اور علمی تعاون سے
بھی دریغ نہیں کرتے تھے ۔ عمدہ اخلاق کے مالک تھے یتیموں کی پرورش کیا کرتے اور اس
میں خوشی محسوس کرتے تھے ۔ ان کی اہلیہ نے کئی یتیم لڑکیوں کی پرورش کر کے اپنے مال
سے ان کی شادیوں کا بھی سارا انتظام کیا ۔

آپ کی تصانیف میں "تذکرہ علمائے خانپور" ہے ۔ جو مکتبہ سلفیہ شیش محل
روڈ لاہور کے اہتمام سے ۴۲۸ صفحات میں شائع ہوا ہے ۔

دوسری کتاب "لطش قدیر بر مہر منیر" ہے۔
ان کے علاوہ ایک عربی رسالہ زیارۃ القبور کا اردو ترجمہ بھی کیا جسے آپ کے چچا قاضی عبدالاحد نے بہت پسند کیا تھا۔
۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ / ۲۰ اپریل ۱۹۷۹ء کو ۹۱ سال کی عمر میں اپنے رب سے جا ملے۔
اللھم اغفرلہٗ وارحمہ وادخلہ فی جنّت النعیم ۰

مولانا سید عبداللہ قطب شاہ عباسی مردانی ۱۸۵۰ء ۱۹۳۴ء

آپ ۱۸۵۰ء کو حبیب شاہ صاحب کے گھر "طورو" ضلع مردان میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے علماء سے حاصل کی، پھر بھوپال میں تکمیل کر کے سند حاصل کی، سعودی عرب بھی گئے، وہاں کے علماء سے بھی استفادہ کیا، واپسی میرٹھ آئے اور وہاں تدریس اور تصنیف کرتے رہے۔ پھر وطن واپس آئے، صاحبزادہ عبدالقیوم کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ اسلامیہ کالج کی تحریک کے دوران ان کے دست دباز دبنے۔ ۱۹۱۲ء میں جب اسلامیہ کالج پشاور کی تاسیس ہوئی۔ تو آپ اس کے پہلے ڈین (اسلامیات) مقرر ہوئے۔ ۱۹۳۴ء تک تدریس کرتے رہے، اس دوران نمونیہ کے حملہ سے آپ کا ۱۹۳۴ء میں انتقال ہوا اور موضع "معیار" میں "مڑ چندو بابا" میں آپ کی تدفین ہوئی۔

تصانیف

(۱) اسماء القرآن ۲۲×۱۸ سائز کے ۴۰ صفحات، ۱۸۹۹ء کو مطبع ادم میرٹھ میں طبع ہوئی، اس کتاب میں کلام اللہ کے ۷۶ ناموں کی تشریح کی گئی ہے۔

(۲) رسالہ حدیقۂ عرفان! اس میں ایمان کے ۷۷ شعبوں کا بیان ہے۔

(۳) نجوم القرآن فی اطراف القرآن کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

(۴) شرح شعب الایمان (۵) ہدیۃ القراء ۲۲×۱۸ سائز کے ۵۲ صفحات۔ علم تجوید کی درسی کتاب مقدمہ جزری کی فارسی نظم میں شرح ہے۔ ان میں سے اکثر تصانیف آپ کے پوتے الحاج رشید احمد باچا پرنسپل گورنمنٹ کالج مردان کے پاس ہیں۔

جناب مولانا عبدالحق صاحب

شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک پشاور

آپ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ بروز اتوار جنوری ۱۹۱۰ء کو جناب حاجی معروف گل صاحب کے گھر اکوڑہ خٹک ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم علاقہ میں حاصل کی، پھر طورو (ضلع مردان) کے مولانا عنایت اللہ اور مولانا عبدالجلیل صاحب سے بھی پڑھتے رہے۔ ۱۶ برس کی عمر میں اس علاقہ میں ملا حسن تک کی کتابیں پڑھیں۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے آپ نے ہندوستان کا رخ کیا، پہلے میرٹھ اور امروہہ کے مدارس میں تعلیم حاصل کی پھر ۱۳۴۷ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۵۲ھ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ آپ کی سند کا نمبر ۱۵۱۱ ہے۔ آپ کے دوسرے اساتذہ میں حضرت مولانا محمد رسول خان صاحب ہزاروی اور مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی بھی شامل ہیں۔ پھر ۱۳۶۲ھ تا ۱۳۶۶ھ دارالعلوم دیوبند میں اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔

شعبان کی چھٹیوں میں واپس وطن آئے تو ملک کی تقسیم کی وجہ سے جانہ
سکے اور دارالعلوم حقانیہ کی متوکلاً علی اللہ بنیاد رکھی، اسی تقسیم والے سال میں
وہ طلبہ جو ہندوستان کے مدارس میں زیر تعلیم تھے دورۂ حدیث کی تکمیل کے
لئے آپ کے پاس پہنچ گئے۔ رفتہ رفتہ آپ کی مخلصانہ محنت وخدمت
رنگ لائی اور آج یہ دارالعلوم پاکستان کے ممتاز دارالعلوموں میں شمار ہوتا ہے
تین ہزار کے قریب طلبہ اس سے سندالفراغ حاصل کرکے مختلف مقامات
پر تدریسی اور تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔
آپ نہایت متقی اور صالح بزرگ ہیں۔ علاقہ کے علماء وعوام آپ کا بیحد
احترام کرتے ہیں۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جمعیۃ کے فیصلہ پر بامر مجبوری
قومی اسمبلی کا انتخاب لڑا جس میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو کامیاب فرمایا۔
قومی اسمبلی میں آپ کی تقاریر "حق" کی ترجمانی کرتی ہیں۔ ان کا ایک مجموعہ "دلیل سحر"
کے نام سے لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

تصنیفی خدمات

۱۔ مقامِ صحابہ ومسئلہ خلافت وشہادت۔
۲۔ دعواتِ حق۔
۳۔ علم کے تقاضے۔ اور اہل علم کی ذمہ داریاں۔
۴۔ صیامِ رمضان۔
۵۔ ناموسِ رسالتؐ۔
۶۔ دعواتِ حق۔ ۷۔ ترمذی شریف کی شرح حقائق السنن
بیعت کا تعلق شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے ہے۔

پاک و ہند میں آپ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔

اولاد

اولاد میں جناب مولانا سمیع الحق استاذ دارالعلوم حقانیہ و مدیر الحق،
مولانا حافظ انوار الحق ایم اے۔

آپ کے بارے میں لکھا گیا ہے:
مولانا عبدالحق صاحب پشاوری!

۱۳۵۲ھ میں دارالعلوم دیوبند سے پڑھ کر فارغ ہوئے۔ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہ سے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی اور پھر مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند میں تقریباً دس سال درس و تدریس کی اہم خدمات انجام دیں۔ دارالعلوم میں آپ نے اعلیٰ کتابوں کا درس دیا۔

ملک کی تقسیم کے بعد سے آپ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور میں شیخ الحدیث اور مہتمم کی حیثیت سے اہم اور عظیم الشان خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ میں آپ دورۂ حدیث شریف کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ فراغت کے بعد سے اب تک تقریباً ایک بڑی تعداد طلبہ کی آپ سے دورۂ حدیث شریف پڑھ کر فارغ ہو چکی ہے۔ اعلیٰ اور اوسط درجہ کی کتابیں پڑھنے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔

مدرسہ تعلیم القرآن اکوڑہ خٹک اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مولانا کی قائم

کی ہوئی ایسی درسگاہیں ہیں جو علم وعرفان کے بہترین مرکز ہیں۔ اور ہزارہا تشنگانِ علو
ان سرچشموں سے اپنی پیاس بجھا رہے ہیں، اس کے علاوہ مولانا نے صوبہ سرحد
اور قبائلی علاقوں میں دارالعلوم حقانیہ کی بیسوں شاخیں قائم کیں۔

مولانا موصوف پاکستان کے اطراف واکناف میں دینی، سماجی، علمی اور سیاسی
موضوعات پر تقاریر کر کے ملت کے فکر و ذہن کی تعمیر کا اہم اور مبارک کام انجام
دے رہے ہیں، مولانا کی سماجی اصلاح کی کوششیں بہت کامیاب ثابت ہوئیں
چنانچہ بہت سی غیر اسلامی رسوں کو آپ نے مسلمانوں میں سے ختم کرایا۔

تربیت اخلاق کے سلسلہ میں حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کے
دستِ حق پرست پر بیعت ہیں۔"[1]

---

[1] دفتر تنظیم دارالعلوم دیوبند : دارالعلوم : اکتوبر : ۱۹۶۴ء
صفحہ ۴۴، ۴۵

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے ممتاز علمائے حقانی میں شمار ہوتے تھے۔

انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم پائی، انہوں نے جن اساتذۂ کرام سے تعلیم حاصل کی وہ اپنے دور کے آفتاب و ماہتاب تھے۔

فراغت تعلیم کے بعد انہوں نے دارالعلوم ہی میں ایک عرصہ تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔ اس دوران میں ان سے پڑھنے والوں کی تعداد بلاشبہ ہزاروں میں ہے۔ قیام پاکستان کے بعد انہوں نے اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور میں دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی اور اس کی تعمیر و ترقی میں رات دن ایک کر دیا، چنانچہ آپ کے اس دارالعلوم سے پڑھ کر نکلے ہوئے علماء بھی ہزاروں میں ہیں، اور آج ملک اور بیرون ملک دینی و علمی خدمات انجام دینے میں مشغول ہیں۔

حضرت مولانا مضبوط مدرس عالم دین تھے، اور انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ قال اللہ و قال الرسول میں بسر کیا، ان کا علم بھی مضبوط تھا اور اس پر عمل بھی قابل قدر اور خوب تھا۔

حضرت کی شخصیت میں اتنی تواضع تھی کہ انہیں دیکھ کر اکابر کی یاد ہو جاتی تھی۔ انہوں نے بھرپور زندگی گزاری۔ سیاست کے میدان میں بھی ان کی شان نرالی تھی۔ کلمۂ حق کے اظہار میں نہ کسی سے دبے نہ ڈرے، اس کا اندازہ آپ ان کی تقاریر سے ہوتا ہے جو آپ نے اسمبلی میں کیں، وہاں بھی علم اور علماء کی قدر بڑھائی۔

آپ کا انداز گفتگو اتنا پیارا ہوتا تھا کہ دل موہ لیتا تھا۔ آپ ایک عمدہ خطیب
اور بہترین مصنف بھی تھے۔ آپ کے مواعظ کے مجموعے اس قابل ہیں کہ
بار بار پڑھے جائیں۔ ترمذی شریف کی ایسی شرح لکھی جو "حقائق السنن" ہے
مولانا اپنے مولیٰ کے پاس پہنچ گئے مگر اپنے پیچھے اتنے صدقاتِ
جاریہ چھوڑ گئے کہ جن کی وجہ سے آدمی کبھی نہیں مرتا۔ ماشاء اللہ ان کے فرزن
اور تلامذہ برابر ان کے مشن پر چل رہے ہیں۔

ان کا جاری کردہ ماہنامہ "الحق" بھی پوری آب و تاب سے نکل رہا ہے
اور خدمت دینِ حق کے لئے وقف ہے۔

مولانا عبدالحق نافع پشاوری

۱۳۱۳ - ۱۳۹۳ھ — ۱۸۹۵ - ۱۹۷۴ء

آپ ۹ محرم الحرام ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء کو میاں شاہد گل کے ہاں "زیارت کاکا صاحبؒ"، نوشہرہ، پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، تکمیل دورۂ حدیث علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے دارالعلوم دیوبند میں کی۔ فراغت کے بعد کچھ عرصہ نواکھلی بنگال میں تدریس کی پھر ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء کو دارالعلوم دیوبند میں استاذ درجہ عُلیا کے منصب پہ فائز ہوئے اور ۱۵ سال تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔

تقسیم ملک کی وجہ سے وطن آئے، پھر مظہر العلوم کھڈہ کراچی میں ۲ سال، دارالعلوم چارسدہ پشاور میں دو سال، مدرسہ عربیہ اسلامیہ ٹاؤن کراچی میں دو سال تک شیخ الحدیث رہے۔ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ / ۹ جنوری ۱۹۷۴ء بوقت ۴½ بجے شام سخاکوٹ (مردان) "میانگانو کلے" میں وصال ہوا۔

تصانیف !!

آپ کی تصانیف میں انفع المبتدی اور ایضاح فتاوی۔ دونوں کتابیں مطبوعہ ہیں۔

آپ مولانا سید عبداللہ صاحب کاکا خیل، فاضل دیوبند یونیورسٹی استاذ مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کے والدِ محترم تھے۔

مولوی عبدالحق ہزاروی

۱۸۹۵ء ـــــــــ ۱۹۶۹ء

مولوی عبدالحق مولانا محمد الیاس علوی کے فرزند تھے۔ ۱۸۹۵ء کو الولی تحصیل ہری پور
میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ ۱۹۰۶ء میں گورنمنٹ پرائمری سکو
مانک رائے سے پانچویں کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ پھر گاندھیاں (کھلابٹ) کے
مولانا عبداللہ سے پڑھنے کے بعد مظاہر علوم سہارنپور میں داخلہ لیا، اور ۱۳۳۶ھ میں حضر
مولانا خلیل احمدؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

آپ کے دورۂ حدیث میں شریک ساتھیوں میں مولانا بدرِ عالم مہاجر مدنی، مولانا محمد ادریس کاندھ
مولانا عبدالرؤف کامبلپوری، اور مولوی عبدالغفور کامبلپوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

فراغت کے بعد آپ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور میں بطور منشی فاضل
درس و تدریس میں مصروف رہے۔ ساتھ ہی مسجد میں خطابت کے فرائض بھی انجام دیتے ر
آپ کامیاب ترین مدرس اور بلند پایہ محقق تھے۔ آپ کچھ عرصہ پیسہ اخبار سے بھی منسلک
رہے۔ آپ نے ردّالمختار کی جلد اوّل کا "تجرید الشامی" کے نام سے اردو میں ترجمہ کیا
بعد ازاں دوسرے حصّہ کا بھی ترجمہ کیا، یہ مطبوعہ ہے۔

آپ کا ہفتہ کے دن ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو وصال ہوا۔ [1]

---

[1] تذکرہ کا زیادہ تر مواد جناب خواص خان ساکن ہیٹراں سے لیا گیا، نیز محمد شاہد کی کتاب
مظاہر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

مولانا عبدالحکیم مردانی

۱۹۰۵ء ——————— ۱۹۶۴ء

آپ مولانا خلیل الرحمٰن بن مولانا شاہ غریب کے فرزند ہیں۔ ۱۹۰۵ء کو "زردبی" تحصیل
[illegible]بی ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب اور دیگر مقامی علماء سے حاصل کی۔ پھر رامپور میں داخلہ
اور ۱۳۴۸ھ میں فراغت حاصل کی۔ دوبارہ حدیث مولانا نصر الدین غورغشتوی سے پڑھی
فراغت کے بعد رامپور اور سیتاپور (لکھنؤ) میں تدریس کرتے رہے۔ پھر لدنشر
[illegible] درس و تدریس اور خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

قادیانیوں کے خلاف زبردست تقاریر کیا کرتے تھے۔ بہت جوشیلے مقرر تھے۔
[illegible]ریر و تحریر دونوں میں مہارت حاصل تھی۔

آپ کی تصانیف میں افکار المتاولین، شرح مأتہ عامل کا اردو ترجمہ (مطبوعہ) اور
[illegible]یۃ النحو کے ترجمہ کا مسودہ (غیر مطبوعہ) ہیں۔

دو سال بیمار رہ کر ۱۹۶۴ء میں وصال ہوا اور اپنے گاؤں کے قبرستان میں
[illegible]دفن ہوئی۔

اولاد میں ایک فرزند محب الرحمٰن ہیں۔

سوانحی تذکرہ کا مواد مولانا عبدالحلیم صاحب سے براہِ راست لیا گیا۔

مولانا حکیم صوفی عبدالحمید صاحب ہزاروی

آپ ۱۹۱۷ء کو "ڈھکی چیڑاں"، داخلی کڑمنگ، تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں جناب نور احمد خاں صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ مولانا محمد سرفراز خاں صفدر کے چھوٹے بھائی ہیں۔ حصول تعلیم کے سلسلہ میں دونوں بھائی اکٹھے رہے۔ ۱۹۴۱ء میں حضرت مولانا سید حسین مدنیؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔

دار المبلغین لکھنؤ میں فرق باطلہ کے ساتھ فن مناظرہ کی تکمیل علامہ عبدالشکور صاحب سے کر کے سند حاصل کی۔

طبیہ کالج حیدر آباد دکن کے چار سالہ کورس کی تکمیل کر کے سند حاصل کی۔ واپسی پر پہلے گوجرانوالہ میں مطب کیا اور پھر تدریس کا آغاز فرمایا۔ آپ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے مہتمم اور مسجد نور گوجرانوالہ کے خطیب ہیں۔ آپ کے قلم سے کئی کتب کے عمدہ تراجم منصۂ شہود پر آ چکے ہیں۔ ان میں سے (۱) ترجمہ شرح اکبر (۲) ترجمہ اردو الطاف القدس فی معرفۃ لطائف النفس (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی فارسی کتاب کا) (۳) تکمیل الاذہان (عربی) از حضرت شاہ رفیع الدینؒ (۴) اسرار محبت (عربی) از حضرت شاہ رفیع الدینؒ (۵) تفسیر آیت نور (عربی) از حضرت شاہ رفیع الدینؒ (۶) مجموعہ رسائل (فارسی) از حضرت شاہ رفیع الدینؒ (۷) فیوضات حسینی المعروف تحفہ ابراہیمیہ فارسی مع اردو ترجمہ از مولانا حسین علیؒ (۸) دلیل المشرکین (عربی) از مولانا احمد الدین بگوی مع اردو ترجمہ ایضاح المؤمنین بڑے سائز کے ۲۶۰ صفحات اور دمغ الباطل،

مولانا عبدالحمید ارشد ڈیروی

آپ محمد افضل خاں بابر کے فرزند ہیں، ۱۹۰۳ء کو چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں پیدا ہوئے۔

۱۰ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا، ابتدائی کتابیں اپنے والد سے پڑھیں پھر علاقہ کے دیگر علماء سے پڑھتے رہے، پھر مدرسہ نعمانیہ لاہور میں مولانا غلام مرشد سے حدیث پڑھی، ازاں بعد دارالعلوم دیوبند پہنچے اور وہاں ۱۳۵۸ھ میں مولانا حسین احمد مدنی اور دیگر اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔

۱۹۲۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے "مولوی فاضل"، ۱۹۲۷ء میں "منشی فاضل" اور ۱۹۲۸ء میں "ادیب فاضل" اور ۱۹۳۵ء میں پشتو فاضل کے امتحانات پاس کئے۔

الٰہ آباد یونیورسٹی سے فاضل عربی و اسلامیات کا امتحان امتیاز سے پاس کیا۔ پھر ۱۹۲۷ء سے ۱۹۶۵ء تک مختلف سرکاری سکولوں میں پڑھاتے رہے، ۱۹۶۵ء میں حج کیا، کچھ عرصہ جامع محمدی جھنگ اور اورینٹل کالج منصورہ میں تدریس کرتے رہے۔ وہاں سے ۱۹۷۱ء میں واپس آ گئے۔

آپ کی تصانیف میں حدیقۂ ادم (م ۱۹۲۹) ریاض البلاغہ (م/لاہور ۱۹۳۰) نصرۃ القرآن (صفحات ۴۴۲، مطبوعہ کراچی ۱۳۷۸ھ) برکات اسلام ۱۰۴ صفحات مطبوعہ ملتان ۱۳۷۴ھ جذبات دل (مجموعہ کلام۔ اردو، عربی، فارسی) ۱۳۸۵ھ ملتان، والادب الطیب مطبوعہ فیروز سنز لاہور ۱۹۳۸ء، والادب الفائق (۱-۲) غیر مطبوعہ، تفسیر سورۃ الحمد عربی غیر مطبوعہ، نصرۃ الاسلام، مآثر الخلفاء، دعوت الرشاد، کلمۃ الحق اور انوار ارشد ہیں۔

مولانا قاضی عبدالحی چن پیر صاحب ہاشمی ہزاروی

آپ ۴ ستمبر ۱۹۱۸ء کو مولانا قاضی عبدالقادر صاحب کے گھر "رجوعیہ" تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی مولانا قاضی عبدالواحد صاحب سے حاصل کی، پھر جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور میں حافظ مہر محمد صاحب سے پڑھتے رہے۔

دورۂ حدیث کی سند جامعہ عربیہ مفتاح العلوم ملہوالی (کیمبلپور) کے حضرت مولانا نور محمد صاحب تلمیذ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ سے حاصل کی۔ فراغت کے بعد مدرسہ "احیاء العلوم" جامع روڈ حویلیاں، ہزارہ میں بطورِ صدر مدرس کئی سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔

۱۹۵۰ء میں مرکزی جامع مسجد حویلیاں اسٹیشن کے امام و خطیب مقرر ہوئے اور اب تک یہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ اس علاقہ کے قاضی بھی ہیں۔ مئی ۱۹۶۲ء کو اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ میں ۲۵ علماء نے برائے تربیت شرکت کی تھی۔ ان سب میں آپ اوّل آئے۔ پھر وہاں آپ بطور فیلو[1]

---

[1] بعد میں آپ کو لیکچرار لے لیا گیا اور جامعہ اسلامیہ میں علماء کو پڑھاتے ہیں عوام کے شدید اصرار پر واپس حویلیاں آ گئے۔ اب تبلیغی اور اصلاحی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں۔

ے لیا گیا۔ اسی عرصۂ اثناء میں آپ نے

تصانیف! " اسلامی تعلیمات " ! نامی کتاب لکھی جو لبعد میں جامعہ اسلامیہ بہاول پور سے نہایت خوبصورتی کے ساتھ شائع ہوئی۔

۱۸ × ۲۲/۸ کے سائز پر اس کے ۴۴۳ صفحات ہیں۔

۲۔ " العروۃ الوثقیٰ ! " احادیث و دعاؤں کا مجموعہ ، ناشر تعلیم القرآن ٹرسٹ راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔ تعداد۔ ۱۵ ہزار۔

۳۔ مسائل نماز

۴۔ ترجمہ پارہ اوّل (حافظ نذر احمد ، مولانا عنایت اللہ صاحب کے ساتھ آپ بھی شریک رہے ہیں۔ وہی ناشر بیعت کا تعلق آخر میں حضرت مولانا مفتی بشیر احمد پسروریؒ سے ہوا۔ اور ۱۹۷۴ء میں ان کی طرف سے مجاز بھی ہو گئے۔

مولانا عبدالحی نوشہروی ایم۔اے

۱۹۱۳ء

آپ مولانا عبدالغفار صاحب کے فرزند ہیں، نوشہرہ کلاں ضلع پشاور میں ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ بروز دوشنبہ پیدا ہوئے۔

دینی تعلیم کی تکمیل اپنے والد صاحب سے کی، پروفیسر مولانا عبدالحی فاروقی سے بھی استفادہ کیا۔

علوم اسلامیہ میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔

۱۹۵۲ء میں کالج کی ملازمت میں آئے اور پھر مختلف کالجوں میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

تصانیف

آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

۱۔ نماز کی سورتیں — آخری پارہ کی چند سورتوں کی تشریح۔

۲۔ اسوۂ حسنہ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو سادہ اور سلیس زبان میں بیان کیا ہے۔

۳۔ اسلامیات برائے میٹرک پشاور بورڈ کے نصاب کے مطابق لکھی گئی اور کئی بار شائع ہوئی ہے۔

مولانا محمد عبدالحی ہزاروی

"مولانا محمد عبدالحی صاحب ابن جناب میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم ضلع ہزارہ کے ممتاز علمائے دین میں سے ہیں۔ آپ کا اصل وطن قصبہ جاگل تحصیل ہری پور ہے۔ اس وقت آپ راولپنڈی محلہ امام باڑہ میں کامیاب مطب کرتے ہیں۔ شفاخانہ فیض عام کے نام سے آپ کا مطب پورے علاقے میں مشہور ہے۔ آپ ۱۳۴۲ھ میں دارالعلوم سے فارغ ہوئے تھے۔

فراغت کے بعد سب سے پہلے مقام مہتہ ضلع امرتسر کی جامع مسجد میں خطیب رہے ایک سال بعد رام پور منہاراں ضلع سہارنپور کے مدرسہ میں تدریس کا کام کیا، پھر کچھ عرصہ بعد نگینہ ضلع بجنور کی جامع مسجد میں مدرس رہنے کے بعد مدرسہ احیاء العلوم محلہ امام باڑہ شہر راولپنڈی میں مدرس کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے آپ نے درس نظامی کی جملہ کتابیں پڑھائیں اور سینکڑوں تشنگانِ علم کی پیاس بجھائی۔

آپ نے ایک کتاب التبیان الفائز فی الدعا لعبد الجنائز تصنیف کی جو طبع ہو چکی ہے۔

افتاء کے علاوہ آپ ایک کامیاب مناظرہ بھی ہیں۔ آپ جمیعتہ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے بھی ملک وملت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ماخوذ از ماہنامہ دارالعلوم دیوبند

مولانا عبدالدیان کلیم

آپ ۱۵ اراکتوبر ۱۹۲۶ء کو جناب شجاعت خاں صاحب کے گھر میٹھاخیل، نوشہرہ کلاں ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔

۱۹۵۳ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے انعام حاصل کیا۔

۱۹۵۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور پھر منشی فاضل۔۔۔ ۔۔۔۔۔ اور میٹرک کے امتحانات پاس کئے۔ آجکل آپ اسلامیہ کالجیٹ سکول پشاور یونیورسٹی میں اسسٹنٹ ڈین ہیں۔ آپ ہی کی کوششوں سے دارالعلوم دیوبند کی سند ایم۔ اے کے برابر قرار دی گئی ہے۔ آپ کی تصانیف میں تدریس اردو گرامر! صفحات ۱۲۸ ہے۔

مولانا قاضی عبدالرّب پشاوری

۱۸۸۶ — ۱۹۷۲ء

آپ مولانا قاضی ردّ مکنون صاحب کے گھر زیارت کاکا صاحب رح تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم اور متوسط تعلیم مولانا محمد اسرائیل طوروی مردانی سے حاصل کر کے مدرسہ عبدالرّب دہلی میں داخلہ لیا۔ اور ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء کو حضرت مولانا عبدالعلی سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ مختلف مقامات پر تدریس کرنے کے بعد جمرود، پشاور میں خطیب مقرّر ہوئے۔ اور ایک عرصہ تک خطابت کرتے رہے۔

جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ/ ۲۰ جون ۱۹۷۲ء کو آپ کا وصال ہُوا۔

آپ کی تصانیف میں ایک قصص القرآن (بزبان پشتو) قلمی ہے جو آپ کے فرزند مولانا عبدالقدوس صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی کے پاس محفوظ ہے۔

"پیغمبر اسلام" کے نام سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کمیٹی پٹی ضلع لاہور کی شائع شدہ کتاب کا ترجمہ کیا۔ جو شائع ہو چکا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن مردانی

۱۹۱۳ء — ۱۹۷۵ء

آپ "مینئی" تحصیل صوابی ضلع مردان میں مولوی سید امیر بن سربلند خاں کے گھر پیدا ہوئے۔

دورۂ حدیث کی تکمیل دارالعلوم دیوبند میں ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح سے کی۔ فراغت کے بعد ہندوستان کے مختلف مدارس میں پڑھاتے رہے، آخر میں دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں شیخ الحدیث تھے، ۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو آپ کا وصال ہوا۔

تصانیف!

(۱) جواہرالاصول فی اصول الحدیث (عربی) مطبوعہ بار سوم

(۲) رسالہ فیضان الباری شرح حدیث عبداللہ بن زبیر فی البخاری مطبوعہ۔

(۳) الکوثر الجاری علی ریاض البخاری حصہ اوّل، مطبوعہ پشاور

مولانا سیّد عبدالرحمٰن ہزاروی

ایم ۔ اے، پی ایچ ڈی (الازہر)

آپ ۱۰ ر اکتوبر ۱۹۳۹ء کو "لنڈی" علاقہ "دلیشان" تحصیل بٹگرام، ہزارہ میں جناب شاہ ولی صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی ۱۹۵۲ء میں جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور میں مولانا حافظ مہر محمد صاحب سے پڑھتے رہے۔ ۱۹۵۴ء ۱۹۵۶ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۵۶ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ اور ۱۹۵۷ء میں حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رح سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ لعض کتابوں کے انعامی نتیجہ پر چند کتب انعام میں ملیں۔

فراغت کے بعد دارالعلوم اسلامیہ ڈگری سندھ میں دو سال تک بطور صدر مدرس تدریس کی۔ ۱۹۶۲ء میں مزید تعلیم کے لئے مصر گئے۔ وہاں "جامعۃ الازہر" میں ایم ۔ اے فلسفہ میں داخلہ لیا، ساتھ ہی قاہرہ یونیورسٹی میں بی ۔ اے (ادب عربی) میں کامیاب ہو گئے۔ اور "جامعۃ الازہر" کے التخصیص فی علوم العقیدۃ والفلسفۃ (ایم ۔ اے فلسفہ) کے امتحان میں ایک ہزار میں ۸۰۲ نمبر لے کر پوری یونیورسٹی میں اوّل آئے۔

جز وقتی ملازمت بھی کر رکھی تھی جو خطوط جمال عبدالناصر مرحوم کی طرف اردو، فارسی اور پشتو میں آتے تھے۔ ان کا آپ عربی میں ترجمہ کر دیتے تھے

پھر قاہرہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے (ادب عربی) کا امتحان بھی پاس کرلیا۔

۱۹۶۴ء میں آپ نے "الازہر" میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا داخلہ لیا، مقالہ کا
"الکندی وآراءہٗ الفلسفیہ" (کندی اور ان کے فلسفیانہ افکار) تھا۔ ۵۰۴ صف
کے اس مقالہ پر ۱۹۷۰ء میں آپ کو پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری عطا کی گئی۔ پھر پاکس
آ گئے پہلے ادارہ تحقیقاتِ اسلامی میں فیلو اور اب پیپلز اوپن یونیورسٹی اسلا
میں شعبہ عربی کے انچارج ہیں۔

تصانیف!

(۱) الکندی وآراءہ الفلسفیہ۔ (عربی)

(۲) الحیاۃ الاجتماعیہ عند نجم الدین الرازی (عربی) زیر طبع

مولانا عبدالرحمٰن ہزاروی ۱۹۰۰/ ۱۹۴۷ء

آپ " دو نبدی"، تحصیل ہری پور، ہزارہ میں برہان الدین صاحب کے گھر ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم علاقہ کے علمائے سے حاصل کرنے کے بعد لاہور مدرسہ نعمانیہ میں پڑھتے رہے، پھر وہاں سے امرتسر چلے گئے۔ جہاں حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب سے چند کتابیں پڑھیں، اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا، دو سال میں موقوف علیہ کی تکمیل کی اور تیسرے سال ۱۳۴۰ھ میں امام العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

فراغت کے بعد ۴ سال تک مدرسہ "نصرۃ الحق" امرتسر میں تدریس کی۔ پھر مدرسہ نعمانیہ امرتسر میں مدرسِ اوّل کے طور پر تقسیم ملک تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۷ء کو آپ وہاں سے بیمار ہوکر واپس وطن آئے اور ۲۶ رمضان ۱۳۶۶ھ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور "دو نبدی" میں تدفین ہوئی۔

تصانیف!

آپ کی تصانیف میں "الطلاق الدفعی فی الطلاق الرجعی"، احکام الاحبار باحکام الاخیار اور رفع الملام عن شیخ الاسلام، یہ تینوں کتابیں مطبوعہ ہیں۔ آپ مولانا حافظ عبید الرحمٰن صاحب امام و خطیب جامع مسجد ایم۔ اے۔ او کالج کے والد تھے۔ آخری کتاب حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ کے دفاع میں لکھی تھی۔

مولانا عبدالرزاق سکندر ہزاروی

آپ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بروز جمعہ جناب سکندر خان بن خان زمان
صاحب کے گھر "کوکل" تحصیل ایبٹ آباد، ہزارہ میں پیدا ہوئے ۔
ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کرکے پھر مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں
حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب سے پڑھتے رہے ۔ جب آپ کے استاذ
مدرسہ رحمانیہ سے احمد المدارس سکندر پور، ہری پور، ہزارہ میں منتقل ہوئے تو آپ بھی ساتھ
چلے گئے، وہاں دو سال تک پڑھتے رہے ۔ ۱۹۵۳ء میں دارالعلوم کراچی میں
موقوف علیہ کی تکمیل کی ۔ ۱۹۵۵ء میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی میں
داخلہ لیا اور ۱۹۵۶ء میں علامہ سید محمد یوسف بنوری سے دورۂ حدیث پڑھ کر
سند حاصل کی ۔ ۱۹۵۷ء میں یہیں درجہ تکمیل وتخصیص کی تکمیل کی ۔ ۱۹۵۷ء
میں یہیں سے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۶۶ء میں چار سالہ
کورس کی تکمیل کرکے سند حاصل کی ۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے جن چھ
طلبہ نے امتیازی نمبر حاصل کئے تھے، ان میں سے ایک آپ بھی ہے
اسی دوران جامع اسلامیہ کی سند کی بنیاد پہ آپ نے کراچی یونیورسٹی
سے ایم ۔ اے عربی کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کیا ۔ ۱۹۷۱ء کو "المعہد
لشئون الاسلامیہ" کے وظیفہ پر علامہ بنوری کی معیت میں قاہرہ
پہنچے اور مارچ کو ۱۹۷۲ء کو باقاعدہ پی ۔ ایچ ۔ ڈی کا داخلہ قاہرہ یونیورسٹی
میں لیا عنوان ہے

عبداللہ بن مسعودؓ[1] ۔ امام الفقہ العراقی ۔ ۱۹۷۴ء میں آپ نے مقالہ مکمل کیا، مگر نگران کے انتقال کی وجہ سے ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ اب یہ مقالہ دوسرے نگران کے پاس ہے۔

تصانیف!

۱۔ "طریقۃ العصریہ لتعلیم العربیہ" حصہ اوّل مطبوعہ مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی۔

۲۔ "ملّت اسلامیہ کا موقف" کا عربی ترجمہ "موقف الامۃ الاسلامیۃ من القادیانیۃ" کے نام سے بڑے سائز پر ۱۸۰ صفحات میں کیا ہے، جسے مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے شائع کیا ہے۔ تقدیم علامہ بنوری کے قلم سے ہے۔

---

[1] اسی موضوع پر ڈاکٹر حنیفہ رضی نے علی گڑھ سے ڈاکٹریٹ کی ہے۔ جسے بعد میں "ندوۃ المصنفین" دہلی نے شائع کیا۔

مولانا عبدالرؤف صاحب ہزاروی

آپ ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۶ء کو "سیریاں" تحصیل ہری پور، ہزارہ میں ...... مولانا عبدالکریم صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم علاقہ میں حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۳۸ھ میں امام العصر مولانا انورشاہ کشمیریؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔

فراغت کے بعد مختلف دینی اداروں میں آج تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تصانیف!

آپ کی تصانیف میں ایک "فضل الباری فی فقہ البخاری" ہے۔ جو چار ضخیم جلدوں میں ہے، یہ طباعت کی منزل سے گذر رہی ہے۔

عبدالرؤف، صاحبزادہ، مولانا[۱]

۱۸۳۶ — ۱۸۷۳ء

آپ ۱۸۳۶ء کو "ٹوپی" ضلع مردان میں جناب قطب عالم[۲] بن جمال الدین بن ...ب الدین بن شرف الدین بن عبدالکریم بن عمرخان بن زین خان بن رحیم خان بن ...بیگ بن الیاس بیگ بن جوہرخاں بن بہرام خاں بن اعظم خاں بن ظہیرالدین بن ...دین کے گھر پیدا ہوئے، دسویں صدی کے آخر میں آپ کے آباؤ اجداد افغانستان ...ے نقل مکانی کر کے علاقہ یوسف زئی میں "ٹوپی" تحصیل صوابی میں مقیم ہو گئے۔

ابتدائی تعلیم کا افتتاح حقیقی ماموں حضرت جی ساکن کوٹھا رح نے کرایا اور دعا بھی کی۔ قرآن مجید اپنے والد صاحب سے پڑھا، پھر اپنے ماموں حضرت جی کوٹھا رح کی زیر نگرانی "کوٹھا" کے مکتب میں پڑھتے رہے۔ حضرت جی ...ٹھا کے خلف الرشید صاحبزادہ محمد اسرائیل آپ کے ہمدرس تھے۔ فقہ اور اصول کی تعلیم ...نڈ کوہی اور معقولات کی مولانا بحرالدین ساکن کوٹھری، علاقہ امازئی سے حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم اعلیٰ تعلیم تفسیر اور حدیث کی تکمیل اپنے ماموں حضرت جی ساکن کوٹھا سے کر کے ۱۲۷۲ھ میں دستار فضیلت مجمع علماء میں

---

۱ - آپ کے سوانحی تذکرہ کا مواد الماموں فی فن الاصول کے آغاز سے لیا گیا جو حافظ عبدالرحیم کلاچوی کے قلم سے فارسی زبان میں ص ۱ تا ۱۶ شامل کتاب ہے۔

۲ - آپ کے والد قطب عالم حضرت جیؒ کوٹھہ کے ہاتھ پہ بیعت ہوئے اور ان سے روحانی فیض حاصل کیا۔ ان کے زہد ورع اور تقویٰ سے متاثر ہو کر حضرت جیؒ نے اپنی ہمشیرہ ان کے نکاح میں دے دیں۔

حاصل کی ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۸ء میں حضرت جیؒ کوٹھا نے اپنی دختر کا نکاح آپ سے کر د
کچھ عرصہ بعد اِن کا انتقال ہوگیا انتقال کے بعد آپ نے پھر دوسری شادی نہیں کی ۔

تدریس فراغت کے بعد اپنے قصبہ ٹوپی میں آخر وقت تک اعلیٰ تدریسی خدمات ا
دیں ۔ آپ کو مناظرہ میں بھی ملکہ حاصل تھا ۔ مشہور پادری کلارک
ساتھ ۱۸۷۱ء میں مسئلہ تثلیث پہ آپ کا مناظرہ ہُوا ۔ جس میں وہ ساکت ہوگیا ۔

شہادت آپ عشاء کی نماز اور اوراد سے فارغ ہوکر گھر آرہے تھے
بہرام نامی شخص کی سازش سے آپ کو شہید کر دیا گیا ۔ یہ ۱۹
اگست ۱۸۷۳ء کا واقعہ ہے ۔ حضرت جیؒ نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور کوٹھا
خاندانی مقبرہ میں دفن کئے گئے ۔

اولاد میں ایک دختر اور ایک فرزند ۔ خان بہادر صاحبزادہ عبدالقیوم
(بانی اسلامیہ کالج پشاور) چھوڑے ۔

تصانیف میں "الشہاب الثاقب" اور المامول فی حاشیہ الفصول (عربی)
صفحات ۳۴۸ ، کافیہ ، شرح ملّا جی ، سلم العلوم اور دیگر درسی
کتابوں کے مفید حاشیے بھی لکھے ۔

مولانا ڈاکٹر عبدالسبوح پشاوری

آپ ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۷ کو مولانا قاضی عبدالرب صاحب کے گھر زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ پشاور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم زیارت کاکا صاحب میں حاصل کی، پھر اسلامیہ ہائی سکول نوشہرہ میں دو سال تعلیم حاصل کی، ۱۹۳۴ء میں اسلامیہ ہائی سکول پشاور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا ابتدائی دینی تعلیم والد صاحب، مولانا نعمت اللہ اور مولانا لطف اللہ صاحب سے حاصل کی ۱۹۳۵ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا، موقوف علیہ کی تکمیل کر کے ۱۹۴۱ء میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

۱۹۴۲ء میں مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے دیا اور اول آئے۔ یونیورسٹی میں ایک سال تک وظیفہ پہ کام کیا، ۱۹۴۴ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں شعبہ عربی کے اسسٹنٹ مقرر ہوئے، اسی دوران لائبریری سائنس سرٹیفکیٹ کا امتحان پاس کیا۔ ایف اے بی۔ اے کے امتحانات پرائیویٹ پاس کئے۔

۱۹۵۰ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے لائبریرین مقرر ہوئے ۱۹۵۴ء میں ایم۔ اے عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۶ء میں امریکہ سے لائبریری سائنس میں ایم ایس سی کا امتحان پاس کرنے کے لئے گئے۔ ایک سال کے بعد امتحان پاس کیا دوبارہ امریکہ سے ۱۹۶۰ میں اپنے اسی مضمون میں پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کا امتحان پاس کیا، ۱۹۶۰ء میں جامعۃ الملک عبدالعزیز جدہ کے لئے آپ کی خدمات مستعار لے لی گئیں، ۱۹۷۰ء میں پشاور یونیورسٹی کے رجسٹرار رہے، دوبارہ جامعۃ الملک عبدالعزیز کے لئے آپ کی خدمات مستعار لی گئیں۔ اب اس کی

شاخ مکہ مکرمہ میں ہے ۔

تصانیف :

آپ کی تصانیف میں عربی کتابوں کے تراجم کے علاوہ حضرت خالد بن الولید پر مشتمل کتاب بھی ہے ۔

مولانا قاضی عبدالسلام صاحب نوشہروی

آپ ۱۰ ارمحرم الحرام ۱۳۲۱ھ/ مارچ ۱۹۰۳ء کو قاضی عصمت اللہ کے گھر "زیارت کاکا صاحب" تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم اپنے والد اور دادا۔ مولانا مفتی درّ مکنون صاحب سے حاصل کی۔
۱۳۴۱ھ میں حضرت مولانا عبدالعلی صاحب سے مدرسہ عبدالرب دہلی میں
دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔
حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت کی، انہی سے
مدارج سلوک طے کر کے ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ کو خلافت حاصل کی۔
واپسی پر تدریس کا آغاز کیا۔ ایک عرصہ تک پڑھاتے رہے۔ آج کل جامع
مسجد نوشہرہ صدر کے خطیب ہیں۔

تصانیف! آپ کی تصانیف ہیں۔

۱۔ سبیل المومنین ۲۔ صراط مستقیم
۳۔ شرح دیوان حافظ الپوری ۴۔ شرح دیوان علی خان

یہ دونوں کتابیں پشتو فاضل کے نصاب میں داخل رہی ہیں۔ رد، ادبی ۳ نات صفحات ۳۹۲۔ پرانیفنسی اور انٹر (پشتو) کے نصاب میں ہیں۔ ان کے علاوہ العصام اور مسئلہ تملیک پر کتابچے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ شاعری کا ذوق بھی رکھتے ہیں۔

مولانا قاضی عبدالسلام سلیم ہزاروی

۱۸۹۸ء — ۱۹۴۶ء

آپ ریاست امب دربند، ہزارہ میں مولانا قاضی ..... محمد علی بن قاضی مولانا سید علی کے گھر پیدا ہوئے۔ درس نظامی کی تکمیل اپنے والد صاحب سے کی پھر مدرسہ عالیہ رامپور سے سند الفراغ اور دہلی سے علوم شرقیہ کی سندات حاصل کیں۔

فراغت کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول پشاور میں اسلامیات کی تدریس کرتے رہے۔ پھر وہاں سے مستعفی ہوکر حجاز کا قصد کیا۔ وہاں مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ اور نظامیہ مدینہ منورہ میں ادب عربی کی تدریس کرتے رہے۔

حجاز سے واپسی کے بعد ٹیچرز ٹریننگ سکول میسور میں عربی ادب کے استاذ رہے اور آخری وقت تک تدریس کرتے رہے۔ وہیں ۱۹۴۶ء میں فوت ہوئے۔

آپ چاروں زبانوں، عربی، فارسی، اردو اور پشتو کے شاعر تھے۔ آپ کے ۳ مجموعے روض الازہار، نالہ درد اور الجذبۃ الشوقیہ الی الحضرۃ النبویۃ۔ آخری مجموعہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک حسین مجموعہ ہے۔ سب مطبوعہ ہیں۔ آپ کے عربی قصائد کی علامہ اقبال نے بھی تعریف کی ہے۔

آپ قاضی عبید اللہ فضلی حلیم استاذ اردو، گورنمنٹ کالج، ادگی ہزارہ کے چچا زاد تھے۔

مولانا عبدالشکور پشاوری

استاذ اسلامیات جامعہ پشاور

آپ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۴ء کو" رجڑ" تحصیل چارسدہ پشاور میں سید مبارک شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد صاحب اور دارالعلوم رجڑ کے مولانا مفتی الدین صاحب سے حاصل کر کے ۱۹۴۲ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ ۱۹۴۵ء میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے دورہ حدیث پڑھا۔ ۱۹۴۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا مارچ ۱۹۴۸ء کو اسلامیہ کالجیٹ سکول پشاور میں اسسٹنٹ ڈین مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۱ء میں اسلامیہ کالج اور ۱۹۶۲ء میں شعبۂ اسلامیات پشاور یونیورسٹی میں تدریس پہ مامور ہوئے۔ اب تک پڑھا رہے ہیں۔

تصانیف!

(۱) علوم اسلامیہ میں فلسفۂ عقائد و عبادات آپ کے قلم سے ہے۔ حدیث کی تشریحات بھی آپ کی ہیں۔ دو مقالے غیر مطبوعہ ہیں

مولانا عبدالشکور طوروی

خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ

آپ ۱۹ رمئی ۱۹۱۹ء کو جناب مولانا حکیم غلام رسول صاحب کے گھر طورو، ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم مظاہر العلوم سہارنپور میں حاصل کی۔ ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء کو دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی، امتحان میں نمایاں کامیابی پر کچھ کتابیں انعام میں ملیں۔ مئی ۲۷ میں جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل، ۱۹۳۸ء میں منشی فاضل اور ۱۹۴۲ء میں پشتو فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ پشتو فاضل کے امتحان میں اوّل آئے۔ ۱۲ راپریل ۱۹۳۹ء کو اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ میں مدرس عربی و اسلامیات آپ کا تقرر ہوا۔ ۱۹۴۳ء میں جامعہ پنجاب سے ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۴۴ء میں میٹرک کا۔ ۱۹۴۸ء میں آپ کا مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں بطور خطیب تقرر ہوا۔ اب تک وہیں ہیں

تصانیف

۱۔ پارہ اوّل معہ ترجمہ و تشریح بزبان پشتو۔

۲۔ دین کی باتیں حصہ اوّل، دوم، سوم

۳۔ تیسری چوتھی اور پانچویں جماعت کے لئے احکام الاسلام حصہ اوّل، دوم، سوم منظور ہو کر شامل نصاب رہی ہیں۔

۴۔ انوار القواعد۔ اردو گرائمر کی کتاب، کئی بار شائع ہوئی ہے۔

قرآن مجید کی تفسیر کے چند پارے اور احکام الاسلام چہارم، پنجم و ششم غیر مطبوعہ ہیں۔

مولانا عبدالعزیز ہزاروی

۱۹۲۲ء ــــ ۱۹۷۳ء

آپ ۱۹۲۲ء کو "ملوکڑہ" تحصیل ٹبگرام، ہزارہ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم علاقہ کے علمائ سے حاصل کی، اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ عالیہ رامپور میں داخلہ لیا۔ اور وہیں سے سندالفراغ حاصل کی۔ پھر کچھ عرصہ دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی سے بھی پڑھتے رہے۔

الٰہ آباد یونیورسٹی سے مولوی، عالم، فاضل، اور پنجاب سے مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ فراغت کے بعد لاہور آئے اور پھر لاہور سے کوئٹہ پہنچے، وہاں اسلامیہ ہائی سکول میں مدرس دینیات مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی "مطلع العلوم" میں تدریس کرتے رہے۔ پھر دارالرشاد کی بنیاد رکھی۔ جامع مسجد چمن گیٹ میں امام و خطیب تھے۔ ۱۲۔ اپریل ۷۳ء ۱۹ء کو وہیں آپ کا وصال ہوا۔ اور وہیں دفن کئے گئے۔

تصانیف !!

(۱) احکام القرآن (اردو ترجمہ) (۲) سوشلزم اور دین و مذہب
(۳) سورہ البقرہ (التفسیر) (۴) سید قطب کی تفسیر فی ظلال القرآن کے بعض اجزا کا نامکمل ترجمہ۔

مولانا عبدالغفور ہزاروی ثم المدنی

۱۸۹۴ء — ۱۹۶۹ء

آپ " ہاشم خیل بانڈہ " جدباء برکلی، علاقہ چھرزئی، در بند ہری پور ہزارہ میں مولانا شاہ سید عباسی کے گھر پیدا ہوئے، درسیات کی تکمیل حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی سے کر کے سند الفراغ حاصل کی۔ پھر اسی مدرسہ امینیہ میں پانچ سال تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا فضل علی قریشی مسکین پوری ضلع مظفر گڑھ سے روحانی اسباق کی تکمیل کر کے خلافت حاصل کی۔

۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء میں حج کے ارادے سے حجاز پہنچے، پھر مدینہ منورہ میں قیام کر لیا۔ ۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ / ۱۸ مئی ۱۹۶۹ء کو آپ کا وصال ہوا۔ اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ تاریخ وصال درج ذیل شعر میں کہی گئی ہے۔

بزم جنت یافت ازراہ بقیع
۱۳۸۹ھ

رہنمائے راہ دیں عبدالغفور
۱۹۶۹ء

آپ کی تصانیف مجموعہ " دعوات فضلیہ " اوراد فضلیہ "، اور اذکار نقشبندیہ ہیں۔

مولانا عبدالغنی قریشی کوہاٹی

۱۸۸۴ء — ۱۹۷۰ء

آپ ۱۸۸۴ء کو "ٹیری" ضلع کوہاٹ میں الحاج محمد یٰسین بن حبیب اللہ کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء کو شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ وطن آکر دارالعلوم تعلیم القرآن کوہاٹ میں تدریس کا آغاز کیا۔ آخری سالوں میں شیخ الحدیث کے منصب پہ فائز رہ کر تدریس حدیث کرتے رہے — ۷ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ شب جمعہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۰ء کو وصال ہوا۔ اور آبائی گاؤں میں دفن کئے گئے

تصانیف!

(۱) تبعید اھل الایمان من ضرب الطبل و مزامیر الشیطان۔ مطبوعہ۔

(۲) مقدمہ قلمی

(۳) القفا عمری فی صیام (قلمی)، (۴) التوسل باہل بدرالکرام (قلمی)۔

مولانا عبدالقادر جامی ہزاروی

آپ "جامہ" "نوردی" تحصیل ہری پور، ہزارہ میں سیّد احمد (متو
۱۹۵۰ء) بن شرف دین کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم والد صاحب اور علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ پھر ۱۹۱۷
میں امرتسر میں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کی خدمت میں رہ کر ان
تفسیر پڑھ کر "سندالتفسیر" حاصل کی۔

مختلف مدارس میں تدریس کی، آج کل اپنے گاؤں میں امام ہیں
شاعرانہ ذوق بھی رکھتے ہیں۔

تصانیف!

تفویح الجنان فی تفسیر امّ القرآن" بڑے سائز کے ۱۷۲ صفح
پر مشتمل ہے۔ جن میں ۱۳۶ صفحات تو سورۃ فاتحہ کی تفسیر پر اور باقی
بیت اللہ کے اسرار پر ہیں۔ اس کتاب پر حضرت مولانا محمد رسول خاں، حضرت
مولانا احمد علی اور عبداللہ بیٹھوار ہزاروی کی تقاریظ ہیں۔ ۱۳۵۵ھ میں یہ لا
سے شائع ہوئی۔

۲۔ عمدۃ الفکر فی تفسیر سورۃ العصر ـــ اس کے ۳۲ صفحات ہیں۔ ۱۳۴۲
میں امرتسر سے شائع ہوئی۔

جناب مولانا عبدالکریم صاحب کلاچوی[۱]

صدر مدرس نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان

آپ ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء میں جناب قاضی نجم الدین صاحب کے گھر کلاچی، ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے۔ ۱۰ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا، پھر پرائمری سکول کی تعلیم چھ ماہ کے عرصہ میں مکمل کی۔ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ پھر سراج العلوم سرگودھا اور خیر المدارس جالندھر میں درس نظامی کی موقوف علیہ تک تکمیل کر کے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۵۷/۵۸ھ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔

خطابت و تدریس

فراغت کے بعد انجمن اسلامیہ فورٹ سنڈیمن بلوچستان کی جامع مسجد میں ۵ سال تک خطابت کے ساتھ مدرسہ عربیہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ وہاں سے مستعفی ہو کر آپ مطلع العلوم کوئٹہ میں بطور صدر مدرس مقرر ہوئے، وہاں ایک سال تک تدریس کی۔

پھر اپنے آبائی گاؤں کلاچی میں ۷ فروری ۱۹۵۹ء کو مدرسہ نجم المدارس کی بنیاد رکھی۔ آپ اس وقت سے ... اس مدرسہ میں اہتمام کے ساتھ اعلیٰ تدریسی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں۔

عموماً کتب احادیث زیر درس رہتی ہیں۔ اس مدرسہ کا الحاق وفاق المدارس العربیہ کے ساتھ ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تحریر و تقریر کا ملکہ

عطا فرمایا ہے۔ آپ کے مضامین اکثر دینی مجلات بینات (کراچی) الصدیق (ملتان) خدام الدین (لاہور) اور الحق (اکوڑہ، پشاور) میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔
"خیر التعلیقات علی المشکوٰۃ" کے نام سے مشکوٰۃ شریف پر حواشی لکھ رہے ہیں۔
ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند ماہ جمادی الآخریٰ / فروری ۱۹۵۵ء میں آپ کا تعارف یوں کرایا گیا۔

"مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے مہتمم مولانا عبدالکریم صاحب علمی صلاحیتوں کے ساتھ دل زندہ، نفس گرم، نگہ شوخ اور تگ و دو مسلسل کے انسان ہیں۔ ان کی ترقی پسندی راستہ کے پتھروں اور چٹانوں سے گزرتے وقت آبلہ پائی کا خطرہ محسوس نہیں کرتی، بلکہ ان سب خطرات کو زندگی کا شریک بنا کر وہ اپنی منزلِ مقصد پر رختِ سفر کھولیتی ہے۔"

بیعت کا تعلق حضرت مدنیؒ سے ہے۔
اولاد میں دو فرزند ـــــ مولوی حافظ عبدالحلیم صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ اور حافظ محمد نسیم ہیں۔
آپ جمعیتہ علمائے اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کے امیر اور صوبہ سرحد کے نائب امیر ہیں۔ [۱]

قاضی محمد عثمان ہے۔ دی ٹیچر نے اپنی کتاب تاریخ اخونزادگان کلاچی میں آپ کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔

[۱] آپ کا سوانحی تذکرہ راقم کے قلم سے ہفت روزہ "ترجمان اسلام" لاہور ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں ص۲ پر شائع ہو چکا ہے۔

مولانا عبدالکریم ہزاروی ۱۸۴۹ء تا ۱۸۸۵ء

آپ ۱۲۶۵ھ ۱۸۴۹ء کے قریب لبرکوٹ، تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں جناب عبدالرزاق بن کمال الدین بن کرم میر کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم مانسہرہ کے مشہور عالم مولانا نور عالم سے حاصل کی۔ تکمیل دارالعلوم دیوبند اور رامپور میں کی، آپ معقول و منقول کے سرکردہ علماء میں سے تھے۔ کچھ عرصہ رامپور، شاہجہانپور اور دارالعلوم لکھنؤ میں تدریس کرتے رہے۔

آپ کی تصانیف میں سے "زمین کی حرکت کے ابطال" ہی کا نام معلوم ہوسکا، اس کے علاوہ کئی اور رسائل بھی آپ نے لکھے ہیں۔ مگر ان کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔ علامہ حکیم سید عبدالحیٔ لکھنوی لکھتے ہیں۔

الشیخ الفاضل عبدالکریم بن عبدالرزاق بن کمال الدین بن کرم میر العلوی الحنفی الہزاروی احد العلماء المبرزین فی المعقول والمنقول ..... ثم سافر الی دیوبند وقرء فی المدرسۃ العربیۃ بہا الفقہ والحدیث والاصول والکلام وشیئا من المنطق والحکمۃ ..... لہ رسالۃ فی ابطال حرکۃ الارض ورسائل آخری

(آپ محمد نواز ساکن لبرکوٹ کے دادا بھائی تھے)

۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء کو آپ کا لکھنؤ ہی میں ۳۶ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

عبدالحی الحسنی، مولانا حکیم سید: نزہتہ الخواطر ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء ج ۸ ص ۲۵۱ دائرہ معارف عثمانیہ حیدرآباد

مولانا عبدالمتین ہزاروی

آپ ۱۳۱۵ھ میں بانیاں علاقہ ٹکری ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد صاحب اور علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ ۱۳۲۷ھ میں مولانا محمد رسول خاں آپ کو اپنے ہمراہ دیوبند لے گئے جہاں آپ نے ۱۳۴۵ھ میں مولانا محمد انور کشمیریؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی۔

فراغت کے بعد پاک و ہند کے کئی مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں، آخر میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہ کر حدیث پڑھاتے رہے۔

آپ کے تلامذہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ آپ فارسی، اور عربی کے شاعر بھی تھے۔

آپ کو حضرت مولانا عبدالمالکؒ کی طرف سے چاروں سلسلوں میں خلافت بھی حاصل تھی۔

آپ کی تصانیف میں "تاریخ الحق" بطور خاص قابل ذکر ہے۔ جو مطبوعہ ہے اس کے ۸۰ صفحات ہیں۔ نیز آپ نے مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب اوجز السیر کا پشتو میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

آپ کی اولاد میں ایک فرزند مولانا احمد سعید وفاق المدارس کے فاضل اور جامعہ پشاور کے ایم۔ اے عربی ہیں۔

مولانا قاضی سید عبدالمعز جیلانی

آپ ۱۷ محرم ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۱ء کو جناب غلام قادر صاحب کے گھر "گالوچ" ڈاکخانہ دیولئی، تحصیل کبل ضلع سوات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب اور چچاؤں سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ امینیہ دہلی میں ۱۳۵۱ھ کو داخلہ لیا اور ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۶ء کو حضرت کفایت اللہ دہلوی، مولانا عبدالغفور ہزاروی مدنی سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ مختلف مدارس جامع اعظم دہلی، جامع عظمت کرنال اور مدرسہ رحمانیہ دہلی میں تدریس کرتے رہے۔ ۱۹۴۶ میں جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل اور ۱۹۵۰ء میں "منشی فاضل" ۱۹۵۱ء میں پشاور یونیورسٹی سے پشتو فاضل کیا۔ ۱۹۵۰ء میں بطور عربی استاذ گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ میں آپ کا تقرر ہوا۔ اب بھی وہیں پڑھا رہے ہیں۔ ۱۴ سال تک مسجد تقویٰ نوشہرہ میں درس قرآن دیا۔

تصانیف!

۱۔ سراج القواعد ۲۲×۱۸ سائز کے ۱۰۴ صفحات مطبوعہ ۱۹۶۵ء، لاہور۔

۲۔ دروس الصرف۔

۳۔ دروس النحو۔ تینوں مطبوعہ ہیں۔

مولانا حافظ عبدالواحد علوی ہزاروی

آپ ۱۹۰۵ء کے قریب بانڈی "عطائی خان" تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم گھر میں اور علاقہ کے علماء سے حاصل کی، تکمیل رامپور میں کی۔

فراغت کے بعد مختلف مدارس میں مدرس اسلامیات رہ کر ریٹائر ہوئے آج کل لنک روڈ "بیت العلوی" ایبٹ آباد میں رہائش پذیر ہیں، آپ شاعرانہ ذوق بھی رکھتے ہیں۔

تصانیف!

۱۔ شراب و جوا ۲۔ تفسیر سورہ فیل (نظم)

۳۔ تفسیر آیات قرآنی حافظ علوی کی زبانی" اسلامی سربراہی کانفرنس کے موقع پر ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی صفحات ۹۶۔

۴۔ تفسیر سورہ مزمل اور ان کے علاوہ کئی رسائل ہیں

مولانا عبدالودود قریشی پشاوری
بانی جامعہ اشرفیہ پشاور
۱۹۱۳ء سے ۱۹۶۵ء

آپ فروری ۱۹۱۳ء کو مولانا ریحان گل صاحب کے گھر ڈبگری، پشاور شہر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی، پھر مدرسہ "رفیع الاسلام" بھانہ ماڑی پشاور میں درسیات پڑھتے رہے، مولانا نقیب احمد فاضل دیوبند اورچوکی آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔

تدریس فراغت کے بعد تدریس کا آغاز کیا۔ ایک عرصہ تک پڑھانے کے بعد ایک مستقل ادارہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے پشاور کی تاریخی مسجد "مہابت خان" میں ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء کو جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی، پھر طلبہ کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کے بعد عیدگاہ روڈ پر ۲۶ کنال کا ایک رقبہ خریدا گیا جس میں اب جامعہ اشرفیہ کے تدریسی مشاغل انجام پا رہے ہیں۔

تحریک آزادئ وطن میں آپ نے نمایاں حصہ لیا، اور مصائب برداشت کئے۔ ۱۹۴۶ء میں قائداعظم محمد علی جناح کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ان کے ساتھ شامل ہو گئے سرحد کے ریفرنڈم میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی معیت میں جگہ جگہ جا کر راستے ہموار کرتے رہے۔

۱۹۴۰ء میں آپ نے قادیانیت کے خلاف "تیر و دو د بر سینۂ مردود" لکھی جو بے حد پسند کی گئی مگر حکومت نے جلد ہی اس کتاب کو بحق سرکار ضبط کر لیا۔ اور آپ کو

ضلع بدر کر دیا گیا۔

صوفیانہ مسلک بیعت کا تعلق حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ساتھ تھا جو آخر تک قائم رہا۔

وصال ۸ راگست ۱۹۶۵ء کو آپ کا پشاور میں وصال ہوا۔ اور ہزاروں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

اولاد مولانا محمد یوسف (جو آپ کے جانشین مقرر ہوئے) اور مولانا اشرف علی مدیر " صدائے اسلام پشاور" درس تدریس اور وعظ و تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔

خواجہ محمد عزیز ہزارویؒ

(۱۹۰۲ م)

آپ ترنوائی ہزارہ کے رہنے والے تھے گکھڑ خاندان سے تعلق رکھتے تھے صاحبزادہ محمد امیر خسرو اشعری مانسہروی کے دادا تھے، صاحب نسبت بزرگ تھے۔ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ ہزارہ میں سلسلۂ چشتیہ کی خوب اشاعت فرمائی، ہزارہ کے معروف عالم مولانا احمد[1] محدث سکندر پوری آپ کے خلیفہ تھے۔ صاحب کرامت تھے۔

آپ نے عربی میں ایک کتاب "شجرۃ الیقین" لکھی جو کہ نایاب ہے۔[2]

۱۹۰۲ء میں آپ نے وفات پائی اور بمقام ترنوائی شریف تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں آپ سپرد خاک ہوئے۔ آپ کا روضہ ترنوائی شریف میں مرجع خواص و عوام ہے۔

---

[1] مولانا احمد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے بیعت تھے اور حضرت گنگوہیؒ کے کئی خطوط ان کے نام مولانا عبدالشکور فاضل دیوبند نے خود پڑھے ہیں۔

[2] روایت مولانا محمد امیر خسرو اشعری۔ ممکن ہے۔ کہ ان کی طرف سے بھی خلافت ملی ہو۔

مولانا عزیز الرحمٰن ھــــزاروی

مہتمم امداد العلوم، ملک پورہ، ایبٹ آباد

آپ درشید، ہری پور ہزارہ کے ایک گاؤں" سوکال" میں مولانا عبدالحکیم صاحب[1] کے گھر ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و متوسط درجہ کی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ پھر مدرسہ" نصرۃ الحق" امرتسر میں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۹ر شوال ۱۳۴۱ھ/ مئی ۱۹۲۳ء کو دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ پہلے سال موقوف علیہ کی تکمیل اور دوسرے سال بخاری اور ترمذی امام العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے مسلم شریف مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سے، نسائی شریف و بیضاوی علامہ محمد رسول خاں ہزارویؒ، ابوداؤد مولانا میاں اصغر حسین سے پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

فراغت کے بعد کچھ عرصہ تک دینی مدارس میں تدریس کی۔ اسی اثناء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ بطور مدرس عربی تدریس کرتے رہے اور آ

---

[1] آپ کے والد بھی ایک اچھے عالم تھے، عمر بھر تدریس کرتے رہے ۱۹ر ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ/ ۱۴ر اگست کو ان کا وصال ہوا اور اپنے گاؤں" سوکال" میں دفن کئے گئے۔ (ان کا تفصیلی تذکرہ" علمائے ہزارہ" میں مطالعہ کیا جا سکتے۔

میں گورنمنٹ ہائی سکول علے ایبٹ آباد سے ریٹائر ہو گئے ، آجکل مدرسہ امداد العلوم ، لوٹر ملک پورہ ایبٹ آباد ، ہزارہ کے مہتمم ہیں ۔

بیعت کا تعلق حضرت مولانا اشرف علی تھانوی سے تھا ، تکمیلِ سلوک ان کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب بانی جامعہ اشرفیہ لاہور سے کی ۔

تصانیف !

۱۔ فیوض الرحمٰن (حضرت تھانوی کے مواعظ کا مجموعہ)

۲۔ القول العزیز حصہ اوّل و دوم

۳۔ تواریخ عزیزیہ ۲۲×۱۸/۸ سائز کے ۱۲۸ صفحات ، کراچی ۲ ۱۹ ء

۴۔ منتخب مجموعہ کلام (شعراء کے اچھے کلام کا ایک اچھا انتخاب)

۵ ۔ ۱۹ ۔

[illegible]

مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی

آپ چھپر گرام، ہزارہ کے رہنے والے اور دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل عالم باعمل ہیں۔ تحریر و تقریر دونوں میں مہارت حاصل ہے۔

آپ مسجد صدیق اکبرؓ اللہ آباد کالونی، چوہڑ چوک ویسٹریج ۳ پنڈی میں دینی و علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ کو شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنیؒ سے بیعت کرنے کی اجازت حاصل ہے۔

آپ کی تصانیف میں سے " دو بھائی " (اردو) اور التنقیقان (عربی) چھپ چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مزید ہمت، خلوص اور توفیق عطا فرما دیں۔ آمین

مولانا عزیز الرحمن المعروف بہ صاحبزادہ محمد امیر خسرو

محلہ ڈب، مانسہرہ، ہزارہ

آپ کا نام عزیز الرحمن، کنیت ابوالفیض اور تخلص اشعری ہے، گکھڑ قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ سلسلہ چشتی ہے۔

نومبر ۱۹۱۹ء کو "ترنوائی شریف" تحصیل ایبٹ آباد، ہزارہ میں صاحبزادہ محمد حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، مختلف علوم و فنون اور صحاح ستہ حضرت مولانا حمید الدین مانسہرویؒ فاضل دیوبند سے "مدرسہ اسلامیہ حمیدیہ" مانسہرہ میں پڑھیں اور ان سے ۱۳۵۰ھ میں سند حاصل کی۔ انہی کے ارشاد پر مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا اور ۱۳۶۱ھ دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔ آپ کی سند کا نمبر ۹۳۰ ہے۔

دارالعلوم دیوبند بھی گئے۔ وہاں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے درس بخاری میں شریک رہے۔ مولانا اعزاز علی صاحب سے حماسہ اور متنبی پڑھیں۔ واپسی پر کچھ عرصہ پرائمری سکول مانسہرہ میں معلم دینیات رہے ہیں۔ علم طب چونکہ خاندانی ہے اس لئے اب مطب کر رہے ہیں۔ ایوبی دور میں ٹاؤن کمیٹی مانسہرہ کے ممبر بھی رہے ہیں۔ شاعرانہ ذوق بھی رکھتے ہیں

ملک کے کئی رسائل میں آپ کے مضامین اور نظمیں شائع ہو چکی ہیں ۔

تصانیف !!

۱۔ کواکبِ توحید
۲۔ کوکب رسالت
۳۔ فتاوی الوالفیض (غیر مطبوعہ)
۴۔ کوکب ہدایت (دینی مسائل پر مشتمل ہے)
۵۔ تفسیر فاتحہ
۶۔ ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم (نعتیہ کلام)
۷۔ شکوۂ امیر خسرو (نظم)
۸۔ گلزار عاشقانہ (غیر مطبوعہ)
۹۔ دیدارِ مولیٰ (نظم)
۱۰۔ مکالمہ خدا و شیطان
۱۱۔ معراجِ عقیدت
۱۲۔ یوم الحساب (غیر مطبوعہ)
۱۳۔ رہنمائے تجارت
۱۴۔ تخیلات امیر خسرو (نظم) غیر مطبوعہ
۱۵۔ قصیدہ اشعریہ (عربی اشعار) وغیرہ کتب و رسائل ہیں ۔

اہلیہ مولانا عزیز گل صاحب

آپ انگلستان کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ عیسائیت، ویدانت اور جوگی نظریہ کا گہرا مطالعہ کیا، مگر کہیں سکون نہ ملا۔ آخر قرآن پاک کا مطالعہ شروع کیا جس میں انہیں راہ مستقیم نظر آئی، مزید یقین اور تصدیق کے لئے دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا سید حسین احمد مدنی رح کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور اس مختصر ملاقات ہی میں اسلام کو سچے دل سے قبول کرنے کا اعلان کر دیا، مولانا عزیز گل کی پہلی اہلیہ کے انتقال کے بعد ان کے عقد میں آئیں اور برابر تیس سال تک ایک سچے مسلمان کی طرح زندگی گزار کر ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ ان کی سرپرستی میں دینی علوم کے سلسلہ میں مولانا عزیز گل صاحب سے بہت کچھ حاصل کیا، اور پھر پورے قرآن پاک کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا، جو دوسرے انگریزی تراجم سے کئی اعتبار سے ...

مرحومہ نے ایک اور کتاب ISLAM — THE BALANCE WAY لکھی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

مولانا غلام ربّانی لودھی ہزاروی

۱۸۹۹ء — ۱۹۷۴ء

آپ ۱۸۹۹ء کو "سرائے صالح" ہری پور ہزارہ میں برکت اللہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۶ء میں میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول ایبٹ آباد سے پاس کیا۔ ۱۹۱۸ء میں انٹر کا امتحان اسلامیہ کالج پشاور سے پاس کر کے بی۔اے میں داخلہ لیا۔ ۱۹۲۰ء میں بی۔اے کے امتحان کے رولنمبر مل چکے تھے کہ عدم تعاون کی تحریک میں شامل ہو کر جامعہ ملیہ دہلی چلے گئے۔ وہاں مولانا محمد علی جوہر، خواجہ عبدالحیٔ اور ڈاکٹر ذاکر حسین کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔

تحریک آزادی میں نمایاں حصّہ لینے پر قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کیں صحافت کے میدان میں آئے۔ تو یہاں بھی جرأت و مردانگی کے ساتھ اس پیشے کے وقار کو قائم رکھا۔ روزنامہ "وکیل" امرتسر، روزنامہ "زمیندار" لاہور، "انقلاب" لاہور، "احسان" لاہور اور "مساوات" لاہور میں دو، دو سال تک بطور مدیر معاون کام کیا۔ ہفت روزہ "شباب" راولپنڈی کے دو سال تک مدیر رہے۔ اسی طرح ماہنامہ "ترجمان" سرائے صالح کے ۳ سال تک مدیر رہے۔ پشاور کے سہ روزہ "رختنے خدائی خدمتگار" میں بھی کچھ عرصہ مدیر رہے۔

۱۹۴۰ء میں مولانا میر واعظ محمد یوسف کی دعوت پر نصرۃ الاسلام کالج سری نگر میں دو سال تک تدریس کی، اسی دوران بی۔اے کا وہ امتحان جو

۱۹۲۰ کو دینا تھا، ۱۹۴۱ء میں دیا اور پاس ہو گئے۔ ۱۹۴۳ء میں اینگلو محمڈن ڈگری کالج امرتسر میں بطور لیکچرر آپ کا تقرر ہؤا۔ تقسیم ملک کے بعد ایم۔ اے۔ او کالج لاہور میں منتقل ہو گئے اور ۱۹۵۴ء تک تدریسی خدمات انجام دیں۔

درس نظامی کی اکثر کتابیں حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کے قیام امرتسر کے دوران پڑھیں۔ دورۂ حدیث کی تکمیل مدرسہ غزنویہ میں کی۔

تصانیف!

(۱) منشیرِ قوم صفحات ۲۰۔ (۲) سیرۃ النبی پانچویں سے آٹھویں جماعت تک سکول کے طلبہ کے لئے (۳) ذخیرۃ المضامین۔

(۴) سیرۃ الغازی کمال پاشا، (عربی کتاب کا اردو ترجمہ)

(۵) دختر سمرنا (عربی سے اردو ترجمہ (۶) مشکوٰۃ الانوار (اردو ترجمہ)

(۷) دیدار الٰہی (امام ابن رجب کی عربی کتاب کا ترجمہ)

(۸) ترجمہ سورۃ الاخلاص (۹) الفرقان۔

(۱۰) ہدایۃ البدایۃ

وغیرہ کتب مطبوعہ ہیں۔

مولانا قاضی غلام سرور ہزاروی

۱۸۵۹ — ۱۹۲۲ء

آپ "شمدھڑہ" آگرور، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے کلکتہ میں مدرسہ عالیہ کی شاخ آرہ شاہ آباد میں داخل ہوکر ۱۸۷۶ء میں سند الفراغ حاصل کی۔

فراغت کے بعد اسلامی درس گاہ رنگپور مشرقی بنگال میں بحیثیت صدر چند سال تک تدریس کی، واپسی پر "شدوڑ" ہزارہ میں تدریس کی۔ ۱۹۱۰ء میں "شدوڑ" سے نقل مکانی کر کے "خاکی" مانسہرہ آگئے اور آخری وقت تک وہیں تدریس و تصنیف میں لگے رہے۔ شاعرانہ ذوق بھی رکھتے تھے۔ کہا گیا ہے کہ آپ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔

تصانیف :-

علم منطق میں "مراۃ المتون" آپ کی اہم تصنیف ہے۔ اس کے علاوہ میر ایسا غوجی، میزان البدیع، مرزا قطبیہ اور شرح جامی کے شروح کے، یہ سب غیر مطبوعہ ہیں۔ جو آپ کے فرزند قاضی محمد احمد پروفیسر (ریٹائرڈ) کے پاس محفوظ ہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی

آپ جون ۱۸۹۶ء کو لفہ، تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں حکیم سید گل صاحب کے گھر پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء میں امام العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔ امتحان میں مولانا محمد اسحاق کانپوری اوّل آئے اور آپ دوم آئے تھے۔

تصانیف!

آپ کی تصانیف میں (۱) ایمان (۲) کالج میں ایمان (۳) سیرۃ النبی (۴) مجاہدانہ تقریریں۔ (۵) اور جواب محضرنامہ کہ مرزائی قطعی کافر ہیں۔ صفحات ۲۶۰، سب مطبوعہ ہیں (۶) مسئلہ اصول جنگ
آپ اس سے قبل صوبائی اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں۔ آج کل قومی اسمبلی کے ممبر ہیں "الجمعیۃ" راولپنڈی کے مدیر اعلیٰ ہیں۔

مولانا قاضی سید غلام قادر سواتی

۱۲۸۳ ـــــــ ۱۳۵۸ھ

آپ مولانا قاضی سید غلام محمود جیلانی کے بڑے فرزند تھے۔ گالوتج ڈاک خانہ دلوئی، تحصیل کبل، علاقہ نیک پی خیل سوات میں ۱۲۸۳ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی سے حاصل کرنے کے بعد اپنے وقت کے مشہور علماءِ دین سے تکمیل کی، پھر ساری عمر درس و تدریس کا کام برابر جاری رکھا۔ آپ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی مولانا قاضی صدیق احمد[1]، عبداللطیف[2] اور مولانا قاضی فضل کریم[3]

---

[1] مولانا قاضی سید صدیق احمد نے مروجہ علوم گھر پر اور کچھ مشاہیر علما سے حاصل کر کے درس و تدریس اور وعظ و نصیحت میں زندگی بھر مشغول رہے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں۔ ۱۳۶۲ھ کو وصال ہوا۔

[2] مولانا قاضی عبداللطیف نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد تکمیل رامپور میں کی۔ آپ نے درس و تدریس کے ساتھ قرآن حکیم کی پشتو زبان میں سب سے پہلے "تفسیر لیسیر" کے نام سے لکھ کر شائع کی۔ اس کے علاوہ ایک مسودہ تعلیم النساء، حاشیہ شرح عقائد، اور ایک فہرست آیات القرآن الکریم کی غیر مطبوعہ یادگار چھوڑیں۔

آپ کا ۱۳۷۲ھ میں وصال ہوا۔ اولاد میں دو بیٹے ہیں اور دونوں مستند عالم ہیں

[3] قاضی فضل کریم ۱۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد تکمیل مشاہیر وقت علماء کے پاس کی، علم طب کی بھی تحصیل کی، پھر علمی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کا ۱۵ شعبان ۱۳۸۸ھ میں وصال ہوا۔ آپ کی تصنیف المجموعۃ الکریمیہ کے نام سے غیر مطبوعہ موجود ہے۔ اولاد میں دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔

بھی آپ کے شاگرد تھے، تدریس کے ساتھ علاقہ کے قاضی بھی تھے، اور جو مقدمات پیش ہوتے شریعت محمدی کے مطابق ان کے فیصلے کیا کرتے تھے۔ آپ نہایت متقی، عابد و زاہد اور شب بیدار تھے، فرمایا کرتے تھے کہ "خداہبت غیور ہے جو شخص خدا کا ہو کر رہے خدا اس کو کافی ہو جاتا ہے اور جو دوسروں کے در پر گرتا ہے خدا اسے ان کے حوالے کر کے چھوڑ دیتا ہے"۔

۱۷ جمادی الآخر ۱۳۵۸ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ اور اپنے آبائی قبرستان میں اپنے والد کی قبر کے پاس دفن کئے گئے۔

اولاد میں مولانا سید عبدالحلیم، محمد عبدالمعز مدرسہ امینیہ دہلی کے، فضل عزیز، جامعہ اشرفیہ لاہور، فیض المعز دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، اور عبدالمتین جامعہ اشرفیہ لاہور کے فارغ ہیں۔ پانچوں بیٹے مستند عالم دین ہیں۔ اور دینی و علمی خدمات انجام دے رہیں ہیں۔ موخر الذکر کا البتہ انتقال ہو گیا ہے۔

مولانا غلام نبی فاروقی مردانی

آپ مولانا عبدالرحمٰن کے فرزند تھے۔ ۱۸۹۵ء کو سنگاؤ، مردان میں پیدا ہوئے۔
علاقہ کے علماء سے پڑھنے کے بعد مدرسہ نعمانیہ لاہور میں مولانا غلام مرشد سے
پڑھتے رہے۔ ۱۳۴۵ھ میں مظاہر علوم سہارنپور میں پڑھا اور ۱۳۴۶ھ میں
دارالعلوم دیوبند میں علامہ محمد انور کشمیری اور دیگر اساتذہ سے حدیث پڑھ کر
فراغت حاصل کی۔ ایک عرصہ تک شبقدر کی جامع میں خطیب رہے۔
سیرۃ خیرالبشر (پشتو میں) دو جلدوں میں ۱۳۷۶ھ میں شائع ہوئی
آپ عربی کے شاعر بھی تھے۔ دیوان (عربی) غیر مطبوع ہے۔

مولانا قاضی غلام نبی ہزاروی

۱۸۷۵ — ۱۹۲۱ء

آپ "دیشان" حال تحصیل بٹگرام، ہزارہ میں شاکراللہ سواتی کے گھر پیدا ہوئے،

ابتدائی تعلیم علاقے کے علماء سے حاصل کی ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ سے دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔

فراغت کے بعد گلاوٹی ضلع بلند شہر میں کافی عرصہ تدریسی خدمات انجام دیں، خوانین گیدڑپور مانسہرہ ہزارہ کے اصرار پر ان کے قاضی ہوکر آ گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ تدریس کا سلسلہ بھی آخری وقت تک جاری رکھا۔

۱۸/جنوری ۱۹۲۱ء کو آپ کا گیدڑپور، مانسہرہ، ہزارہ میں انتقال ہوا۔

تصانیف!

قیام گلاوٹی کے دوران آپ نے حمداللہ کا حاشیہ "رفع الاشتباہ" لکھا جو اسی دوران طبع ہؤا۔ اسی طرح قصیدہ بردہ اور "غلام یحییٰ" کی شرحیں لکھیں مگر موخرالذکر دونوں شروح کے بارے میں یہ علم نہ ہو سکا کہ مطبوعہ ہیں۔ یا غیر مطبوعہ۔

مولانا مفتی محمد فرید مردانی

آپ ایک نہایت ہی علمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ۔ نسباً پٹھان ہیں ۔
آپ کے والد مولانا حبیب اللہ بن علامہ امان اللہ بھی اپنے وقت کے سرکردہ علماء میں سے تھے ۔ آپ عید الفطر کو بروز جمعہ ۱۳۴۴ھ میں زروبی تحصیل صوابی ضلع مردان میں پیدا ہوئے ، تمام علوم و فنون کی کتابیں اپنے والد گرامی سے پڑھیں ۔
۱۳۷۱ھ میں دورۂ حدیث کی تکمیل حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی سے کی ۔
سند اجازۃ الحدیث شیخ الحدیث مولانا عبد الحق سے بھی حاصل کی ۔
آپ نے کچھ عرصہ اپنے گاؤں میں ، پھر جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں دس سال ، دار العلوم چارسدہ میں کتب احادیث پڑھاتے رہے ۔
۱۹۶۶ء سے آپ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں کتب حدیث پڑھا رہے ہیں اور ساتھ ہی فتویٰ نویسی کا کام بھی جاری ہے ۔
آپ کو مولانا عبد المالک صدیقی کی طرف سے چشتی ، قادری اور نقشبندی سلسلوں میں بیعت کرنے کی اجازت حاصل ہے ۔
آپ کی تصانیف میں ھدایۃ القاری شرح بخاری (عربی) ہے۔ غیر مطبوعہ ۔

مولانا فضل حق ہزاروی

۱۸۷۴ء — ۱۹۴۹ء

آپ "ڈھیری" تحصیل ایبٹ آباد، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔
ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء کو شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ صاحب سے دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔ فراغت کے بعد واپس وطن آئے، مجاہدین کے مرکز اسمست (در بند ہزارہ) میں دو سال تک کام کیا۔ پھر ڈھیری سے نقل مکانی کر کے سلطان پور، حویلیاں ضلع ہزارہ آگئے، پھر شاہی مسجد چنیوٹ میں امام و خطیب مقرر ہوئے اور ۳۰ سال تک خدمات انجام دیتے رہے۔ تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا، وہیں سے بیمار ہوکر واپس وطن آئے اور ایک ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد ۱۹۴۹ء کو انتقال کیا۔

تصانیف!

قادیانیت اور رافضیت کے رد میں "الخلافۃ والقرآن" نامی کتاب ۱۳ ضخیم جلدوں میں لکھی، جو پانچ ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، غیر مطبوعہ۔
(آپ مولانا قاضی غلام جیلانی و مولانا قاضی محمد ابراہیم سلطان پوری کے خسر تھے) عمر نے وفا نہ کی، اس لئے یہ کتاب غیر مطبوعہ ان کے عزیزوں کے ہاں پڑی ہے۔

مولانا لطافت الرحمٰن سواتی

انچارج فقہ و قانون جامعہ اسلامیہ بہاولپور

ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کے مطابق آپ کا سن ولادت ۱۹۲۸ء ہے۔ "رونیال" ضلع سوات میں قاضی فضل مولیٰ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم والد صاحب اور مولانا مفتاح الدین صاحب سے حاصل کی۔
۱۳۵۱ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ ۱۳۵۸ھ میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحؒ سے دورۂ حدیث پڑھا۔ نمایاں کامیابی پہ ایک گھڑی اور کتب انعام میں حاصل کیں۔ فراغت کے بعد مختلف مدارس میں تدریس کی۔ ۱۹۵۲ء میں جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۲۹ اپریل ۱۹۶۷ء سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں تدریس پہ مامور ہوئے ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں۔

تصانیف !!

۱۔ اشرف المقال فی مسئلۃ رویۃ الہلال بار دوم
۲۔ پشتو ترجمہ فتاوی رشیدیہ کتب خانہ اسلامیہ قصّہ خوانی پشاور
۳۔ رجال التوحید۔
۴۔ درس التوحید۔
۵۔ منظوم کلام ۔ موخرالذکر تین کتابیں ابھی طباعت سے آراستہ نہیں ہوئیں۔

محدث جلیل حضرت مولانا قاری مفتی محمود صاحب مدظلہ

سابق وزیراعلیٰ سرحد

آپ موضع عبدالخیل" علاقہ پنیالہ" ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے رہنے والے، دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح کے مایہ ناز شاگردوں میں سے ہیں فراغت کے بعد ایک عرصہ تک شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہ کر اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث ہونے کے علاوہ "وفاق المدارس" کے ناظم اعلیٰ ہیں جس میں ایک سو پچہتر مدارس عربیہ شامل ہیں۔ اب تک (۲۲) بائیس ہزار شرعی فتوے دے چکے ہیں جن کا مکمل ریکارڈ موجود ہے اور جو آپ کی اعلیٰ علمی صلاحیتوں کا مظہر ہیں۔

آپ دس قرأتوں کے قاری ہیں، سلسلۂ نقشبندیہ میں دو طریقوں سے "خلیفہ مجاز" ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں ڈیرہ اسماعیل خاں کے انتخابی حلقے سے پہلی بار قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے پھر ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں اسی حلقہ سے جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کو شکست دے کر "فاتح بھٹو" کہلائے۔ آپ ایک عظیم سیاست دان اور جمعیۃ علمائے اسلام کے جنرل سیکرٹری ہیں، اسلامی ملکوں کا کئی بار دورہ کر چکے ہیں، عرب ممالک میں سے شرق اوسط کا آپ نے کئی بار دورہ کیا اور وہاں ریڈیو، ٹیلی ویژن، اور علمی مجالس میں عربی زبان میں خطاب کیا، آپ بے تکلف عربی بولتے ہیں۔ عربی زبان کے بہترین شاعر بھی ہیں انگریزی زبان سے بھی ناواقف نہیں اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے مالک ہیں بہترین مقرر ہیں۔ آپ دلائل سے بات کرنے کے عادی ہیں۔ اور اپنے ٹھوس علمی دلائل سے سامعین

کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں یکم مئی ۱۹۷۲ء کو آپ نے صوبہ سرحد کے وزیرِ اعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھاتے ہی شراب پر پابند عائد کر کے مسلمانوں کے دل جیت لئے ہیں وزارت کے بعد بھی آپ کی درویشی میں کوئی فرق نہیں آیا یہی وجہ ہے کہ حریت کراچی " ۱۵ مئی ۱۹۷۲ء میں آپ کا جو انٹرویو شائع ہوا ہے اس کا عنوان " سرحد کے درویش وزیرِ اعلیٰ سے ایک ملاقات رکھا گیا ہے آپ نے وزارت اعلیٰ پر فائز ہوتے ہی بہت سے ایسے احکام جاری کئے ہیں جن پر دل سے مفتی صاحب کے لئے درازیٔ عمر کی دعائیں نکلتی ہیں، آئندہ سطور میں ہم آپ کی زندگی کی ایک جھلک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ۔

ولادت

آپ ۱۹۱۹ء میں موضع " عبدالخیل " علاقہ پنیالہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں مولانا محمد صدیق نقشبندی کے ہاں پیدا ہوئے ۔

ابتدائی تعلیم کے لئے آپ نے پنیالہ سکول میں داخلہ لیا، سکول کی ہر جماعت میں اوّل آتے رہے ، پنیالہ ہی میں ہائی سکول تک تعلیم مکمل کی سکول کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے حصول کا سلسلہ بھی جاری رہا ، آپ اپنے والد محترم جو علاقہ کے نامور مذہبی عالم اور شیخِ طریقت تھے (چاروں سلسلوں میں مجاز بیعت تھے) سے بھی استفادہ کرتے رہے ۔

ہائی سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ ۱۹۳۶ء میں ہندوستان تشریف لے گئے جہاں دیوبند، سہارنپور، اور مراد آباد کے مدارس میں تحصیل علم میں مصروف رہے ۔ دیوبند میں ایسے اساتذہ سے تعلیم پائی جو اس وقت میدان سیاست کے شہسوار تھے اور انگریز دشمنی ان کے ایمان میں شامل تھی ۔ ۱۳۶۰ھ یعنی ۱۹۴۱ء میں آپ نے دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی دورۂ حدیث حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ سے پڑھا آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اور حضرت مولانا فخر الدین صاحب مراد آبادی کے نام بھی آتے ہیں ۔

تدریسی خدمات

دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ گھر تشریف

لے آئے اور اپنے گاؤں میں تدریس کا آغاز فرمایا تقریباً چار سال پڑھانے کے
بعد آپ عیسیٰ خیل، ضلع میانوالی تشریف لے گئے اور تین سال تک وہاں تدریس کے
فرائض انجام دیئے۔

مدرسہ قاسم العلوم میں

۱۳۷۰ھ میں آپ مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں مدرس
ہو کر تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے نہایت
محنت اور جانفشانی کے ساتھ تمام علوم و فنون کی کتابیں پڑھائیں اور ترقی کرتے کرتے
"مدرس" سے صدر مدرس اور "شیخ الحدیث" کے منصب پر فائز ہوئے اس بائیس
سالہ دور تدریس میں آپ فتوے نویسی کے فرائض بھی انجام دیتے رہے، آپ کے قلم
سے نکلے (۲۲) بائیس ہزار فتوے اب بھی جوں کے توں محفوظ ہیں، وزارتِ اعلیٰ کے منصب
پر فائز ہونے تک تدریسی خدمات کا سلسلہ برابر جاری رہا۔

سیاسی خدمات

فراغتِ دار العلوم دیوبند کے بعد آپ نے تدریسی خدمات
کے ساتھ سیاسی خدمات کا سلسلہ بھی جاری رکھا، اسلام
میں سیاست اور دین جدا نہیں علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

ع جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

آپ نے اپنے اساتذہ کے خطوط پر اپنے علاقہ میں کام شروع کیا اور بعد میں
آپ جمعیت العلماء ہند کی مرکزی کونسل کے ممبر بن گئے۔

قیام پاکستان کے بعد

قیام پاکستان کے بعد جب جمعیۃ علمائے اسلام
پاکستان کی داغ بیل ڈالی گئی تو آپ اس میں شامل
ہو گئے دسمبر ۱۹۵۲ء میں جمعیۃ علمائے اسلام کا ایک کنونشن ملتان میں
طلب کیا اس کنونشن میں جمعیۃ کی از سرِ نو تنظیم کی گئی، حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ
ان کے صدر اور مولانا احتشام الحق صاحبؒ تھانوی جنرل سیکرٹری منتخب ہو گئے۔

فروری ۱۹۵۳ء میں تحریکِ ختم نبوت شروع ہوئی اس میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا اوراس کی پاداش میں آپ کو ایک سال قید کی سزا سنائی گئی جب آپ جیل سے رہا ہوکر واپس آئے تو جمعیتہ کا شیرازہ بکھر چکا تھا، اور وہ جماعت مضمحل ہوچکی تھی، مولانا احتشام الحق تھانوی تحریک ختم نبوت سے الگ رہے تھے اور گوشہ نشین ہو گئے تھے آخر دو سال بعد ۵۴ ۱۹ء کو جمعیتہ کو دوبارہ منظم کیا لیکن اس مرتبہ بھی قیادت کمزوری سدِراہ بنی چنانچہ ۵۶ ۱۹ء میں دوبارہ کنونشن ہوا حضرت مولانا احمد علی صاحب کو دوبارہ صدر منتخب کر لیا گیا۔ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے اس کنونشن میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کو بھی دعوت دی گئی مگر یہ حضرات شریک نہ ہوئے اب یہ ایک فعال تنظیم بن چکی تھی۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی پرجوش سرگرمیوں کی بدولت مغربی پاکستان میں جمعیتہ کے دو ہزار مدرسے قائم ہو چکے تھے۔ پہلے آپ جمعیتہ کے سیکرٹری منتخب ہوئے بعد میں آپ نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی جگہ لے لی اور وہ آپ کی جگہ پر آگئے۔

قومی اسمبلی کی ممبرشپ

۱۹۶۲ء میں جب ایوبی آئین کے تحت بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ قومی اسمبلی کے پہلے انتخابات ہوئے تو آپ نے ان میں انفرادی حیثیت سے حِصّہ لیا اور اپنے تمام مخالف امیدواروں کی ضمانتیں ضبط کراتے ہوئے کامیابی حاصل کی آپ کے مقابلہ میں صرف ایک امیدوار نوابزادہ فتح اللہ خاں کی ضمانت ضبط ہونے سے بچی لیکن ان کے ووٹ بھی آپ سے آدھے کم تھے۔

آپ نے ۱۹۶۲ء کو قومی اسمبلی میں حزبِ مخالف کا کردار ادا کیا ۱۹۶۵ء کے انتخابات قومی اسمبلی میں آپ کو سزا ملی آپ کا انتخابی حلقہ جو درحقیقت آپ کا فولادی قلعہ تھا وہ بھی حکومت کی دسترس سے محفوظ نہ رہ سکا ۱۹۶۵ء کے انتخابات میں آپکو ناکام کرنے کے

لئے متعلقہ حکام کو خاص ہدایات ملی تھیں آپ کے ووٹروں کو تھانہ میں بلا بلا کر ڈرایا جاتا رہا کہ اگر مفتی صاحب ان کے حلقہ سے کامیاب ہو گئے تو اس کی سزا انہیں بھگتنا ہو گی، اس کے باوجود آپ نے مقابلہ کیا، ظاہر بین نظروں نے اسے "ہار" سمجھا لیکن اہل البصیرت کے نزدیک یہ "ہار" آپ کی جیت" تھی ۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں ڈیرہ اسماعیل خاں ہی کے حلقہ سے آپ نے انتخاب لڑا مقابلے میں پاکستان کی معروف ترین شخصیت اور موجودہ صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے جناب بھٹو صاحب ہر جگہ سے انتخاب جیت گئے لیکن مفتی صاحب کے مقابلہ میں دس ہزار ووٹوں سے ہار گئے مدیر چٹان جناب شورش کاشمیری نے اپنے ہفت روزہ چٹان کے صفحہ اول پر مفتی صاحب کا فوٹو دیا اور اس کے نیچے یہ بھی لکھا کہ جنہوں نے بھٹو صاحب سے دس ہزار زیادہ ووٹ حاصل کئے اس طرح آپ "فاتح بھٹو" کہلائے ۔

قید و بند قیام پاکستان کے بعد آپ کو حق گوئی کے مقدس جرم میں تین بار جیل جانا پڑا لیکن قید و بند کے باوجود آپ کی حق گوئی میں کوئی فرق نہیں آیا ۔

ع بڑھتا ہے اور ذوقِ گناہ یاں سزا کے بعد

مشرق اوسط کے دورہ پر آپ نے مشرقِ اوسط کے تقریباً تمام اسلامی ممالک کا دورہ کیا ہے ۔ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران ایک وفد کی قیادت کی اور لیبیا کے دورے پر گئے جہاں آپ نے ہندوستان کی طرف سے پاکستان پر مسلط کی گئی جنگ میں پاکستان کے موقف کی وضاحت کی وہاں کے ٹیلویژن سے آپ کی عربی تقریر نشر کی گئی، آپ کی اس تقریر سے عرب ممالک میں ہندوستان کے خلاف عام نفرت پیدا ہوگئی ۔

آپ نے قاہرہ (مصر) میں منعقدہ عالمی اسلامی کانفرنس میں تین بار شرکت کی اور مسلمانوں کو درپیش مسائل کے حل کی تلاش کرنے کے سلسلے میں اسلامی دنیا

کی کوششوں میں شریک ہوئے۔

متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے اسلامی امور سے متعلق وزارت کی دعوت پر آپ نے چوتھی بار قاہرہ میں منعقدہ کانفرنس میں شرکت کی سینائی حکومت کی دعوت پر آپ طرابلس بھی گئے سعودی عرب تو آپ تقریباً آٹھ مرتبہ جا چکے ہیں اور حج اور عمرہ کی سعادت بار بار حاصل کر چکے ہیں۔

آپ اردن، لبنان، بیروت، عراق اور دیگر عرب ممالک کا دورہ بھی کر چکے ہیں ان مسلم ممالک میں آپ نے عربی زبان میں فی البدیہہ تقاریر کر کے عرب دنیا سے اپنی گوناگوں، قابلیتوں اور صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

شاعرانہ ذوق

ماہنامہ انوار مدینہ بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ میں نداء الاسیر کے عنوان کے تحت آپ کی ۲۱ اشعار پر مشتمل ایک عربی نظم شائع ہوئی۔

آپ نے ۱۹۵۳ء میں ملتان جیل میں لکھی، ہمیں یہ نظم دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی کہ آپ شعر بھی کہتے ہیں اور اعلیٰ شاعرانہ ذوق رکھتے ہیں، آپ کی اس نظم کے چند شعر ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ وانی لفی دارٍ ھنا سکن الذی اعان علی تقویم دینٍ مقوّمٖ

اور میں ایک ایسے گھر (جیل) میں ہوں کہ یہاں وہ شخص رہا ہے کہ جس نے دینِ قیم کی درست کاری میں مدد کی ہے اس شعر میں آپ کا اشارہ مولانا کفایت اللہ دہلوی کی طرف ہے جو ۱۹۳۲ء میں سول نافرمانی کرتے ہوئے ملتان جیل میں لائے گئے، اور اٹھارہ ماہ قید با مشقت کی سزا اس جیل میں بھگتی۔

۲۔ فغیھا ابن اسرائیل یوسف نازلٍ علیہ سلام اللہ لیس باجذمٖ

تو اس جیل میں یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یوسف علیہ السلام بھی ٹھہرے ان پر خدا کی طرف سے نہ منقطع ہونے والی سلامتی کا نزول ہونا۔

۳، وقد سکنت فیها آئمۃ دیننا وفیها الوفقہ کثیر التکرم

اس میں ہمارے آئمہ دین بھی رہے ہیں، اس میں ابوالفقرا امام اعظم ابوحنیفہؒ جو
ہت بزرگی والے ہیں تھوڑا آگے چل کر لکھتے ہیں۔

۴، فلو اری فیها ماثرۃ سارۃ ولولم اظن الدار دار تنعم

اگر میں اس میں چلنے والے (قافلہ) کے نشانات نہ دیکھتا اور اگر میں اس گھر کو نعمتوں
ا گھر نہ جانتا۔

۵، ولولم اخل فیها معارج ذروۃ ولم ارتقب فیها حصول التکرم

اور اگر میرے خیال میں اس میں بلندیوں کی چوٹیاں نہ ہوتیں۔ اور میرے نزدیک اس
یں بزرگی کے حصول کی تاک نہ ہوتی۔

ولم ارج فیها نیل سعادۃ ولم انتظر فیها نزول الرحیم

اور اگر میں اس حصولِ سعادت کی امید نہ رکھتا اور (اگر) اس میں رحمتِ خداوندی
کے اترنے کا مجھے انتظار نہ ہوتا۔

ولم احتسب ذاک الورود فریضتہ رضا لبنی ماجد و مکرم

اور اگر میں اس قید خانے میں آنے کو فرض نہ جانتا۔ بڑی بخشش والے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے۔

وحفظاً الدین قیم و اماطتہ تکذب رجیم خادع و فلیم

اور میں دین قیم کی حفاظت اور راندہ درگاہ، دھوکا باز اور غلام ذلیل کے جھوٹ
کو دفع کرنے کے لئے۔

فلو لم یاکن هاذاک ماسرت نحوها بقلب حریص مشرئب متیم

اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں قید خانے کی طرف لپنے دل سے نہ چلتا جو لالچ
میں بے تاب اور سر اٹھائے ہوئے ہے۔

ولم افترق اھلی وداری لساعۃ ولم ادخل البیت المقفل فاعلم

اور میں اپنے گھر اور اہل وعیال سے ذرا بھی دیر کے لئے بھی جدا نہ ہوتا اور

نہ ہی اس مقفل گھر میں داخل ہوتا۔

وما کنت فی رمضان مونس غربۃ ولم تدر ما حال الاسیر المجسم۔

اور رمضان میں میں پردیسی زندگی سے مانوس نہ تھا، اور تم نہیں جان سکتے کہ

قیدی کا کیا حال ہوتا ہے۔

فارجوا الکریم الرب حسن تقبل عسی اللہ ان یجعلہ خیر مقدم

میں اپنے کریم پروردگار سے امید رکھتا ہوں حسن قبول کی منزل قریب ہے کہ ا

تعالیٰ اس آمد کو بہتر بنا دے۔

وفاق المدارس کی نظامت اعلیٰ!

آپ عربی مدارس کی یونین کی نظام

اعلیٰ کے منصب پر فائز ہیں۔ ا

وفاق میں پاکستان کے ۱۷۵ امتیاز مدارس شامل ہیں۔ ان مدارس کے امتحانات بھی

کے تحت ہوتے ہیں اور امتحان پاس کرنے والوں کو وفاق کی طرف سے سندات دی

ہیں یہ وفاق گویا عربی مدارس کی یونیورسٹی ہے جس کی نظامت اعلیٰ آپ کے پاس ہے۔

صوفیانہ مسلک

آپ سلسلۂ نقشبندیہ میں پہلے اپنے والد حضرت مولا

محمد صدیق صاحب سے بیعت ہوئے اور انہی سے

اس سلسلہ کی تکمیل کر کے "خلیفۂ مجاز" ہوئے۔ دوبارہ طریقہ معصومیہ نقشبندیہ

میں شاہ عبدالعزیز صاحب سے بھی خلافت حاصل کی اس طرح آپ سلسلہ

نقشبندیہ میں دو طریقوں سے "خلیفۂ مجاز" ہو گئے۔

علمی شان

آپ کی علمی شان پر دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مو

قاری محمد طیب صاحب مدظلہ کا وہ اقتباس نہایت ہی قیمتی

ا انہوں نے مختصر تاریخ دیوبند میں آپ کے بارے میں لکھا ہے۔

۵۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ

آپ کی شخصیت علمی حلقوں میں بہت معروف ہے پاکستان
، پارلیمنٹ کے ممبر رہے (اور اب بھی ہیں) حق گوئی میں بے باک ہیں فقہی اور حدیث
ستعداد کے ساتھ عصری معلومات پر کافی عبور رکھتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں آپ کی تقریریں
رعی اور عصری معلومات کا بیش بہا ذخیرہ ہیں (افتاء) فتوی نویسی میں آپ کا خاص منصب
ہے اور آپ کے فتاوی ملک میں اعتماد وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ وطن
صوبہ سرحد (مغربی پاکستان) ہے آپ اپنی گوناگوں علمی خصوصیات کیوجہ سے مصر کے عالمی
وتمر میں طلب کئے گئے اور وہاں کے بلیغ خطاب وقعت کے ساتھ سنا گیا، آپ دارالعلوم
کے ممتاز فضلاءُ اور پاکستان کے مشاہیر میں سے ہیں۔[1]

راقم کے بہترین فاضل دوست اور عربی، فارسی اور اردو کے فی البدیہہ شاعر
حضرت مولانا حافظ عبدالمنان صاحب دہلوی مدظلہ اپنی ایک نظم میں آپ کو خراج عقیدت
پیش کرتے ہیں۔

وزارت اعلیٰ

نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیۃ علماءِ اسلام کے اتحاد کے نتیجے میں آپ نے یکم مئی ۱۹۷۲ء کو گورنر ہاؤس پشاور میں صوبہ
سرحد کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھایا صوبائی گورنر جناب سکندر خاں خلیں
نے دربار ہال میں عوامی نمائندوں، معززین، اعلیٰ افسروں ہائی کورٹ کے ججوں اور
دوسرے چیدہ چیدہ حضرات کی ایک پروقار تقریب میں آپ سے حلف لیا۔
حلف کی تقریب ہی میں آپ نے فرمایا کہ حلف اٹھانے کے بعد میں نے

---

[1] بحوالہ بیس بڑے مسلمان مختصر تاریخ دیوبند ص ۵۹

اپنے دل کو ٹٹولا ہے اس میں قطعاً کوئی فرق نہیں آیا۔ اور ساتھ ہی صوبہ سرحد میں شراب کی بندش کا اعلان کر کے تمام اہل اسلام کے دل جیت لیے، جرائد و مجلات نے دل کھول کر اداریے لکھے اور آپ کے اس مستحسن اقدام پر آپ کو ہدیۂ تبریک پیش کیا۔

اردو زبان کو آپ نے سرکاری زبان قرار دے کر لسانی جھگڑوں سے صوبہ سرحد کو پاک رکھا۔

جہیز کی لعنت کو بذریعہ قانون ختم کیا تاکہ غریب گھرانوں کی لڑکیاں سالہا سال تک یونہی بیٹھی نہ رہیں۔ اور ان کے والدین ان کی شادی محض اس وجہ سے نہ کر سکیں کہ انہوں نے ان کے لئے بہت سارا جہیز تیار نہیں کیا آپ نے جہیز کی نمائش کو بھی ممنوع قرار دیا آپ کے اس اقدام کو بھی بہت سراہا گیا۔

احترام رمضان کا آرڈیننس جاری فرما کر دن کے اوقات میں صوبہ بھر کے ہوٹلو کی بندش کا اعلان فرمایا اور روزہ خوروں کے لئے قید و جرمانہ کی سزا تجویز فرمائی اس بار رمضان میں سختی سے اس پر عمل کروایا گیا۔

اللہ تعالےٰ آپ کو مکمل اسلام نافذ کرنے کی اور ہمیں اس پر چلنے کی پوری توفیق بخشے "آمین"

آپ کی تصانیف میں المتنبی القادیانی (عربی) استانبول ترکی سے شائع ہو چکی ہے۔

مولانا مفتی محمود حسن ہزاروی ۱۸۹۲ء - ۱۹۷۳ء

آپ ۵ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء کو "ڈیدل کمانچ" علاقہ جیغرزئی ملحقہ ہزارہ میں حاجی احمد خان صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، پھر کچھ عرصہ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ سے سندھ میں پڑھتے رہے۔ تکمیل مدرسہ معینیہ اجمیر شریف میں مولانا معین الدین صاحب سے کی۔ پھر اسی مدرسہ اور صوفیہ میں کچھ عرصہ تدریس کرنے کے بعد جامعہ حسینیہ راندیر سورت میں پہلے بطور صدر مدرس اور شیخ الحدیث ۲۷ سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ تقسیم ملک کے باعث وطن آئے اور پھر کچھ عرصہ "مطلع العلوم" بروری روڈ کوئٹہ میں تدریس کی۔

۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء میں جامعہ عربیہ اسلامیہ نزد عیدگاہ کوئٹہ کی بنیاد رکھی اور ایک مسجد بھی اس میں بنوائی، آخری وقت تک یہاں تدریس و افتاء کے کام میں لگے رہے۔ یکم ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۳ء کو آپ کا وصال ہوا۔ اور اسی مدرسہ کے احاطہ میں دفن کئے گئے۔

تصانیف! آپ کی تصانیف میں معین القائد صفحات ۹۶ مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۹۳۷ء

(۲) "معین الحکمت" صفحات ۱۰۴، مطبوعہ حیدر آباد دکن

(۳) "معین الفرائض" مطبوعہ دہلی، صفحات ۱۲۶

(۴) معین المنطق اوّل و دوم۔ صفحات حصہ اوّل ۸۴ اور حصہ دوم ۹۴ بار دوم کراچی۔

(۵) "التذکرۃ المحمودۃ" اپنا مختصر سوانحی تذکرہ بزبان عربی، مطبوعہ سندھ۔

آپ پیر سید غلام مصطفےٰ قادری کلیدار کے خلیفہ مجاز بھی تھے۔

مولانا سید محمود شاہ خطیب ہزاروی

۱۸۴۶ء
۱۹۰۹ء

آپ سید عبدالماجد شاہ ایم۔ اے بی۔ ایڈ ساکن ڈھینڈہ کے دادا تھے۔ "ڈھینڈہ" ہری پور ہزارہ میں سید میر محمد شاہ بن مولانا سید شاہ حسین بن پیر شاہ مشہدی کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم والد صاحب اور چچاؤں سے حاصل کی۔ علم قرأت کی تحصیل قاری میر عبداللہ صاحب ساکن سرائے صالح (ہزارہ) سے کی۔ بعد ازاں حافظ محمدؒ صاحب ساکن لکھو کے، ضلع فیروزپور میں تکمیل کی۔

آپ نے خطابت میں نام پیدا کیا، جب قرآن پڑھتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا، جیسے نازل ہو رہا ہو، اللہ تعالے نے آواز بھی خوب دی تھی۔ بعض حاسدوں نے آپ پر غلط الزام دربارہ عقائد لگائے جن کا رد آپ نے "عقیدہ محمودیہ" میں کیا۔
آپ نے اس کے علاوہ "تبصرۃ الجمعہ" عربی، صفحات ۱۸۲، بڑا سائز، مطبوعہ، ریاض الہند امرتسر۔

(۲) مجموعہ خطب، یہ حضرت شاہ ولی اللہؒ و دیگر حضرات کے خطبات کا مجموعہ ہے مع اردو ترجمہ، صفحات ۷۶، بڑا سائز

(۳) حاشیہ تنبیہ المشرکین، مطبوعہ لاہور۔ ۱۸۹۶ء

۱۹۰۹ میں ڈھینڈہ میں وصال ہوا۔

مولانا مفتی مختار احمد کوھاٹی ط

آپ صاحبزادہ فضل الرحمٰن بن مولانا عبدالجلیل صاحب کے فرزند ہیں کربوغہ شریف ضلع کوہاٹ کے رہنے والے ہیں۔ صوبہ سرحد کے عظیم روحانی خاندان کے چشم و چراغ اور نوجوان عالمِ باعمل ہیں۔ اس وقت عمر کوئی ۲۸ سال کے قریب ہوگی، دارالعلوم کراچی سے تخصص فی الفقہ کر کے مسندِ افتاء پہ فائز ہوئے۔

آپ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد زکریاؒ کے محبوب خلفاء میں سے ہیں۔ مدینہ منوّرہ کے عرصہ قیام میں ان سے بیعت ہوئے اور خوب استفادہ کر کے اور حضرت کے فیضِ نظر سے بہت جلد باطنی برکات و کمالات سے مالا مال ہوئے اور چاروں سلسلوں میں مجاز ہوئے۔ آپ کو اپنے جدّ محترم مولانا عبدالجلیل صاحب کی طرف سے بیعت کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ آپ کا فیض بہت عام ہے۔

آپ کی قابلِ قدر تصانیف میں سے "دھریت سے اسلام تک" خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ عصرِ حاضر کی بے دینی کا اس میں بہترین علاج ہے۔ انداز عام فہم اور پرکشش ہے۔ مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور سے بہترین کتابت کے ساتھ ۲۵۵ صفحات میں شائع ہوئی ہے۔

مولانا مدرار اللہ مدرار نقشبندی مردانی!

آپ ہوتی، مردان کے رہنے والے ہیں۔ علماء دیوبند کے فیض یافتہ ہیں۔ ہفت روزہ "لوائے ملت" مردان کے مدیر ہیں۔ آپ کے قلم سے چند رسائل اور کتب منظر عام پر آ چکی ہیں۔

(۱) رسالہ بیّنات (۲) قول فیصل (۳) شاتم رسول شرع کی نظر میں (۴) جہاد کشمیر اسلامی دلائل کی روشنی میں (۵) آئینہ جہاد (۶) دستور العمل ادارہ اصلاح المسلمین (۷) تسخیر قمر اور قرآن مسمّٰی بہ اعجاز القرآن، پشاور ۱۹۶۹ء صفحات ۱۴۲۔ (۸) سوانح حضرت مولانا عبدالمالک صاحب نقشبندی۔

مولانا سیّد معروف شاہ شیرازی

ایڈووکیٹ، بٹگرام، ہزارہ

آپ ۲۷ ذلیقعدہ ۱۳۵۰ھ ۹ مارچ ۱۹۳۲ء کو "ہرڈری" تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں مولانا سیّد مسیح شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ حسینی سیّد ہیں ابتدائی تعلیم علاقہ کے علمائ سے حاصل کی۔ پھر مختلف مدارس، مدرسہ قاسم العلوم ملتان — میں مولانا عبدالخالق صاحب اور مولانا مفتی محمود صاحب (ایم۔این۔اے) سے پڑھتے رہے۔ اسی طرح کچھ عرصہ ٹنڈو الہ یار میں مولانا مصباح اللہ شاہ صاحب کی معیّت میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن اور حضرت علامہ محمد یوسف بنّوری سے پڑھتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں منشی فاضل، ۱۹۵۴ء میں مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ اسی سال حضرت مولانا محمد رسول خاں اور مولانا محمد ادریس صاحب سے جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ پھر مختلف مدارس میں پڑھاتے رہے۔ کچھ عرصہ تک دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کے ماہنامہ تعلیم القرآن کے مدیر بھی رہے۔ ۱۹۶۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۲ء میں راولپنڈی سے ماہنامہ

لے آپ کے والد بھی دارالعلوم دیوبند کے پڑھے ہوئے تھے۔ آپ کے بڑے بھائی مولانا فیض علی شاہ صاحب دارالعلوم میں مدرس بھی رہے ہیں۔ جو آجکل مولانا مفتی زین العابدین کے مدرسہ میں لائل پور میں حدیث پڑھاتے ہیں۔

"اسوہ" نکالا، جس پر ۱۹۶۴ء میں حکومت نے پابندی لگادی۔ ۱۹۶۵ء میں آپ کو مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں کراچی جانا ہوا۔ تو وہاں سے ایل۔ایل۔بی کرکے واپس آئے۔ ۱۹۶۵ء میں پروفیسر خورشید احمد کی دعوت پر ادارہ معارف اسلامی کراچی کی رفاقت قبول کرلی۔ ۱۹۷۰ء تک رفیق رہے۔

ادارہ میں دوسال آپ نے "سیارہ ڈائجسٹ" کے "قرآن نمبر" کی ترتیب و تدوین کا کام کیا۔ قرآن نمبر کی پہلی دو جلدوں کا اکثر کام آپ نے کیا۔ پھر سیرۃ کی طرز پر قرآن کریم پر سات آٹھ جلدوں پر تحقیقی کام کرنے کا پروگرام بنایا اور اس سلسلہ کی پہلی کتاب "نزولِ قرآن" مرتب کی، مگر پروفیسر خورشید صاحب کی تجویز کہ نام آپ کا ہو اور ترتیب ان کی ہو۔ جب آپ نے رد کردیا، تو ان کا طرزِ عمل آپ کے ساتھ ہمدردانہ نہ رہا جس کی وجہ سے آپ نے ادارہ کی رفاقت چھوڑ دی۔

تصانیف!

(۱) ادارہ کی رفاقت کے دوران آپ نے سیّد قطب مرحوم کی کتاب "معالم فی الطّریق" کا ترجمہ کیا۔ آپ کا یہ ترجمہ اکیڈمی میں پڑا رہا اور اس دوران خلیل حامدی کا ترجمہ شائع ہوگیا۔

۲۔ مصطفیٰ السباعی مرحوم کی کتاب کا ترجمہ "ہماری تہذیب کے درخشاں پہلو" کے نام سے اسلامک پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہوا۔

۳۔ ڈاکٹر عامر کی کتاب کا ترجمہ "اسلام کا نظامِ تعزیرات" کے نام سے شروع کیا جو ساتھ ساتھ "ترجمان القرآن" لاہور میں شائع ہوکر مکمل ہوا۔ ۱۹۷۰ء میں آپ واپس آگئے اور پریکٹس کررہے ہیں۔

مولانا مفتاح الدین محدث سواتی

۱۳۰۲/ ۱۳۶۲ھ ـــ ۱۸۸۵ / ۱۹۴۳ء

آپ قلعہ "کئی" سوات میں خراش الدین بن فضل الدین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۲۰ء کو امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا سیّد اصغر حسین، مولانا محمد رسول خاں ہزاروی، مولانا اعزاز علی صاحب وغیرھم حضرات سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

فراغت کے بعد کئی مدارس میں تدریس کی، آخر میں "جورہ" سوات میں ۱۸ سال تک دیگر کتب کے علاوہ کتب حدیث کی تدریس کی، آپ سوات کے قاضی بھی تھے، مگر کم مدت کے لئے تھے، تاکہ تدریس میں فرق نہ آئے۔

تصانیف!

(۱) اصلاح الرسوم: مطبوعہ بزبان پشتو ردّ بدعات کا ایک شاہکار ہے۔

(۲) جمال القرآن: مولانا اشرف علی تھانوی کی اس کتاب تجوید کا پشتو میں ترجمہ کیا ہے۔

(۳) تحقیق حرف ضاد: موخر الذکر دونوں کتابیں قلمی ہیں۔

وصال!

۱۲ محرم الحرام ۶۲ ۱۳ھ/ ۱۹۴۳ء بروز جمعۃ المبارک بوقت عصر "جورہ" سوات میں وصال ہوا، اور وہیں سپرد خاک کئے گئے۔

جناب مولانا قاضی مقدار الدین شاکر صاحب پشاوری[1]

خطیب سنہری مسجد پشاور صدر

آپ ۱۹۲۴ء میں جناب البصار الدین صاحب کے گھر "زیارت کاکا صاحب" تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے نانا۔ مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب (م ۱۹۶۹ء) اور مولانا میاں سعد اللہ صاحب سے حاصل کی، اعلیٰ تعلیم کے لئے ۲۸/شوال المکرم ۱۳۵۶ھ کو دارالعلوم دیوبند میں داخل ہو گئے، موقوف علیہ کی تکمیل کے بعد ۱۳۶۲ھ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ ۱۹۴۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

فراغت کے بعد موتمر مصنفین دہلی میں بطور "رفیق مولانا احمد سعید صاحب کے ساتھ کام شروع کیا، ان دو کتابوں" جنت کی کنجی" اور "دوزخ کا کھٹکا" کی تخریج کی جو تیسری اشاعت میں شامل کی گئی۔ تفسیر قرآن کے لئے انہوں نے ..... چار علماء پر مشتمل ایک بورڈ تیار رکھا تھا۔ جس میں ایک آپ بھی تھے۔

تصنیفی خدمات

۱۔ "کافل النھب" کے نام سے" الکامل للمبرد" کی شرح مع ترجمہ اردو ۳۰۰ صفحات میں شائع کی۔ اس پر علامہ شبیر احمد

---

[1] آپ کا سوانحی تذکرہ میرے قلم سے ۲۶/مئی ۱۹۷۲ء کے خدام الدین، لاہور میں ص ۱۲ اور ص ۱۲ پر شائع ہوا۔

عثمانیؒ نے تقریظ لکھی۔ آخری فقرہ یوں ہے۔" الکامل ــــ داخل فی نصاب المدارس الہندیۃ وطلابہا الہندیون کانوا کثیرا الاحتیاج الی ترجمۃ بالہندیۃ وشرح غوامضہ فتکفل بہذا اخونا العزیز مولوی مقدار الدین ددی احقہ" کہ یہ کتاب ہندوستان کے عربی مدارس میں داخل نصاب ہے۔ ہندوستانی طلبہ کو اس کے اردو ترجمہ اور مشکل الفاظ کی شرح کی ضرورت تھی جسے ہمارے عزیز بھائی مولوی مقدار الدین نے اپنے ذمہ لیا اور اس کا حق ادا کر دیا۔"

حضرت مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الادب دارالعلوم دیوبند نے اپنی تقریظ کے آخر میں " لم أرلہ شبیہ ولا نظیر" (کہ میں نے اس کی مثل نہیں دیکھی) کا فقرہ لکھ کر اس کی قیمت بڑھا دی۔

ناظم اسلامیات! انجمن خادمانِ اسلام جالندھر کی جانب سے ان کے قائم کردہ ایک کالج اور چار ہائی سکولوں کے لئے آپ ناظم اسلامیات مقرر کئے گئے۔ اس عرصہ میں آپ نے $\frac{20\times 2}{16}$ سائز کے ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ــــ میٹرک کے طلبہ کے لئے ایک کتاب " برہان الاسلام" لکھی جو پہلے جالندھر اور پھر میسرز کریم بخش انارکلی لاہور کے اہتمام سے شائع ہوئی۔

۳۔" سفرنامہ حجاز" ۱۹۷۱ء میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے حج کی سعادت بخشی اور مسلمان ملکوں سے ہوتے ہوئے سعودی عرب پہنچے۔ اس سفر کے حالات ۴۰۰ صفحات میں تحریر کئے جو شائع ہو رہے ہیں۔

۴۔" ہماری اردو" برائے جماعت ششم بہ دو حصے بورڈ نے منظور کئے۔

۵۔ ایک قاعدہ" تسہیل الفرقان" ابتدائی قرآن مجید پڑھنے والے بچوں کے لئے لکھا جو ۱۹۴۷ء میں جالندھر میں شائع ہوا۔

تقسیم ملک کے بعد چوک ناصر خاں کی مسجد بھوڑ گراں میں امام اور سہنری مسجد

صدر میں خطیب ہیں۔ پشاور شہر کی مختلف مساجد میں درس قرآن بھی دیتے ہیں
شاعرانہ ذوق بھی رکھتے ہیں۔ قطعاتِ تاریخ لکھنے میں ماہر ہیں۔ بیعت کا تعلق
حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے ہے۔

مولانا محمد موسیٰ صاحب روحانی بازی

استاذ حدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

آپ "کتہ خیل" تحصیل و ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں پیدا ہوئے۔ سید احمد روحانی کی اولاد سے ہیں۔ آگے یہ سلسلہ حضرت امام زین العابدین رضؓ تک جا پہنچتا ہے

ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماً سے حاصل کی۔ پھر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ، پشاور میں ۲ سال تک مولانا عبدالحق شیخ الحدیث، مولانا عبدالغفور سواتی، مولانا قاضی حبیب الرحمٰن مولانا محمد فیاض، اور مولانا لطافت الرحمٰن سواتی سے مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھیں دارالعلوم حقانیہ کے ہر امتحان میں اوّل آتے رہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے بعد قاسم العلوم ملتان شہر میں داخلہ لیا۔ اور موقوف علیہ کی تکمیل کے بعد تیسرے سال ۱۹۶۳ء میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔ امتحان میں آپ نے اوّل آکر جو ریکارڈ قائم کیا، وہ اب تک قائم ہے۔ یہاں کے اساتذہ میں مولانا عبدالخالق سابق مدرس دارالعلوم دیوبند، مولانا علی محمد صاحب، مولانا محمود اختر صاحب تفسیر قرآن کی سند شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب سے دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی سے حاصل کی۔

فراغت کے بعد کچھ عرصہ "قاسم العلوم" میں افتاء کا کام کرنے کے بعد حضرت مولانا عرض محمد صاحبؒ کے مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ میں بطور صدر مدرس آپ کا تقرر ہوا۔ تین سال کے بعد وہاں سے منڈی بورے والہ کے مدرسہ میں ایک سال تدریس کی، پھر "قاسم العلوم" میں بطور مدرس اعلیٰ آپ کا تقرر ہوا۔

چند سال وہاں اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۷۰ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں برائے تدریس لائے گئے۔ اب وہاں تدریس اور نیو کیمپس جامعہ پنجاب کی جامع مسجد میں خطابت کرتے ہیں۔ عربی، اردو، فارسی، اور پشتو چاروں زبانوں کے ادیب اور شاعر ہیں۔

تصانیف آپ نئے موضوعات پر لکھتے ہیں، آپ کی تصانیف کی تعداد کوئی ساٹھ کے قریب ہے۔ جن میں سے بیس تو فلسفہ، سائنس اور جدید و قدیم ہیئت پر ہیں جن کی زبان اردو، عربی، فارسی ہے۔ ان میں سے فلکیات جدیدہ و سیر القمر و عید الفطر، ہفت سمٰوٰت کے متعلق، اسلام، ادیانِ عالم، اور "فلاسفہ کے نظریات" شرح جامع صحیح للترمذی، شرح مشکواۃ المصابیح جلد اوّل۔ "الفوائد الملکوتیہ فی ان الاحادیث حجۃ فی العربیۃ (عربی ضخیم جلد) البالغ الجنی فی الفروق بین الرسول والنبی (عربی) "رسالہ مباحث مقدمۃ الکتب (عربی) رسالہ اقسام الشفاعۃ الثلاثون" شرح تصریح (عربی، علم ہیئت) تعلیقات شرح چغمینی دیوان اشعار (عربی، فارسی)" بیان المذاہب فی حقیقۃ الحرف" (عربی) "نور کی حقیقت (اردو)" کتاب التاریخ" الکبیر" (اردو) کتاب الاعیان والکبراء (عربی دو ضخیم جلدوں میں)" ملخص الہیئۃ الجدیدۃ (اردو) "کتاب الہیئۃ الجدیدہ (عربی ضخیم جلد) النجم السعد فی مباحث اما بعد (عربی) وغیرہ مطبوعہ و غیر مطبوعہ ہیں۔

آپ کی تصانیف اس لحاظ سے بھی اہم ہیں کہ ان موضوعات پر لکھتے ہیں جن پر عموماً علماء نے کم لکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ جامعہ پنجاب نے "فلکیاتِ جدیدہ" کو بہت سراہا ہے۔

ل راقم کی مرتبہ؛ سوانح حضرت مولانا محمد رسول خان میں آپ کا مضمون اور نمونہ کلام موجود ہے۔

شمس العلماء قاضی میر احمد شاہ رضوانی پشاوری

۱۸۶۰ء ـــــــــ ۱۹۳۵ء

آپ شعبان ۱۲۷۷ھ/۱۱ اپریل ۱۸۶۰ء کو اکبر پورہ تحصیل نوشہرہ، ضلع پشاور میں پیدا ہوئے، والد صاحب کا نام قاضی میر صاحبزادہ صاحب ہے (خلیفہ اخوند عبدالغفور صاحب سوات) ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی، پھر اکبر پورہ کے دیگر اساتذہ سے پڑھتے رہے، پھر چھچھ ہزارہ، پنجاب، خراسان اور ہندوستان کے ممتاز علماء سے تکمیل کی۔

۱۲۹۲ھ/جون ۱۸۷۵ء کو لاہور پہنچے اور سوا چار سال کے عرصے میں مولوی عالم، منشی فاضل، مولوی فاضل، ڈاکٹری، قانون اور ریاضی کی سندات لارڈ لٹن وائسرائے ہند سے حاصل کیں، انعام اور تمغہ بھی حاصل کیا۔

ستمبر ۱۸۷۹ء میں نورمل کالج امرتسر میں پروفیسر علوم شرقیہ مقرر ہوئے، تین سال چار ماہ تک وہاں تدریس کی۔ جنوری ۱۸۸۴ء میں مسٹر واٹ کنگ سیکریٹری فنانس کمشنر پنجاب کے اتالیق مقرر ہوئے اور انکی معیت میں چھ سال تک پنجاب، سرحد، افغانستان، راجپوتانہ، میسور، مالوہ، مدراس، بمبئی، بنگالہ، یورپ کشمیر وما یضاف الیہ کا دورہ کیا، اور انہیں اس دوران پڑھاتے رہے، کلکتہ میں ہائی پرفیشینسی و آنرز ڈگری ہائے عربی و فارسی و اردو حاصل کیں، ۲۶ جولائی ۱۸۸۸ء ۱۲ سال کی مسافت سے وطن واپس آئے اور والدین کی زیارت کی

۱۸۸۸ء دسمبر کی سرمائی چھٹیوں میں بروز جمعہ ۲۸ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہو

سرکاری ملازمت

۲۹ سال کی عمر میں نورمل سکول راولپنڈی میں ۱۱ر نومبر ۱۸۸۸ء تا ۱۸۹۶ء سات سال اور ساڑھے سات ماہ تدریس کی، سنٹرل ماڈل سکول میں ۲۶ جون ۱۸۹۶ء میں تقرر ہوا اور سات سال اور ساڑھے سات ماہ تک تدریس کی،
اسی دوران ۹ر نومبر ۱۹۰۱ء کو قیصر ہند کی تقریب سالگرہ میں آپ کو شمس العلماء کا خطاب مع خلعت فاخرہ عطا ہوا اور خاندانی وجاہت کے لحاظ سے ایک اعزازی تمغہ بھی ملا۔ ۴ر جولائی ۱۹۰۳ء کو سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں "فرسٹ اورنٹیل ٹیچر" مقرر ہوئے۔

ملازمت ریویژن پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی لاہور!

۱۴ر اکتوبر ۱۹۰۵ء تا ۹ جولائی ۱۹۰۶ء (فارن سروس) بمشاھرہ ۱۵۰ روپے آپ کا تقرر ہوا۔ اس دوران آپ نے چار عدد ریڈر جدید عربی گریجوٹیڈ بک گرامر عربی لطریقہ جدید برائے سیکنڈری مدارس تالیف و مرتب کیں۔
آپ کی دیگر تصانیف کا بھی اگر شمار کیا جائے تو عدد ۴۰ تک جا پہنچتا ہے۔
ان میں آپ کا ایک دیوان اشعار و قصائد پر بھی ہے۔ آپ اردو، فارسی اور عربی کے قادر الکلام شاعر تھے۔

مولانا قاضی میر احمد ہزاروی

۱۸۷۳ء — ۱۹۳۶ء

آپ کے تعارف میں لکھا گیا ہے کہ "قاضی صاحب صوبہ سرحد میں اردو زبان کے پہلے مورّخ ہیں۔ آپ ۱۸۷۳ء میں بمقام ایبٹ آباد پیدا ہوئے۔ اور ۱۹۳۶ء میں وفات پائی۔

ابتدائی تعلیم کے بعد دیوبند چلے گئے، جہاں فقہ، حدیث، اور تفسیر کی تکمیل کی۔ واپسی پر مدرس کنڈ مقرر ہوئے اور مالاکنڈ ایجنسی میں تبادلہ ہو گیا۔ جہاں آخری عمر تک قیام کیا۔

علم و ادب کا فطری شغف تھا، کئی ایک اردو فارسی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں، تاریخ کی طرف طبعی میلان تھا۔ "تاریخ صوبہ سرحد" دو ضخیم جلدوں میں لکھ کر طبع کرائی۔ طرزِ تحریر قدیم ہے، جس میں الجھاؤ یا گنجلک پن نہیں پایا جاتا۔

(فارغ بخاری: ادبیاتِ سرحد: ص۲۸۰، ازیر عنوان تاریخ)

مولانا محمد نذیر صاحب حق سواتی

۱۳۰۰ / ۱۳۹۱ھ — ۱۸۸۳ / ۱۹۷۱ء

آپ مولانا فضل احمد صاحب کے گھر "چکیسر" ضلع سوات میں پیدا ہوئے، ۱۹۱۰ء میں حضرت مولانا قطب الدین غورغشتوی کیمبلپوری سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ پھر سرحد کے ممتاز دینی اداروں میں آخری وقت تک تدریس کرتے رہے۔ سرحد کے اکثر علماء آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

۲۱ رمضان ۱۳۹۱ھ/ ۱۱ نومبر ۱۹۷۱ء کو فالج کے حملہ سے وصال ہوا۔

تصانیف!

(۱) کشف الظلم فی حل مشکلات السلم، مطبوعہ ۱۹۶۰ء بار اوّل۔
(۲) شرح قاضی مبارک صفحات ۴۰۰ مطبوعہ ۱۹۷۵ء
(۳) شرح بیضاوی قلمی۔
(۴) شرح بخاری قلمی۔

مولانا نقیب احمد اوچوی ۱۸۹۸ء / ۱۹۷۹ء

آپ ۱۸۹۸ء کو "اوچ" ضلع دیر میں صاحب زادہ شریف احمد کے گھر پیدا ہوئے، قومیت کے لحاظ سے صدیقی تھے۔

ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء کو امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری، علامہ محمد رسول خاں ہزاروی، مولانا میاں اصغر حسین سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

علم و ادب اور شعر و شاعری میں حضرت مولانا اعزاز علی صاحب سے استفادہ کرتے رہے۔ ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۷ء کو تھانہ بھون حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی خدمت میں پہنچے، ان کے ہاتھ پہ بیعت ہوئے، پھر حضرت کے مدرسہ امدادالعلوم میں تین چار سال پڑھاتے رہے۔

۱۹۳۰ء کو وطن واپس آ گئے۔ اور پھر اپنے وطن میں آخری وقت تک تدریس کرتے رہے۔ آپ عربی، فارسی اور پشتو کے قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ ۱۹۴۶ء میں حج بیت اللہ کی سعادت ملی۔

اکتوبر ۱۹۷۹ء کو "اوچ" میں آپ کا وصال ہوا۔

آپ نے جن کتابوں پر پشتو اور فارسی میں حاشیے بطور شرح لکھے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔

گلستان سعدی، بوستان سعدی، سکندر نامہ، انشا نے دل کشا، زلیخا، تتمہ وغیرہ کل ۱۴ کتابوں پر آپ نے حواشی لکھے، جو ۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۰ء کے عرصے میں لکھے گئے اور پھر شائع ہو گئے۔

مولانا نقیب احمد دیروی

آپ قاضی محمد حسن کے فرزند ہیں۔ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء کو خال، دیر میں پیدا ہوئے۔

دارالعلوم سوات سے ۱۹۵۶ء میں مولانا خان بہادر اور دیگر اساتذہ سے تکمیل کرکے سند حاصل کی۔ ۱۹۷۵ء میں پشاور بورڈ سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

فراغت کے بعد مختلف مدارس میں تدریس کی، آج کل دارالعلوم حیاۃ المسلمین کے ٹو میں تدریس کر رہے ہیں۔

آپ کی کل تصانیف ۱۲ ہیں۔ ان میں عقد اللآلی والدرر (عربی) ۱۹۶۵ء میں ۳۱۶ صفحات میں شائع ہوئی، الکواکب الدریہ (عربی) ۱۹۸۱ء میں ۱۷۰ صفحات میں طبع ہوئی، ازاحۃ الشبہات (عربی) ۱۹۶۸ء میں ۷۰ صفحات میں شائع ہوئی۔ نقض الفتوی، (عربی) ۲۵ صفحات، سال طباعت ۱۹۶۲، سوشلزم اور اسلام (پشتو) ۱۹۷۰ء، تجدید نسل اور اسلامیات (پشتو) صفحات ۱۱۲، ۱۹۶۶ء عصمت انبیاء۔ اردو، اور پانچ کتابیں (عربی) میں غیر مطبوعہ ہیں۔

مولانا محمد ہلال صاحب ہزاروی

آپ ۱۵ر اگست ۱۹۲۲ء "ٹکڑی" تحصیل بٹگرام، ہزارہ میں جناب حبیب اللہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے، قومیت کے لحاظ سے سواتی پٹھان ہیں، مگر اب مستقل سکونت لوہار بانڈہ، مانسہرہ، ہزارہ میں ہے۔ ابتدائی تعلیم جلالیہ (کیمبلپور) کے مولانا عبدالرزاق، مولانا عبدالغنی اور مولانا سلیمان شاہ سے حاصل کی اعلیٰ تعلیم کے لئے شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب کی خدمت میں غورغشتی (کیمبلپور) پہنچے اور ان سے ۱۹۴۷ء میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

۱۹۴۸ء میں دوبارہ دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب ہزاروی فاضل دیوبند سے دورۂ حدیث پڑھ کر دوسری سند حاصل کی۔

تدریس!

اسی سال مدرسہ "فتح اللہ شریف" ضلع کیمبلپور میں مدرس مقرر ہوئے، پھر ٹبل تحصیل مانسہرہ کی جامع میں خطابت کے ساتھ فنون کی کتب زیر درس رہیں۔

پھر مانسہرہ جامع مسجد ٹنکیاری روڈ میں خطیب مقرر ہوئے، اور ساتھ کتب فنون کی تدریس بھی جاری رہی۔ آپ سے پڑھنے بیسیوں حضرات اب تک فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔

۱۹۶۲ء تک قیام مانسہرہ کے دوران سرکاری نیسف بھی آپ کے پاس آتے رہے۔

یکم جنوری ۱۹۶۹ء میں مرکزی جامع مسجد لتشاط سٹی، تربیلہ ڈیم کے

خطیب مقرّر ہوئے اور اب تک وہاں خطابت کر رہے ہیں۔

صوفیانہ مسلک!

شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی کے ہاتھ پر نقشبندی سلسلہ میں بیعت ہوئے اور انہی کے ساتھ وابستگی ہے۔

سیاسی مسلک!

آپ جمیعتہ علماء اسلام ہزارہ کے سات سال تک صدر رہے ہیں۔ مگر ان دنوں سیاست سے علیحدگی اختیار کر رکھی ہے۔

تصانیف!

آپ کی غیر مطبوع تصانیف کافی ہیں۔ مطبوعہ صرف ایک ہی رسالہ ہے جو "راحتہ العوام باتحاد العلماء والحکام، فی مسئلۃ العید و الصیام" کے ۲۲×۱۸/۸ سائز کے ۳۲ صفحات پر ۱۹۷۰ء میں خوبصورتی کے ساتھ شائع ہوچکا ہے۔

مولانا قاضی یوسف حسین صاحب ہزاروی

۱۲۸۵ —— ۱۳۵۲ھ

۱۸۶۸ —— ۱۹۳۳ء

آپ بروز جمعہ ۲۸ جمادی الاُخریٰ ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء کو مولانا قاضی محمد حسن صاحب کے گھر "خانپور" ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب اور بڑے بھائیوں۔۔ مولانا قاضی عبدالاحد اور مولانا قاضی محمد صاحب سے حاصل کی۔ سنن نسائی کا درس مولانا عبدالحکیم عظیم آبادی سے علاقہ غیر میں لیا۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے ۲۲ دن کے پا پیادہ سفر کے بعد دہلی پہنچے اور حضرت مولانا نذیر حسین محدث سے ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء میں دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔

علامہ حسین بن محسن انصاری یمانی سے ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء کو دوسری سند حاصل کی۔

علامہ ابراہیم بن سلیمان المغربی مہاجر مکی سے ۱۳۱۰ھ / ۱۹۰۱ء میں سند اجازہ حاصل کی اور علامہ بدرالدین شامی سے بغداد میں سند الاجازہ حاصل کی۔

زیادہ عرصہ دہلی میں گزارا۔ پھر گنور ضلع بدایوں یو۔پی۔ چلے گئے۔ جہاں ایک کثیر تعداد نے آپ سے استفادہ کیا۔

۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو گنور سے سوئے حرمین قصد کیا۔ بغداد سے ہوتے ہوئے ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء کو حرم مکہ میں داخل ہوئے اور فروری ۱۹۰۴ء کو حج بیت اللہ کی سعادت ملی۔

حج سے فراغت پاتے ہی امام ابن تیمیہؒ کی کتاب "منہاج السنۃ"

کی چاروں جلدیں نقل کرلیں ۱۷ رجولائی ۱۹۰۴ء کو واپس بغداد پہنچے اور "جامع بغداد" میں ۷ سال تک تدریس حدیث کرتے رہے، آپ بہترین خطاط تھے، ذریعہ معاش کتابت تھا، ۱۹۱۷ء کو واپس وطن آئے اور درس وتدریس کا مشغلہ جاری رکھا آپ علاقہ کے بہت بڑے حساب دان تھے، گھڑی پر اسلامی وقت رکھتے تھے۔

وصال ۶ صفر ۱۳۵۲ھ/یکم جون ۱۹۳۳ء کو خانپور میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی اولاد زندہ نہیں رہی۔

تصانیف آپ کی تصانیف میں تقویم دارالعلوم دہلی مطبوعہ ۱۹۰۷ء "تذکرۃ الموحدین" اتمام الخشوع (عربی، اردو)، زبدۃ المقادیر (عربی)، دعوۃ الحق (عربی) مطبوعہ ۱۹۱۴ء، دہلی، تفسیر کبیر (عربی) کے پہلے چھ پاروں کا اردو میں ترجمہ بلکہ تلخیص مطبوعہ دہلی، صفحات ۳۲۸۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

شاعرانہ ذوق آپ اردو، فارسی اور عربی کے قادرالکلام شاعر تھے۔

علامہ سید محمد یوسف بنوری[1]

شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی

آپ حضرت مولانا سید محمد زکریا بن میر مزمل شاہ بن میر احمد شاہ بنوری کے گھر ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء شب جمعرات بوقت سحر مہابت آباد پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب، ماموں اور علاقہ کے علماء کے علاوہ کابل سے حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا حافظ عبداللہ بن خیراللہ پشاوری (المتوفی ۱۳۴۰ھ) مولانا عبدالقدیر قاضی القضاۃ جلال آباد کابل اور شیخ محمد صالح قیلنوی افغانی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۳۴۵ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ دو سال میں موقوف علیہ کی تکمیل کر کے امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ ۱۹۳۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کیا۔ فراغت کے بعد علامہ انور شاہ صاحب کی معیت میں جامعہ ڈابھیل (سورت) میں تدریس کا آغاز کیا۔ حضرت شاہ صاحب کے وصال کے بعد آپ اس ادارہ کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث رہے۔

۱۳۵۶ھ میں مجلس علمی ڈابھیل کی طرف سے مصر، یونان، ترکی اور حجاز مقدس کا سفر کیا۔ اس سفر میں آپ نے بڑی بڑی علمی شخصیتوں سے ملاقاتیں کیں اور ان

---

[1] آپ کا مفصل سوانحی تذکرہ "سرحد کے ممتاز علمائے دین" میں مطالعہ کیا جائے۔

سے استفادہ کیا۔

دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ کے ارباب حل وعقد کے شدید اصرار مسند شیخ کو چھوڑ کر جنوری ۱۹۵۱ء میں اس ادارہ کے شیخ التفسیر اور شیخ الحدیث ہوکر تشریف لائے۔ تین سال کے بعد مستعفی ہوکر کراچی تشریف لے گئے، وہاں سے حرمین کا سفر اختیار کیا۔ واپسی پر ایک علمی ادارہ ...... "مدرسہ عربیہ اسلامیہ" کی نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵ میں بنیاد رکھی۔ آپ اس ادارہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں۔ عربی زبان کے صاحب طرز ادیب ہیں۔ شاعرانہ ذوق بھی رکھتے ہیں۔ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے قصائد اس کے شاہد ہیں جو مصر کے علمی رسالہ "الاسلام" میں شائع ہوچکے ہیں۔

آپ اردو، پشتو، فارسی، اور عربی چاروں زبانوں کے ادیب اور شاعر ہیں۔ آپ بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ دمشق کی مجلس علمی کے ممبر ہیں۔

تصنیفی خدمات

(۱) عوارف المنن مقدمہ معارف السنن (عربی) مصر سے شائع ہورہا ہے۔

۲۔ معارف السنن شرح جامع ترمذی (عربی) جلد اول، مطبوعہ ۲۰ شوال ۱۳۸۳ھ بڑے سائز کے ص ۵۴۴

معارف السنن جلد دوم صفحات ۵۰۱۔

معارف السنن جلد سوم، ۲ رمضان ۱۳۸۶ھ ۔ ۵۴۴ صفحات

معارف السنن جلد چہارم، ۱۳۸۸ھ، ۵۰۰ صفحات۔

معارف السنن جلد پنجم، ۱۳۸۹ھ، ۴۴۲ صفحات۔

معارف السنن جلد ششم، مطبوعہ ۱۹۶۸ء، ۵۰۰ صفحات۔

آپ کی تصانیف میں سب سے بڑی تصنیف یہی ہے۔ جو چھ جلدوں میں کوئی تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ عرب دنیا میں اس کی دھوم مچی

ہوئی ہے۔ اہل علم اسے نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ ابھی جاری ہے۔

۳۔ بغیۃ الاریب فی احکام القبلۃ والمحاریب (عربی) آپ کی یہ کتاب ۱۹۳۸ء میں پہلی بار مصر سے شائع ہوئی۔

۴۔ نفحۃ العنبر فی حیاۃ الشیخ انور (عربی) اپنے استاذ علامہ انور شاہ کشمیری کے سوانح ہے جو ۱۹۳۵ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔

۵۔ یتیمۃ البیان فی مشکلات القرآن۔ مطبوعہ دہلی۔

۶۔ تسخیر کائنات اور اسلام

۷۔ ختم نبوت

اور ان کے علاوہ جن کتابوں پر آپ نے مقدمے تحریر فرمائے ہیں وہ بجائے خود ایک تصنیف ہیں۔ ان میں سے فیض الباری شرح بخاری مطبوعہ [illegible]، مشکلات القرآن، مقدمہ عبقات، مقدمہ عقیدۃ الاسلام مجلس علمی [illegible] کراچی۔ مقدمہ نصب الرایہ لتخریج الہدایہ مطبوعہ قاہرہ، مقدمہ مقالات الکوثری مطبوعہ قاہرہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ان کا مجموعہ مقدمات البنوری کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

صوفیانہ مسلک!

آپ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے مجاز صحبت [illegible] ۱۳۵۶ھ کو مکہ معظمہ تشریف لے گئے وہاں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ حضرت مولانا محمد شفیع الدین نگینوی نے [illegible] سے نوازے گئے۔

مولانا قاضی عبدالاحد خانپوری

۱۸۵۲ء ——— ۱۹۲۸ء

آپ قاضی محمد حسن خانپوری ہزاروی کے فرزند تھے۔

۴ر اپریل ۱۸۵۲ء کو خانپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی اور متوسط تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کرنے کے بعد پھر امرتسر میں مولانا سید عبداللہ غزنوی سے استفادہ کیا، پھر مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی سے درسِ حدیث کی تکمیل کر کے سند حاصل کی۔ علم طب کی تحصیل حکیم نورالدین بھیروی سے کی جب وہ جموں اور کشمیر میں رہتے تھے۔

فراغت کے بعد کچھ عرصہ خانپور میں تدریس کی۔ پھر راولپنڈی محلہ تالاب پختہ میں اپنا مکان بنایا اور وہیں مطب کے ساتھ تدریس کرتے رہے۔ مرزائیوں کے ساتھ کئی کامیاب مناظرے کئے اور ان کے خلاف کئی کتابیں لکھیں۔ جن میں السیف المسلول فی نحر شاتم الرسول، اظہار مخادعہ مسیلمہ قادیانی، اغاثتہ الملہوف المسجون فی مصائد القادیانی المجنون خاص طور پہ قابل ذکر ہیں۔ بعض مسائل میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ سے علمی اختلاف کیا اور کتابیں لکھیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد سترہ ہے۔ ۱۸-۱۹۱۹ میں حج کیا۔

۸ر دسمبر ۱۹۲۸ء کو راولپنڈی میں انتقال ہوا اور وہیں دفن کئے گئے۔

مولانا ہیبت شاہ دلبشانوی

آپ دلبشان حال تحصیل بٹگرام ضلع ہزارہ کے رہنے والے تھے۔
قدیم اور مشہور علماء میں سے تھے۔ عمر بھر درس و تدریس کرتے رہے ان کے
تلامذہ کثرت سے ہیں۔

وہ ایک عرصۂ دراز تک علاقہ گیڈر پور (ضلع مانسہرہ) کے قاضی رہے۔

"ملاقات کے وقت مصافحہ کے مسائل پر ایک استفتاء" ان کے قلم سے نکلا،
جو ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔

۱۹۱۵ء کے قریب ان کا وصال ہوا۔

ان کے بعد حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن کے شاگرد مولانا غلام نبی ہزاروی
علاقہ گیڈر پور کے قاضی مقرر ہوئے اور انہوں نے ۱۵ اگست ۱۹۱۶ء کو ان کی جگہ لی۔[1]

---

[1] تذکرہ کا مواد خواص خاں صاحب کی کتاب: تذکرہ علمائے ہزارہ ص ۶ سے لیا گیا ہے

مولانا غلام النصیر چیلاسی بابا

آپ ۱۹۳۸ء کو "چیلاس" کوہستان (ہزارہ) میں پیدا ہوئے
علاقہ کے علماء سے تعلیم حاصل کی پھر کچھ عرصہ جذب کی حالت میں رہے۔ پھر سوات کے علماء کو بخاری و مسلم سنائیں۔ تین سال بٹگرام میں اور کافی عرصہ چیلاس میں درس نظامی کی تدریس اور اصلاح کا کام کیا ہے۔ ان دنوں ایبٹ آباد میں مصروف عمل ہیں۔ ۱۶ جھنگی ایبٹ آباد میں رہائش ہے۔ آپ کی اپنی مادری زبان پشتو ہے اور عربی، فارسی اور پشتو میں بھی لکھتے ہیں اور خوب لکھتے ہیں آپ کی تصانیف کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ ان میں درج ذیل کتابیں دیوان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱: معارف المدینہ۔ فارسی کے ۸ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔
۲: نشان مومن۔ توحید کے موضوع پر اس کے ۱۰۵۰ فارسی شعر ہیں
۳: معدن التوحید۔ (فارسی) ۱۱۰۰ کے قریب فارسی اشعار
۴: دیوان ینابیع الحکمت (فارسی) ۱۲۰۰ سے اوپر اشعار ہیں۔
۵: گنجینۂ معرفت۔ ۸ سو اشعار
۶: تحائف قدسیہ۔ دو ہزار اشعار۔
۷: اسرار محبت۔ سات سو اشعار
۸ فیوضات ربانیہ۔ ۱۹۰۰ اشعار پر مشتمل ہے
۹ دیوان عشق۔ فارسی ۱۰: روح العجم

۱۱ : میزان معرفت ۔ پشتو میں ۱۲۰۰ اشعار

۱۲ : جواہر جیلانی ۔ ایک ہزار شعر

۱۳ : زادسفر ۔ گیارہ سو اشعار پر مشتمل ۔ یہ سب کتابیں چھپ چکی ہیں اور بعض کئی دینی مدارس میں داخلِ نصاب ہیں۔

آپ بڑے فیض رساں بزرگوں میں سے ہیں۔ اور آپ کے عقیدتمندوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ آپ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہبی ہے۔ آپ کی تصانیف اور شعری مجموعے دراصل دینِ اسلام کی تبلیغ کے لئے ہیں ان کے موضوعات بھی، اسلام، قرآن، رسالت، توحید، عروج و زوال کا سبب، پھر دین پر چلنے کا بھرپور عزم وغیرہ ہیں۔

اللہ تعالٰی آپ کو مزید برکت اور ہمت عطا کرے۔ آمین

راقم الحروف کے ساتھ بھی بزرگانہ شفقت سے پیش آتے ہیں۔